

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هُوَ الْعَارِثُ

کلیدِ معرفت المعروف بزہم و ارثی

مصنف مؤلف

جناب آخاچ حضرت مهتاب شاه وارثی مدظلہ العالی

محمد مواسیان شهر گوندہ یونپی



امام الفقراء وارثت ارشی ملی سید عاذل حاجی وارثت ملی شاہ قدس سرہ المعز



حضرت سید عبد السلام
عرف میان بالکا رحمتہ
الله علیہ کی جانب سے
کتب وارثہ کی بہ
بیشترین کاوش کی گئی جو
کہ ایک سفید پوش
گروئے بیس ایسے وقت کے
کامل ترین عالم با عمل
ولی فقیر جو داخل
سلسلہ حضرت عبداللہ
شاه شہید رحمتہ اللہ
علیہ سے بیس لکھ اسنار
صدر کراچی میں ان کا
مزارت ہے

بہ کام وارت پاک علام
توواز عظمہ اللہ ذکرہ کیے
حکم پر کیا گیا اس کام کو
کوئی وارث اپنی جانب
منسوب کر کے تو بیس
حکم مرشد کا ارتکاب نا
کرے اگر کوئی بھی
شخص بہ کہیے کہ اس
ذی بیس ذی ایک بنای تو
مان لیجیے کا کہ بہ
جهوت بول بیس غلام کا
کام غلام کرنا ہے بعض
مرشد کے حکم کی
تعمیل کرنا ہے ناکہ
تعریف اور وادہ وابس وصول
کرنا

برائی مہربانی سب
وارثوں پر حکم مرشد کی
اداع لازم ہے جھوت
بولنے اور وادہ وابس سے پر
بیز کریں شکریہ

پڑھئے ایسے یہ تحملہ مہتاب را رہے
بھر پر دو سے یہ مجھت کا سارے

بِاللَّهِ

جَسْنٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دَرَتْ كَاتَنْ دُرْتْ قَرْدَ أَوْأَشْ خَيْرُ الْوَالِدَيْنَ

خَوَالِ وَارِثَ

کلیدِ معرفت

= المعرفت =

بَلْ وَرَزْ بَلْ وَرَزْ

مُعَيْتٌ فَقِيرٌ كَاملٌ عَالِيَّاً بَحْاجٌ حَفَرٌ مُهْبَتٌ شَاهٌ دَارِيٌّ مُرَادِيٌّ
مُؤْتَكِفٌ حَلْمٌ مُوَاتِيٌّ سَابِلٌ ثَيْمٌ كُونْدَهٌ زَيْلَهٌ

فَرِندَشٌ مُهْبَتٌ حَلْقَهٌ قَمَرٌ دَارِيٌّ آسَانَهٌ عَالِيَّهٌ دِيوَهٌ شَرِيفٌ مُعْلِمٌ بَارِوَنِيٌّ

بَا هِقَامٌ بَجَابٌ بَحَاجٌ حَفَرٌ تَحْمِيرٌ شَاهٌ دَارِيٌّ صَادِبٌ نَلْمٌ طَعْنَقَرَهٌ
دَارِيٌّ حَفَرَتٌ كَلَابٌ شَاهٌ دَارِيٌّ سَاحِنٌ بَلْنَهٌ نَلْمٌ حَلْقَهٌ قَرَنَهٌ طَرَشٌ
آسَانَهٌ عَالِيَّهٌ دِيوَهٌ شَرِيفٌ . ضَلَعٌ بَارِهٌ شَلَلٌ (بَيْلَهٌ)

بَا فَاطِمَهٌ

بَا مُحَمَّدٌ

بَا عَلِيٌّ

مَلَكَ كَاپْتَهٌ . اصْفَرْ عَلِيٌّ دَارِيٌّ حَلْمَهٌ مُسَيٌّ سَعْيَ شَهْرَ كُونْدَهٌ (بَيْلَهٌ)

حوالو ارش



سید راحیل شاہ وارثی الوارث گوال منڈی لاہور
والے جو دیوبندی شریعت کی لائبریری سے نایاب
کتب وارثیہ لانے اور انگلی وجہ سے ہمیں یہ
کتب میر آئیں جیسے جیسے وہ کتب ہمیں ارسال
کرتے رہیں گے ویسے ہی ہم آپکی خدمت
قدس میں پیش کرتے رہیں گے۔ اللہ انکو
جز اے خیر عطا فرمائے۔ آمین

نہیں ہے فرق کچھ اہل بہشت و اہل واہش میں
کہ ہم اعداد ہیں جو وارثی ہے وہ بہشتی ہے



نادہ تاریخ

مشکوٰلات شہر وارثی

۱۳۹۲ ہجری

علم اسرار معرفت

۱۳۹۳ ہجری

نشر طااحونال سلطنت

۱۹۶۳ عیسوی

صلنے } اصغر علی وارثی محلہ بنی گنج شہر گونڈہ (بیوی)
کے پستانے } ایم رائس وارثی محلہ میواتیان شہر گونڈہ (بیوی پی)

بھج کر کے بھر کے سچی ہے
زہن فتن اگر تلاوہ پڑا نہ ہو جائے

(۶۸۶)

هُوَ الْوَارِثُ

پیش لفظ

کلید معرفت تصفیف کی وارث کی وجہ میں
خوش اقسام کر یہ مقبولان دربارہ ایات میں

میں کیا امیری شاعری اور صنون نگاری کیا۔ پھر یہی میں اپنے خواہداہ ارادت و عقیدہ آندہ میں
کی بناء پر اس رسالہ کلید معرفت المعرفت بزم وارث و مختصر سوانح حیات و ارشاد اقسامیں
آیات و نیز معرض حضرات کے اکثر اعترافات اور سوالات کے جوابات کو اپنے سرکار شمشاد
عرش پائیگا، باری رحم حضور امام الادیبا عحضرت مائن حابی سیدنا وارث پاک نالم نواز
اعظم اللہ ذکرہ کے نام نامی اسم گرامی سے مشوب کر کے ستانہ عالیہ کے جمع برادران طلاقیت
و نیز جمیع بزرگان و بیان و عذیزان کی خدمت بازکرت میں بامید قبولیت پیش کرتا ہوں۔

پیش تو آور دعاء اصل پیش ایسا حضرت
گر قبول افتدر زبے عزو و شرف

حستا بھج کرم

و بھر مہتاب میا وارث عَلَيْكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي

یَا اَرْسَلْنَا رَبُّكَ لَهُمْ

تَقْرِيرٌ بِطَهْرٍ فَكَرِسَا مُشْتَقِي
اَخْتِرْهُمْ حَسِيرٌ عَلَوْ اُو اُو اُو اُو اُو
وَلَوْ اُو اُو

بِنَامِ اُو کَرْ آل نَانِے نَوَارُو
بِهِرْ نَانِے کَرْ خَوَانِی سَرْ بَارَوُ

حضرت تباهہ نہ تاب شاہ وارثی صاحب کا حکم ہے کہ میں اس نئی نئی لا جواب پر لکھوں۔ سمجھو میں
نہیں آتا کہ کیا لکھوں اور کیسے لکھوں۔ کچھ ہست بھی نہیں پڑتی ہے
نہ ہر جائے مرکب تو ان تاخشن
کہ جانا سپر باید اندا فتنا!

یہ ایک بڑے کے کاوش کا نتیجہ ہے کوئی بڑا ہی اس پر قلم اٹھا سکتا ہے۔ مگر بہر حال
اکھر فوق ادک دب۔ مجھے ایسا نظر آ رہا ہے کہ اٹھ۔ اٹھ۔ آدمی، آنسش
آنسش وغیرہ الفاظ جو انت فروان سے شروع ہوتے ہیں۔ زندگی کے لیے از بس
ضروری ہے۔ اللہ خالق کا رہ ہے۔ احمد نے زندگی کو سنبھار دیا۔ آرزوی زندگی کا ظہور
ہے۔ اور آنسش زندگی کا آئینہ ہے۔

تبکہ شاہ صاحب نے نئی کامیاب مشرفت المعرفت بزم دارثی پری ماں اُس
دارائش زندگی کے وہ بالطفی پہلو انہیں امنان میں پیش کر دیئے ہیں۔ جن کی بشاریہ
وہ ایجہ اور جس لعل بے بہا بعد جو درختا بھر کرم تباہ عالم سرکار دارثی کا رکھنے اور
ذکرہ کی حیات ظاہری سے یہ آئینہ پیش کیا ہے۔ اس کا تصریح کرنے کے لئے تو کیا کچھ
اور سمجھے تو کہاں تک سمجھے۔ انتظار ہے کہ شاہ صاحب قبلہ کی یہ حق مشکو نظر نواز
اراب بصیرت ہو کہ سرکار والا تبارک ذکر جمل کے ساتھ ان کا والی بھی لکھ جائے

جو چاند کے گرد بستاروں کی شاہ رکھتی ہیں اور یہ کتاب بالاستیعاب *إِنَّا لَخَنْجُونَ نَكْتُبُ وَمَا قَدَّ مُؤْا وَأَثَارَ هُمَّ* کی آئینہ بن جائے۔

باده در جوش است وزندان منتظر	ساقیا خون ماصفاد عِمَالِکِ دار
در خراباتِ منان بگذر کر هست!	هر صراحی چشمِ هر ساقی خضر
بنده ساتی شوم کز یک قدر	منکران عشق را سازد مقر
اے رفیق از من مشو غافل کزیت	عشق در فرماد و محبوں من خسر

رَبَّنَا فَاغْفِرْنَا لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِرْنَا عَنَّا سَيِّلَاتَنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِه وَمَا
تَوَفَّفِيقِي رَأَكَ بِاللَّهِ د

بِهِ تَلَمَّه

آخر حسین غلام خوارشی و پیر شریعت

منبع بارہ بیکی یونپی

موشی، مذکون الاول سنه، ایزدیل شتر

(منظور بر قی پریس کا پنور)

ہو الوارثۃ الکریم

از خامہ حقیقت نگار مصہور طریقہ سجاوہ نشین حضرت مولانا شاہ آفاق احمد صاحب احمدی صابری حسینی درگاہ روی شریف ضلع بارہ بکی

بھکم مایہ اور کم علم سے حضرت مہتاب شاہ دارثی صاحب کا یہ فرمانا کہ اس کتاب پر کچھ لکھا زبردستی نہیں تو اور کیا ہے۔

زیر نظر کتاب کلید معرفت المعرفت بزم وارثی مصنف نے اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی سید وارث علی شاہ صاحب قدس سرہ کے حالات میں لکھ دالی ہے۔ مصنف کے انداز تحریر کے انہالی محبت اور عقیدت کا اظہار ہوا ہے۔ معرفتیں کو تنبیہہ بھی ہو رہی ہے اور مسلسلہ والوں کو خبردار بھی کیا جا رہے ہے کہ یہ بڑوں کی سیراث ہے۔ بگڑنے نہ پائے۔

اعتراف کرنے والے یہ بات نظر انداز کر جاتے ہیں کہ ہر جماعت زیادتی بھی ہوتے ہیں اور خرابی، نخلص بھی ہوتے ہیں اور غیر مخلص بھی چھوٹے بڑے ہر قسم کے اور ہر انداز کے لوگوں سے جماعت بنیتی ہے۔ اگر کوئی ایک فرد جماعت کے اصولوں کے خلاف چلتا ہے تو پوری جماعت پر اعتراض کرنا حق اور انعامات کے خلاف ہو گا۔

ناظرین اس کتاب کو ادبی پہلو سے زد بھیں بلکہ لکھنے والے کی نیت اور خلوص پر نظر سر رکھیں۔

مالہ پابندی نہیں ہے
فرما دکی کوئی نہیں ہے

از وکلم فقیو

شاہ آفاق احمد صاحب درگاہ احمدی صابری حسینی در دنی
ضلع بارہ بکی (یون. پ)

شہان العظم سرہ اعتمادی
۲۵ ستمبر ۱۹۶۳ء

نَفْتُ حَرَاطِ

حضرت مولانا الحجاج شاہ غلام مصطفیٰ صاحب وارثی حبین گنج کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم • خودہ دفعے علی رسالت الکریم

یادوارث یا اکیڈمی

حضرت ہتاب شاہ صاحب وارثی نے زیر نظر کتاب ترتیب دیکر سرکار وارث پاک کی غلامی اور عقیدت مندوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یعنیا کتاب مقبول عام ہوگی اور رب کریم جسرا عظیم عطا فرمائیگا۔

شاہ صاحب موصوف سرکار نالم پناہ کے دیوانے ہیں اور دیوانے تقدیر و تمہرے سے بے نیاز ہوتے ہیں اور کسی اصول و قواعد کے پابند نہیں ہوتے۔ لہذا اس کتاب کو ادبی، علمی، صرفی، خوبی، تاریخی، ملکی فلسفی، معنوی، بیان کے نقطہ نظر سے ملاحظہ نہ کیا جائے ز کسی کہہ چینی کی کوشش کی جائے۔ اہل عقل و فہم کو اکثر نظر انداز پاہیزی اختیار کرنا پڑتا ہے۔

شاہ صاحب موصوف کا سب وہ جو کہیں کہیں سخت ہو گیا ہے اور اسکے لئے شاہ صاحب قطعاً معذور ہیں۔ اسلئے کہ جب اگل گلائی جاتی ہے تو پھر اسے جلنے سے کوئی راک نہیں سکتا۔ جب حضیرہ اپنے تو پھر اسے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

بچھے کتاب مذکور کے کئی پہلوتے کوئی تعلق ہے زمیں نے پوری کتاب کا سلطانو کیا ہے صرف اہمیت سے، اصلح تکمیل میں شاہ صاحب موصوف نے سلسلہ غالیہ وارثیہ کی خودت کی سہنہ، اور اس سلسلہ میں جو کارنامہ انجام دیا ہے اسی مقصود و مفہوم کی تائید و تکمیل کے لئے یہ چند سطریں پیش کر رہا ہوں۔

گرتوں افسوس دے عز و شرف

اعترض

سلسلہ وارثیہ میں ہر یہ معاز االلہ نور باللہ دنما باز ہے۔ اسلئے کسر کار وارث پاک نے کسی کو خلیفہ
نہیں مقرر کیا بلکہ یوں فرمایا کہ عاشقون بنا کوئی خلیفہ نہیں ہوتا۔

جواب

۱. معتبر اخن اعتراف کر دیا ہے کہ سرکار نے کسی کو خلیفہ نہیں مقرر کیا۔ جب بھی سلسلہ وارثیہ میں
بیت یقیناً جائز درست ہے۔ اور ناکش برہن معتبر اخن کا قول غلط ہے۔

۲. معتبر اخن کا یہ قول ہی غلط ہے کہ سرکار عالم پناہ نے کسی کو خلیفہ نہیں مقرر کیا۔ جانشینی یا سجادہ نشینی
کی نفی فرمائی ہے۔ جانشینی کی نفی سے خلافت کی نفی نہیں ہوتی۔

۳. معتبر اخن اعتراف کرنے کے لئے اعتراف کرتا ہے۔ حسد کے جذبات سے مغلوب ہو کر اعتراف کر لے ہے
اعتراف میں تحریک کا پہلو نہ تھا ہے۔ حقیقت تحقیق کرتا ہے اور تحقیق میں تغیر کا پہلو نہ تھا ہے۔
دیکھنے والے جب دیکھتے ہیں کہ کوئی تنظیر نہیں کوئی پروگریڈ نہیں کوئی شودناش نہیں۔ پھر بھی
یہ سلسلہ ترقی کر رہے تو حسد کی آگ میں جل کر اول نول بکنا شروع کر دیتے ہیں کچھ نہیں تو یہ معتبر اخن
کراچی کوئی تجیہت نہیں۔

خلافت

المیت نامہ مذکور ہے کہ اب تم اس بات کے اہل ہو کر ہماری بجائے فرانش انعام رو

خلافت اور سجادہ نشینی

رونوں میں فرق ہے۔ سجادہ نشینی آستانے کے نظم و نسق کو ہر حیثیت سے برقرار رکھنے کے لئے
ہوتی ہے اور خلافت اجازت بیت ہے۔

سرکار وارث پاک نے سجادگی کی نفی فرمائی۔ خلافت کی نہیں۔

خلافت مروجہ

کی نہ کوئی خاص اہمیت ہے نہ اس کا کوئی خاص طریقہ سفر ہے۔ کوئی لگہ کر سند دیتا ہے کوئی عمرہ بامضتات ہے، کوئی ٹولی پیاروں وال دیتا ہے۔ سیرے سرکار عالم پناہ احرام شریف رحمت فرمائے خلافت عطا فرماتے تھے۔ پھر دستخط کا یہ کہنا کہ خلافت نہیں دی کہاں تک حق بجا بھی ہو گا۔

سرکار کی بیانیت کا زوال انداز

جو بھی دیکھ لے وہ نیز امر ہے۔ جس کو بھی سے محبت ہے وہ نیز امر ہے۔ جو احرام پکڑ لے وہ نیز امر ہے۔ کسی بچہ کو آنکھ سیالیا فرمایا یہ نیز امر ہے۔ خواب ہر بھی بیانیت کے واقعہ ہے۔

خلافت کا زوال انداز

اکثر احرام پوش فقروں کے لئے فرمایا ہے کہ یہ ہاقد نیز ایسی یاد تھی ہے۔ اسی بناء پر احرام پوش فقیر اپنے کو وسیلہ بناتے ہیں، اور نیز سرکار ہک کما کرتے ہیں۔

رسمی خلافت ضروری نہیں

اہمیت راشراست مرشد ہی خلافت ہے۔ خلافت کے لئے یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ خود خلیفہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعد صین متعلقین دنیوں میں خلیفہ منتخب کر لیتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابوکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتخاب بند کیا ہوا ہے۔

اگر رسمی خلافت ضروری ہوتی تو مولا نے کائنات کا خلافت نامہ شائع ہوتا، کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مولا نے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ صین افسد عنہ کو خلافت رسمی مردجہ عطا فرمائی۔ نہ خبر اسی ٹھیکانے تکوار ان سے یہ بازو مرے آزمائے

ہوئے ہیں۔ تو بربنائے اعتراض مترجع سلسلہ قادریہ و سلسلہ چشتیہ کی بینت بھی چونکہ بلا خلاف رسمی ناجائز ہوئی چاہئے۔

مترضیین کو معلوم ہونا چاہئے کہ سلسلہ دارثیہ کا و مردار محبت پر ہے اور محبت کسی اصول و قواعد میں بندھ رہے اور دارثیوں کو آزاد رہنے و بھیجی

بند خسرواب حال کو زاہد نہ چھپڑ تو
تجھے کو پرانی کیا پڑھی اپنی نبیر تو

وارثی کو اپنی آزادی میں استوار رہنے دیجئے۔ اپ تید و پابندی میں مست رہئے۔ بلا وجہ کو اس سے کوئی فائدہ نہیں۔

بہر حال سلسلہ غالیہ دارثیہ اپنی بگر پر صحیح اور درست اور مکمل ہے۔ عاشقانہ دارثی ان کے دھر کے ہیں نہ آئیں۔ مخفیون بالاعشاۃ کے اعلیٰ نہ کئے لیے کافی دوافی ہے
مترضی کے لئے ذفتر کا ذفتر نہ کافی ہے۔

ذرت کا ذرن دلی و قردا و آنقت جیو انوار شدن

فقیر غلام مصطفیٰ وارثی

دانہ اسلامیہ الحسود والمعارف

۱۰۵/۲۰۹
۱۰۵/۱۰۵
محمد علی پارک سیعیہ اباد پریور گاؤں لاہوری

۰۳۰۶۷۸۴۷۶۰

در دارث کا اک اوئن گدا ہنا سب دیوانہ
مر سخانہ عرقاں پھرا کرتا ہے مر سخانہ
ہزاروں یوں تو ہیں عشا قی بزم خدا شاہیں
صرگاس شیخ دیوبد پورہ یہ سچے قربانی پرداز



در منزل عشقت نہ بود منبع فرانغی
جز آتش عشقت نہ بندوق تل حلقے
گنجید دریں سینہ توی پردہ شیخی
لشہ زکیں جلوہ بدھ گاہ سرائے



نصیب بجہ کو جو عشق رسول ہر ہائے
تو سر پر رحمت حق کا نزول ہر جائے
ظفیل وارثت عالم پناہ لے ہتا ک
محبے یقین ہے یہ تحفہ قبول ہو جائے



رسول ایں اس قدر یاد آیں
محبت کے جذبات اتنا ستائیں
دیستے پہونچ کر دیستے کے اندر
تمذا ہے تم راستہ بھول جائیں



مرے پاھیں دامن داری ہے
جس شاہ دارث کے درجہ بکی ہے
ہے مجدوم دارث کا جو خدمتی ہے
خلامی میں جو آگیا وہ دلی ہے



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَقُدِّسْ سُوْفَیْهُ جَمَالِہِ

پیر سید سلام



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قریان میرے آقا میر اسلام لے لو
اے دوجہاں کے مولا میر اسلام لے لو
میں ہوں غلام ان کا میر اسلام لے لو
میں بنوں ہوں شاہ میر اسلام لے لو
 حاجت روائے دنیا میر اسلام لے لو
اسے تاجدار بھئی میر اسلام لے لو
خانہ دین دنیا میر اسلام لے لو
دارشی سے فیض پایا میر اسلام لے لو
ہور جم عناء مبانی میر اسلام لے لو
ہے برس بھی مسنا میر اسلام لے لو

شد شاہ بھئی میر اسلام لے لو
اے دین حق کے رہبر صدق و صفا کے بیکر
صدقة عطا ہو بجھ کو مظاوم کر بلبا کا
سائل بختار سے در کا گرس در پر اور جائے
فرزاد میر فاسن نو بکیں ہوں ناتوال ہوں
بعد از خداۓ واحد بختار کل بھیں ہو
ناجت روائے عقبی مشکل کشاۓ دنیا
یہ لطف ناس بچے پر اے شاہ دیں کہ میں نے
بند وستار میں آقا بھپور دناتوال ہوں
منٹ ایک آرزو بے طبیہ میں جلد پہنچوں

مہتاب کی زبان پر ہو وقت نزع یاد ب
ایس پر آ کے آت میر اسلام لے لو

یادوارث

۲

اُن کے اصحاب و عترت پر لاکھوں سلام
نور بزم ہدایت پر لاکھوں سلام
لاکب باع جنت پر لاکھوں سلام
پرستہ گھووار امت پر لاکھوں سلام
رونق بزم وحدت پر لاکھوں سلام
صاحب جاد و نعمت پر لاکھوں سلام
باو شاہ نبوت پر لاکھوں سلام
اُن کی بے بیان افت پر لاکھوں سلام
صاحبان خلافت پر لاکھوں سلام
ایسے ہیر ولایت پر لاکھوں سلام
دارث رمز افت پر لاکھوں سلام

اُس شہنشاہ امت پر لاکھوں سلام
ظمت کھشنہ کافور ہو کر رپی
اپنی امت کو ہمراہ لے جائیں گے
امتنی ہیں تو حق بھی ادا کیجئے
شع توحید روشنہ ہولی ہر طرف
عرش اعظم جبلکا اور دمی یہ ندا
بزم میثاق میں انبار کہہ اُنکے
جن پر نصیحے خدا نے لکانے درود
آپ کے بعد کی رہبری خلق کی
جس کے انوار دیوب سے پھیلا کئے
راستہ حق سے ملنے کا بتلا دیا

جس نے مہتاب کو کر دیا ماہتاب ایسے پیر طریقت پر لاکھوں سلام

جلود ذات بسیار پر لاکھوں سلام
رونق بزم دوران پر لاکھوں سلام
ایسے جلہ ہوتا ہے رحمتوں کا درود
کنجہ دن دایاں پر لاکھوں سلام
ذکر کیجئے توبہ نکر اعانتے درود

تیر نورین داں پر لاکھوں سلام
شع کن نور امکاں پر لاکھوں سلام
ہے جہاں ذکر بحیب رب درست درود
قبلہ ہر دو عالم پر لاکھوں درود
وہ در کجھے توبہ نکر اعانتے درود

پڑھئے بھوب سماں پر لاکھوں سلام
جو حقیقت ہے عینی کی روشن ہوئی
شیع انوار غیر فناں پر لاکھوں سلام
حسن کا جنکے شدابے ربِ انت
پڑھئے اس شاہِ خوبیاں پر لاکھوں سلام
پھو پخیر بیت المقدس بحکم خدا
ایسے سلطانِ ذیشان پر لاکھوں سلام
خاص قبیل جو عطا میں تھیں خزان میں
رونقِ عرش سماں پر لاکھوں سلام!
کیوں نہ بھیجے سلام اُس پر غاؤق رب
ہادی جن و انساں پر لاکھوں سلام!

بھیجے نائب حق پر صدِ را درود!
جیشت جو ہے دنیا کی روشنی ہوئی
معرفت حق تعالیٰ کی روشن ہوئی
نورے جس کے کوئی نہیں میں ہے ضیا
سارا عالم ہے پر دانہ مصطفیٰ
شب میں ہمراہ جبریل خیرالورا
اقدا جب کیا انبیاء نے کہا
بہر امت دعائیں لفیں معراج میں
قدسیوں کی صدائیں تھیں معراج میں
جلوہ گرد نوں عالم ہیں جس کے سبب
بانیاز و بعد استرام وادب

آئتی تیرا انتساب ہے وارثی
اس گنہگار پر بھی ہو نظر مہر کی
آئے طبیبہ میں کہتا ہوا یہ بھی
نیرے آقا و سلطان پر لاکھوں سلام

رہبرِ جن و انساں پر لاکھوں سلام
آئینہ فضلِ رحمان پر لاکھوں سلام
عرش کے جلوہ انگلی پر صدِ را درود
واقفِ ستر پنهان پر لاکھوں سلام
نائبِ ربِ داور پر پڑھئے درود
واقفِ ستر پنهان پر لاکھوں سلام

ہاری دن و ایام پر لاکھوں سلام
صاحب نورِ قرآن پر لاکھوں سلام
جادہ شیع المیں پر صدِ را درود!
جانِ گل روچ گلشن پر صدِ را درود
سب کے اعلیٰ ربہر پر پڑھئے درود
شافعِ روزِ محشر پر پڑھئے درود

پیتے ہیں سب وہ پیغامِ مصطفیٰ
 ساتیٰ جاہم عرفان پہ لاکھوں سلام
 نور شمسِ انصافِ مصطفیٰ مجتبیٰ
 اُس شہرِ جن و انساں پہ لاکھوں سلام
 عشق بنکر پڑی جس پر رب کی نظر
 ایسے محبوب ہہاں پہ لاکھوں سلام
 رحمتِ عام ہے ساقِ لائی ہوئی
 اُس بہارِ گلتاں پہ لاکھوں سلام
 حُسن و النزارِ طیبیہ پہ نسل علیٰ
 انکشتِ باہش سبھاں پہ لاکھوں سلام
 ہے جہاں حدودِ تسبیح بالاستقام

خلق میں جو ہیں مستانِ مصطفیٰ
 کھل گیا بابِ سینا زادِ مصطفیٰ
 سرورِ انبیاء مصطفیٰ مجتبیٰ
 حسین بدر الدجی مصطفیٰ مجتبیٰ
 مخلل قدس میں جو ہوا جلوہ گر
 میزبانِ جس کا اللہ ہے عرش پر
 جو فضلاً فضل بنکر ہے آنی ہوئی
 جو اذل سے ابد تک ہے چھائی ہوئی
 گیا جو کوئے طیبہ میں کہنے لگا
 جس نے خوشبو پسینہ کی پالی کہنا
 شہرِ طیبہ ہے شہرِ ولی میں عالم مقام

یہ تنا ہے مہتاب کی صبح و شام
 اس شہنشاہِ ذیشان پہ لاکھوں سلام

تو ہی شاہِ عالم تو ہی جانِ عالم
 ہی قربانِ تجھے پر منورِ بہرِ باہم

تو ہی فخرِ عیسیٰ تو ہی فخرِ آدم
 ہے نازوالِ کرم پر تیرے عرشِ عظیم

نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُعَذَّبِنَم
 سلامٌ عَلَیْکُمْ، سَلَامٌ عَلَیْکُمْ

تو ہی نور ذات نبیوں کے جھیٹ می خاتم
ہمه رحمت فیض و خلوق مکرم
لگا ہے قدم سے ترے ایک عالم

نبیٰ الکرم، رسولِ مختار	
سلامٌ علیکم، سلامٌ علیکم	

فخاۓ دو عالم کی تزئین تو ہے
قاویٰ دو عالم کی تکمیل تو ہے
پے ذکر و تمجید و تحسین تو ہے
مرزا ہے اللہ ہے مسیں تو ہے

نبیٰ الکرم، رسولِ مختار	
سلامٌ علیکم، سلامٌ علیکم	

ہر سے ختم ججہ پر روزِ نبوغت
ترے سر پر موزوں ہے تائیجِ رہات
دو عالم کے لب پر ہے تیری شہادت
بیان و صفت کرتا ہے خود ریتِ حضرت

نبیٰ الکرم، رسولِ مختار	
سلامٌ علیکم، سلامٌ علیکم	

ترے نام سے سب کو دل بستگی ہے
ترے نام سے عبد کی رہبری ہے
سلاموں سے برکت فرشتوں نے لی ہے
خدانے درودوں کی بوچھار کی ہے

نبیٰ الکرم، رسولِ مختار	
سلامٌ علیکم، رسولِ علیکم	

نکلتا ہے نہ سے ہمارے یہ بڑوں
سمجھیں کب تک ہندیں رنج اور نغم
ترے درے اٹھ گردھر جائیں بہم
بناویجھے ہم کو اے غیر آدم

نبی المکرم ، رسول معظشم
سلام علیکم ، سلام علیکم

ترے پاس ہے در دعصیاں کا چارا
شفاعت کو کافی ہے تیرا شارا
نہیں ہے کوئی اور حامی ہمارا
ہے مہتاب کو ایک تیرا سہارا

نبی المکرم ، رسول معظشم
سلام علیکم ، سلام علیکم

گروہ مائنک ہے تیرا اسلامی!
شرط ہے دو عالم کا تیری غلامی
خدا سے تری عرش پر ہم کلامی
محمد اور احمد ترانام نامی

نبی المعظشم ، رسول گرامی
علیک السلامی ، علیک السلامی

سلف نے سخاییں عنایات تیری
صحائف میں آئیں روایات تیری
لکھیں بوج پر ہیں حکایات تیری
نسفت میں ہیں قرآن میں آیات تیری

نبی المعظشم ، رسول گرامی
علیک السلامی ، علیک السلامی

ترا نور ہے نور باری تعالیٰ
دو عالم میں ہے ترے دم سے جالا
ترے عشق کا بوج بجد جس نے سنجھا
دو عالم میں اس کا بیو ابوں بالا

نبی المعظشم ، رسول گرامی
علیک السلامی ، علیک السلامی

قدم تیرے پہنچ سر عرش باری
ہے بزم ولی تیری جائیسر راری
خدا نے جہنم سے دمی رستگاری
کہ محبوب کو اپنی امت ہے پیاری

نبی المعظشم ،

۶

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، رَسُولُ الْجَنَانِ
عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ

گنہگار مہتاب ہندی بھاری
غم ہجر سے دیجئے مرشدگاری
ملا کر مدینہ کرد چاہ کاہی!

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، رَسُولُ الْجَنَانِ
عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ

سلام

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک، صلواتہ اللہ علیک

آمنہ ہبی کے دو لارے ہم میں دیوانے تھارے
لطف کے کیجئے اشارے تاکہ دل ہر دم پکارے

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک، یا رسول سلام علیک

غم کی چھالی ہے دریا ہے اندر ہبیری ہر دگر یا
آئے میں تھری دریا کیجئے داتا خبیر یا

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک، یا رسول سلام علیک

کفر کے سائے اڑے ہیں راہ میں کانتے پڑے ہیں

زندگی کے دن کڑے ہیں سر جبکاۓ ہم کھٹے ہیں

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک

یا جیب سلام علیک، صلوات اللہ علیک

عاشق نور نسبتی ہیں خادم ابن علی رضی ہیں

ایک پچھے نسبتی ہیں الغرض ہم وارثی ہیں

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک

یا جیب سلام علیک، یا رسول سلام علیک

عشق میں ریخواب دیکھے جلوہ نایاب دیکھے

خدا کا ہر باب دیکھے کہہ کے یہ نہایات دیکھے

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک

یا جیب سلام علیک، صلوات اللہ علیک

ہدایہ سلام ہمارگاہ تحویل حضرت احمد فرمدی اللہ

السلام اے غوث یزدال السلام	السلام اے غوث یزدال السلام
السلام اے شاہ جیلان السلام	السلام اے شاہ جیلان السلام
السلام اے نجت تدب مرتفع	السلام اے نور حشیم مصطفیٰ
نوہاں گلشن بنست رسول	السلام اے راحت جان بتوں ٹا
السلام اے زینت بزم حسین	شمع دیں شاہ حشیم کے نور عین
السلام اے قطب افلاک زمیں	السلام اے غوث رب العالمین

السلام اے شاہ عنث اللادھنیا
 السلام اے مقصدا ہے آتھیا
 السلام اے واقف سرہناں
 السلام اے دستگیر بکیساں
 السلام اے با شاہ خاص و عام
 اے طبیب درد عصیاں السلام

السلام اے سرگردہ اولیاً
 السلام اے دین حق کے رہنا!
 السلام اے نور قلب عارفان
 السلام اے پارہ بھیساں گاں
 تیرے گھرے ہے ولایت کا فرطام
 لے داوائے دل وجہ السلام

ورد ہے مہتاب کا یہ شمع و شام!	السلام اے عنث اللادھنیا
-------------------------------	-------------------------

السلام اے رحمت رب الازام
 السلام اے سینج بودوں کرم
 السلام اے مریم دل ختنگان
 السلام اے دستگیر بے لزاں!
 السلام اے ہاری روشن ضیر
 السلام اے دارث بیس فواز
 رحم کن اے دارث فخر نہماں!
 یاد آ جاتے ہیں سب اپنے گناہ

السلام اے دارث عالمیقان
 السلام اے سرور عالی حشم
 السلام اے عاصیوں کے ہہڑاں
 السلام اے سالک راہ خدا
 السلام اے غمزدوں کے دستگیر
 السلام اے درد دل کے چارہ زان
 رحم کن شاہ بحال بکیساں
 حال پر اپنے جو کرتا ہوں زنگاہ!

بندہ ناچار ہوں اب رحم کر
کچھِ ذعنی کا کیا ہے میں نے کام
آپ کے در پر ہے یہ سائل کھڑا
وصل کا ساغر پلاو یجھے بجھے
راستا دن نظارہ اس درگاہ کا
اور رہنے کی اجازت دو مجھے

دار شاً اس سمت بھی ہوا ک نظر
عمر گزری ہے گناہوں میں تمام
میر کی اب سُن یجھے یہ اتحاد
آستانے پر بلا یجھے بجھے
عمر خبر ہوتا رہے بجھ کو شہرا
در پر اپنے اب تو بلوالو بجھے

زندگی بخیر ہو ترے در پر قیام
ہو ترا مہتاب در باں صبح دشام

پلاکھ بادہ عرفان کیا عالم کو مستانہ
سچاکھ فقر کی مند و کھانی شان شاہانہ
سلام اے جان محبوی سلام اے جان جانانہ
سلام اے کاشفت مرر حقیقت شیخ فرزانہ
انیرت بیضا بے انداز فقیرانہ
سلام اے عازب حق کوش قدسی رشک زندانہ

سلام اے عاشق دحدت سلام اے پیر مخان
سلام اے رہبر عالم سلام اے مرشد دوڑاں
سلام اے بیخ عرفانی سلام اے یوسف ثانی
سلام اے قدوة العمالک سلام اے زبد العارف
سلام اے یادگار الہبیت ضر داں پنیر
سلام اے مرشد کاں سلام اے دارث ذلیشا

عطاء مہتاب خستہ کورہ عرفان ہو شاہما

تمامی عمر تجھے پر ہی رہے قربان و دیوانہ

السلام اے نطلع خور شید ذات پاک سماں
 السلام اے شان شاہاں دو عالم تاج سلطان
 حدیث کھنک لمبی سے رفت آپکی جانی
 تہیں زیب اے اُست کی شفاعت فلی رحائی
 السلام اے پختن خاں اے واقفان بریز والی
 السلام اے نور چشم پختن خاں اے فخرانی
 مجھے بھی ایک شتمہ ہو عطا از فیض رو حانی
 جو سو جیسا مرتا ہے آستاں پر بھر عرفانی

درود صد سلام اے منظہر الخوار ربانی
 سلام اے صاحب معراج بسیخان الذی ایشی
 سلام اے حضرت مولا علی خاں اے فاتح خیر
 سلام اے فاطمہ بنت بھی اے الک بنت
 سلام اے حضرت حسین خاں بہریان بیگیسر
 سلام اے وارث خاں گلگوں قباۓ وارث عالم
 ہلا ہے پختن خاں جو خزانہ تم کو درشی میں
 نقطاً ک جامِ ہی دست کرم سے اسکا کافی ہے

اگر ہبتاب سیرا نام رکھا ہے محبت سے تو رہبوں کو مٹا دو تاکہ ہو جائے یہ نزاںی
--

السلام اے باو قار با صفا السلام اے حضرت وارث علی خاں السلام اے شاہ کاشانہ شریف
--

السلام اے نور چشم سلطان السلام اے دین دنیا کے ولی السلام اے زینت دیوہ شریف
--

السلام اے یادگارِ پختن ڈا!
اور ہم ہیں آپ کے منگتا حضور
جو ہوئیں فرمان والا کے خلاف
منخ و کھاؤں کس طرح سرکار^و کو
دین و رینا کے برسے مختار ہیں
ہو نظر مجھ پر براۓ منصطفہ
خالی دامن ہے مرا بھر دیجئے

السلام اے بادشاہ علم و فن !
آپ تو ہیں فیض کے دریا حضور
کچھے میری خطا میں سب صاف
رو سیاہی کے مضر جب تک نہ ہو
آپ ماں ہیں مرے سرکار^و ہیں
کچھے میری مد بہسر خدا !
آپ داتا ہیں حکم کرو یجھے

آپ کے در پر ہے حاضر یہ خلام
یجھے سہتاب کا اپنے سلام

السلام اے ماں کوں و مکان
السلام اے ماں روزِ جسترا
میری مشکل دور کو مشکل کشا
حشر کے دن بخشوانا مجھ کو بھی
تجھ پر قربان اے مرے آقا حسن
تم پر قربان جان و دل پایے حسین
پایا ہے صدیقی، اکبر پڑ کا خطاب
مہربان کی رہے مجھ پر نظر سر

السلام اے وارث ہر دو جہاں
السلام اے منصطفہ و محبیتے
السلام اے بو تراب با صفا
السلام اے فاطمہ زہبیت نبی
السلام اے منصطفہ کے بیضت ان
السلام اے فاطمہ زہبی کے نور عین
السلام اے شاہ دیں ہائی جانب
السلام اے شاہ فاروق ڈو غفر

ہو نوازشش دولت دارین کی
 مجھ پر بھی چشم کرم بہر خدا
 کیجئے میری مرد پر ان پسیر
 پورے ہوں میرے ارمانِ رلی
 کیجئے مجھ پر کرم کی اک زگاہ
 میرے دل کی بھی شکفتہ ہو کلی

السلام اے شاہ عثمان و عنی !
 السلام اے ناپ رب العمالا
 السلام اے غوث اعظم دستگیر
 السلام اے خواجہ ہندالوی !
 السلام اے حضرت مخدوم شاہ
 السلام اے رشد دارث علی

اے مرے آقا جیٹ بکسریا
 لو خسرو ہتاب کی بہر خدا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ڈارِ پرویز اور شاہ

جلوہ نما ہے تو ہی تو نور میں اور نار میں
پرداہ بُعد میں یہی بندہ و کردگار میں
کہنے کی بات تو نہیں کہروں مگر ہزار میں
بس یہی انتیاز ہے نور میں اور نار میں
مجھے میں جمال یار ہے میں ہوں جمال یار میں
کیونکہ یہاں ہے مشتعل دورِ خزانہ بس اس میں

حسن کی تیرے سے بہت سد مرکل و برگ و بارہش
یہ جو زیں مشت خاک میں کبر و غرور دوسری
آپ کے جو صفات تیرے وہ لیں تو نہیں ذات تیرے
ایک صفت جہاں کی ایک صفت جسماں کی
جب سے مثائی ہے خود میں اللہ گیا پرداہ دوئی
باعِ جہاں کی سیر سے پورانے ہو گا تدقیق

خیرہ نظر ہے ماہتاب کیسے بجدا ہو کامیاب
تا بشیں میں بڑھی ہوئی جلوہ حسن یار میں

خود ہی صورت گر عالم ہوا شیدا تیرا
تیرے عشا ق کو بس پجا ہئے کوچہ تیرا
حسن یوسف میں نظر آتا تھا جسلوہ تیرا
کس چمک پھر یہ حمام اتنا ہے اوچا تیرا

جب کھینچا روزِ ازل نقشہ ریسا تیرا
چاہئے خلد بہیں اور ن حور و قصور
دست کش عشق سے کس تاریخ تیخا ہوئی
کیا قمر دیکھی نہیں تو نے کف پائے نجی

تیرا جلوہ نظر آنے لگا ہر سمت است
جب سے جنتات کا دل ہو گیا شیدا تیرا

گزاروں گا جھات اپنی سدا ذریعہ بھیر میں
محمد مصطفیٰ انجمن ہوں گے بزمِ محشرہ میں

ہوا ہوں بستلا عشق جدیب رب اکبر میں
ہیں کیا ڈر قیامت کا اہم کیا خوف دوزخ کا

چاگو یک مذلت را آپنے داری یا رسول اللہ یا رسول اللہ میں
کھا صداقت فوراً واقعہ مسراج کا نکر
مشرف ہو کے دیدار نبی سے کہتے تھے قدسی
زہوتا فیض جو سلطان عالم کے پیشے کا
جمال احمدی کی ائمہ اللہ شان تو دیکھو
خوشایتمت یترے کام آگیا سوز غم الفت

تحییں تھے نے شبِ اسرائیل یا آغوشِ اہلہ میں
ہناں تھا لور ایکاں طینتِ حدیق اکیرہ میں
ضیائے جلوہِ حق ہے ضیائے لورِ الور میں
عرب میں جلوہ گر ہے روشنی ہے ہفت کشور میں
تو یہ خوبیوں کہاں ہوتی گلب و مشک غزر میں
نہ چھوڑا تو نے اک قطرہ ہو کا قلبِ مضرط میں

رسول پاک ہبتاں سے کیا ہو سکے مرحت! خدا جب ان کا خود مراج ہے قرآن اہلہ میں
--

اللہ رے یہ عظمت سلطان مدینہ
خود خالق اکبر ہے شا خوانِ مدینہ
کعبہ تیری عظمت پر ہو سوار تصدق
جوروں کی ہوسا ہے نہ تنائے ارم ہے
ارماں ہے دل میں تو بس ارمانِ مدینہ
اُب عمر بسر ہو تو وہیں جا کے بسر ہو
مٹکن میرا ہو جائے گلستانِ مدینہ
فہمت سے جو ہو جاؤں میں دربانِ مدینہ
ہر لخڑی عمر کا اس طورستے گزارے
ہر لخڑی عمر کا اس طورستے گزارے

ہبتاں کی قدر پر کرے فخر زمانہ! بنجاۓ جو خاک در سلطانِ مدینہ
--

ہوتا ہے زمانہ سمجھے بیساکھِ محمد
لنظاوں میسا رہے جلوہِ رخسارِ محمد
دل میں ہیں تماں ہو اذوارِ محمد
آنکھوں سے دکھادے بچھے دبارِ محمد
اے رحمتِ حق گلشنِ طیبہ بچھے بچوں پنا
اے ربِ ہیں نہ آیگے یہ بندوں کی بچیں
اللہ کو معلوم ہیں اسرارِ محمد

ہتھا ب شب و روز پڑھو صلی اللہ علیہ وسلم
ہے تم کو اگر خواہشیں دیدارِ محمدؐ کا

جو بھول گیا ذکر و افسانہ محمدؐ کا
وہ بن ہنس سکتا ہے رب کانہ محمدؐ کا
یا رب تو بنا دے گر دیوانہ محمدؐ کا
ہر بات سنور جائے بچھڑا میری بنجا
دل روز ازال سے ہے پروانہ محمدؐ کا
اس شمع نبوت پر قربان نہ کیوں نہیں
سچ پوچھئے کبھی ہے اک بارگہ وحدت
اور قصرِ محبت ہے کاشانہ محمدؐ کا
قرآن میں پڑھ لیجئے الحمد سے تاؤ انس
ہے وصف کے پردے میں فشا محمدؐ کا
دینا کانہ عزم اسکو عقیل کی نہ فکراس کو
مستغنى ہے دونوں سے دیوانہ محمدؐ کا

ہتھا ب کو محشر میں سُر کارنے جب دیکھا
فرمایا وہ آتا ہے دیوانہ محمدؐ کا

حد جس کو بے آں خیر الورا سے
اُسے واسطہ کیا جیب خدا سے
طلب کر تو حق بیں نظرِ مصطفیٰ سے
وہی بات جو عینِ مشائی حق ہو
اے گرمیِ حشر کا خوف کیا ہو
یہی آرزو د لیکے آیا ہوں طیبہ
وہ خوشنودیِ حق کا مشانہ سمجھا
ہزاروں نوار میں جما کر مدینے
یہ کہتے ہیں جو بات ملتی ہنسی ہے
وہ رب کا ہے مخصوص و محبوب بزرگ
محبت ہے جس کو جیب خدا سے

زیارت کو ہتھا ب چل تو بھی طیبہ
پس ایامِ مدینہ ملائے صبا سے

ذندگی پا گیا بیمار رسول عربی
کیسے پھر دیکھوں میں دربار رسول عربی
افضل الازم ہے دربار رسول عربی
کوئی ہوتا بھلا بیمار رسول عربی
یسرے غنچوار ہیں سر کار رسول عربی
کس جگہ پر نہیں انوار رسول عربی
اب بلا لیں مجھے سر کار رسول عربی

خواب میں ہو گی دیدار رسول عربی
دیکھ کر آیا ہوں دوبارہ تمنا ہے ہی
چرخ سے کیوں نہ ملک آکے خونگھے پوٹرک
دیکھنے کیلئے آ جائیں میسیا کنپھکر
گرم حشر کا پچھہ خوف نہیں ہے جھکو
عرش ہو طور ہو کعبہ ہو کہ ہوں ہفت فلک
ہے شب و روز ہی میری دعلیٰ ثارث

اہل فرش اسکو سمجھو ہی نہیں سکتے ہمتاب
ہے بلند عرش سے کردار رسول عربی

ایسی ہی آپ کی بے شان رسول عربی
آپ ہی فرش پر انوار الہی کی طرح
شب اسرائیل بھی رہا امت عاصی کا خالا
منبع سریر ولایت ہیں علی شیر خدا
غمِ عقبی سے بہر حال یہ مستغنى ہیں
آپ طیبہ میں بلا لیں تو سکوں مجاء
میں گنہگار شفاقت سے نجوم رہوں
محکمہ پر ہوت رہے ہر دن نگہ لطف کرما

ہے ہر دل سے یہ ہمتاب کی کوشش دنات
نم پر قربان ہو میری جان رسول عربی

خلق سب آپ پر قربان رسول عربی!
ہر بان آپ پر سچان رسول عربی
ہیں ملائک تیرے در بان رسول عربی
اَللّٰهُ اَكْرَمُ رَبُّهُ تیری شان رسول عربی

یکے اللہ کا فرمان رسولِ عرب!
 تم پہ نازل ہوا قرآنِ رسولِ عرب
 جن کو ہو جاتا ہے عرفانِ رسولِ عرب
 مغفرت کا کیا دامانِ رسولِ عرب
 آپ کے عشق کا دامانِ رسولِ عرب
 آپ کی دید کا ارمانِ رسولِ عرب
 سر پہ ہو آپ کا دامانِ رسولِ عرب

آئے ہیں آج گنہگاروں کی بخشش کیلئے
 سابقہ چند ہی نبیوں پہ کتاب میں اتری
 وہ سمجھتے ہیں فقط نام کی تیر غلط
 دیکھ سر حضرت شہبزیر نے امت کیلئے
 ہاتھ سے میرے بہر حال نہ چھیننے پائے
 قلب کو رکھتا ہے یچین ہمارے مردم
 حشر میں جاؤں میں جب دادِ محشر کے حفزوں

مال سے جان سے ایمان سے دل سے والہ
 تم پہ ہتھا بے قرآنِ رسولِ عرب

پی کر میں دعا لوں کسی میخوار نبی سے
 آیا ہے بلا وادا مجھے سرکار نبی سے

میں جا کے میں عشق لوں بازار نبی سے
 حاصل کروں کچھ عترتِ اہماء ر نبی سے

پالوں میں عطیہ کوئی دربارِ نبی سے

کپاڑ کے اس آرام سے آرام ہے کوئی
 کیا اس سے فرزد اور بھی انعام ہے کوئی

اس جام سے پر کیف بھی کیا جام ہر کوئی
 کیا اس سے سکون بخش بھی اب کام ہے کوئی

آنکھیں میری روشن ہوئیں دیدارِ نبی سے

کوئین میں پھیلا دی محض کی ضاکو
 بخار و ز ازل ہی سے یہ منتظر خدا کو

بلوکے شرف بخش دیا عرشِ علی کو
 چرکا یا اسی نور سے سبِ رض و سما کو

پر نور دو عالم رہیں انوارِ نبی سے

<p>اگدستہ کو بننے ہے قدموں پر پختا ور رہنے لگا ہر گو شہ کو میں معطر</p>	<p>خوبیوں سے پسینہ کی بہاریں ہو میں بہتر اس باع دو عالم کا ہمیں اب کوئی ہمسر</p>
<p>او صاف دئے آپ کو سب کامل و اکمل جو دن مکمل نہیں ہو جائے مکمل</p>	<p>نبیوں سے کیا آپ کو ہر بات میں افضل اس دا سطے بعثت ہوئی اس نور کا اول</p>
<p>منتظر رکھا اللہ کو اظہار مٹی سے</p>	<p>در پردہ حقیقت ہے جو کہیتی ہے شریعت لازم ہے سلام کو دو نوں کی محبت</p>
<p>اللہ کا ہے حکم جو ہے آپ کی سنت جو ذکر میں اللہ کے مجاتی ہے لذت</p>	<p>پاتے ہیں حلاوت وہی اذکار نہیں سے</p>
<p>آنکھوں سے روای اشک ہیں اوزار ہے حات کیا لاۓ ہو تم خاک مدینہ پر صحت</p>	<p>قابل ہوں سفر کے نہ ہے اب حجم میں ملت آنکھوں سے لگا لیتا تو لوٹ آئی بھارت</p>
<p>پوچھ آئیے ہمتاں یہ بیمار نہیں سے حالت بیکی میں ہوں نادار ہوں ہو مداوا صرے غنم کا بیمار ہوں</p>	<p>دور پیری ہے کمزور ہوں زار ہوں بے مددگار و غنوار و لاچار ہوں</p>
<p>مشکلوں میں ہوں مشکلکشا یا علی رحم المَدَد یا علی رحم یا علی رحم یا علی رحم</p>	<p>مشکلوں میں ہوں مشکلکشا یا علی رحم المَدَد یا علی رحم یا علی رحم یا علی رحم</p>
<p>آپ ہیں نائب سید المُرسیین باعث شادمان قلب حریں</p>	<p>آپ ہیں نائب سید المُرسیین آپ کو رب نے بھیجا بنا کر حسین</p>
<p>مشکلوں میں ہوں مشکلکشا یا علی رحم المَدَد یا علی رحم یا علی رحم</p>	<p>مشکلوں میں ہوں مشکلکشا یا علی رحم المَدَد یا علی رحم یا علی رحم</p>
<p>مرد میڈاں دیں پہلوان زمن رافیقیں واقع در در و رنج و محن</p>	<p>آپ شیر خدا آپ خیر شکن بہر اللہ ہیں آپ کے جان و تن</p>

	مشکلتوں میں ہوں مشکلکشا یا عسلیٰ الْمَسَدِ یا عسلیٰ یا عسلیٰ	
ایک سائل کی بحداء میں منکر صدا آپ کے در کا ہتھا بھی ہے گدا	آپ سے ہے وہ تکشیر جود و سنا خوش کیا اس کو سخنی جو طلب دیدیا	
مشکلتوں میں ہوں مشکلکشا یا عسلیٰ الْمَسَدِ یا عسلیٰ یا عسلیٰ		
خطاب اللہ کی جانب سے پھر بھائی کہ ہو خضر طریقت تم بھی اے سر کار جیلانیٰ کہ تم ہو کاملوں کے رہنماء غوث صمدانیٰ کہ پورستاج جملہ اوپیا اے قطب ربانیٰ نبی کے لخت دل ہو پانیا ہے وہ شان لنانیٰ کہ تم ہو پیر کامل اے محی الدین جیلانیٰ	محی الدین خاص الخاصل عالم شیخ لاثانی قدم راہ طلب میں بہکے بہکے ہیں مدد کر دو تمہارے پائے اقدس پر رہے گردن سارو بیکی سر بروح ازل لکھا ہوادیکھا ہے ولیوں نے تمہارا مرتبہ خورشید جلیسا سب پر روشن ہے اسی سے قادریہ رسیسلہ کو ناز ہے تم پر	
	کرم کی اک نظر ہتھا بے عاصی پر بھی ہو جائے تمہارے در کا وہ بھی ہے گدا یا شاہ جیلانیٰ	
	عد فرمائیے میری امام الا ویا وارث مرے آقا مرے مولا میرے مشکلکشا وارث	
جناب دیندار وارث نے یہ روایت کی تو پہلے ایک قبرستان میں جما کر اقامت کی	سناوں اک حکایت وارث پیر طریقت کی سواری آئی جب میسور میں شاہ ولایت کی	
	سنا اک نخل سے آواز آئی ہے کہ با وارث مرے آقا مرے مولا میرے مشکلکشا وارث	
خدا کے واسطے بندھن مرے کھلولیے وارث میری فریاد منئے پاس مرے آئیے وارث	میں قدمی ہوں رہائی مجھکواب لوائے وارث نبی کا واسطہ مجھ پر کرم فرمائیے وارث	

	میری مشکل کو حل کیجئے میرے حاجت روا وارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشا وارث	
مد کے واسطے اس غمزدہ قیدی کے جا پہنچنے سوامنہ کے سماں یا ہے بدن سب پیٹ میں سکے	تو جم کی یہ سنگر اس طرف سر کار والے تو دیکھا اک شجر کی جڑ ہے اک انسان کو کردا	
	زبان پر اس کی بس اتنا ہے یا اندر یا وارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشا وارث	
تو وہ بولا بڑا گستاخ ہے یہ دیو کا بندہ میقید جس کے کہنے سے کیا ہے حکم لفڑا اسکا	کہا حضرت نے کیوں اے خل تو نے اسکو یونہجدا نہ ہرگز میں کبھی اس کو رہا کرتا مگر آقا	
	کہ اس کو چھوڑ دینا جب کہیں میرے پیا وارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشا وارث	
پہلا لفڑا ایک دن آنا میرے مرشد کا یاں ہو گا اسی باعث رہا کرتا ہوں اس کو سید وala	بتایا تھا مجھے سب نام و جملہ سے نے حضر کا غرض تشریف لائے آپ میں نے بھی ہے پہچانا	
	چھڑا سکتا لفڑا ورنہ کون اے تیرے سوا وارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشا وارث	
کہ قبرستان ہی کیا گونج المخا میسور بھر سارا نظر جس کی پڑی سر کار پر بے ساختہ بولا	یکلایک دوستو پھر وہ شجر اس زور سے چڑکا ہزاروں آدمی بہر تک اشہ آگئے اس جا	
	لکھیں ہو یادگار سچین نام خدا وارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشا وارث	
ہمہ حضرت نے رہنے دے نشان کچھ کہا ہے وہ قیدی ہو کے تاب بن گیا سر کار کا چیلا	رہا کر کے شجر اسکو ملا پھر جیسے پہلے لفڑا علامت باقی ہے اب تک یہ دنیدار رکھا	
	ہمہ پھر اس نے اب سنیئے ہمارا ماجرا وارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشا وارث	

<p>میرے ہمراہ میرا اک بڑا بھائی بھی تھا آقا ہوا وہ خرق دریا میں چلا کچھ بھی نہ لب سکا</p>	<p>شکار اک دن گیا میں کھیلنے دیا پہ ماہی کا چنسی چھل جو کانٹے میں تو پیغامِ اجل آیا</p>
<p>بہت میں نے بھی روکا پرندہ ڈھوند سے رکاوارت مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشا وارث</p>	
<p>تو دیکھا اک فقیر اس نخل کے سایہ میں ہے بیٹھا فقیر دل کو ہمیشہ بدعتی مشرک سمجھتا تھا</p>	<p>بجھوری وہاں سے لوٹ کر گھر اپنے جاتا تھا میں تھا اک بد عقیدہ شیخ بحدی کے عقیدے کا</p>
<p>اگر اب لٹھیک ہے میرا عقیدہ پیشوا وارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشا وارث</p>	
<p>کہا میں نے میاں صاحب گر تھم پیر پے ہو پھر انی مار ماروں گا کرو گے یاد تھم مجھے وہ</p>	<p>تو میرے بھائی کو زندہ کرو جیل کرا بھی المٹھو و گرنہ میں سمجھ لوں گا کہ تھم اک چور ہو ٹھکہ ہو</p>
<p>یہ شنکر اس نے اک لغڑہ لگایا دل سے یا وارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشا وارث</p>	
<p>ہڑاول ایک مردے کی الٹا کر اپنے ٹپکا مجھے بھی خوب مارا خوب پڑکا خوب ہی رکڑا</p>	<p>منا میا نے جو یا وارث تو مجھ کو آگیا عقر ہزاروں گالیاں اسکو منا میں پھروہ بیٹھا</p>
<p>چھٹی کا دودھ مجھ کو واقعی یاد آگیا وارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشا وارث</p>	
<p>کہا پھر اس شجر سے قید کر لے اس فادی کو مگر وہ چلدئے روتا رہا میں بدنسبی کو</p>	<p>زبرگز پھر نا اس بدعقیدہ شیخ بحدی کو کہا میا نے بہت پکھے بخت دا اس اپنے قیدی کو</p>
<p>ہوئے ہیں سات سال اس قدم میں تھا بتلا وارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشا وارث</p>	
<p>جیت ایسا کا باپ تھا یہ اس کا بیٹا تھا دہی تھا جو ادھر بھی اتفاقاً آن پہنچا تھا</p>	<p>کہا سرکار نے محبوب نام اس داری کا تھا سیاحت کیلئے اس سمت ہم نے اسکو بھیجا تھا</p>

		مُسنا ہستاب جس نے واقعہ بولا کہ یا وارث؟ مرے آقام رے مولام رے شکلکشا وارث؟
لکھی مقبول وارث میں یہ ایک زندہ کرامت ہے تعجب بھی نہیں سرکار کی وہ شان و عظمت ہے دلی راہست قدرت ازالہ اسکی دلالت ہے	مصنف جس کے ہیں ذیدار ایخیں سے یہ روایت ہے دلی راہست قدرت ازالہ اسکی دلالت ہے	زمالی شان ہے واللہ میرے پیر کامل کی بجھاد یتے ہیں دم بھر میں میرے وارث لگی دلکی
بخارس میں تھے کوئی میر بحتم الدین باعتز تھے اولادوں میں غوث پاک کی وہ حسباعظمت	گبھی آکر ہوئے تھے یہ سدا وارث سے وہ بیعت سکونت آجکل میسور میں رکھتے تھے وہ حضرت	زمالی شان ہے واللہ میرے پیر کامل کی بجھاد یتے ہیں دم بھر میں میرے وارث لگی دلکی
خبر ان کو ملی میسور میں اک پیر آیا ہے ہزاروں کافروں کو دین کا کلمہ پڑھایا تو	جو فرستان میں قیدی لھتا اک اسکو چھڑا یا ہے لنظر ذاتی ہے جس پر اس کو دیوانہ بنایا ہے	زمالی شان ہے واللہ میرے پیر کامل کی بجھاد یتے ہیں دم بھر میں میرے وارث لگی دلکی
خبر پاک گئے جب میر بحتم الدین تو دیکھا نظر جو دہ برس کے بعد آیا جلوہ زیبا	اگر وہ تو میرے مرشد ہیں شہ وارث علی آقا بڑھے بڑھکر گرے قد منپہ اور بولے کیا مولا	زمالی شان ہے واللہ میرے پیر کامل کی بجھاد یتے ہیں دم بھر میں میرے وارث لگی دلکی
دہاں سے آگے بیوی سے سہا بیوی مبارک ہو البھی کھانا یکاڈ میں ایخیں جاتا ہوں لینے کو	خبر جس کی سنی تھی وہ تو خود سرکار ہیں سن تو محلہ والوں کو بھی جنکے فوراً مطلع کر دو	زمالی شان ہے واللہ میرے پیر کامل کی بجھاد یتے ہیں دم بھر میں میرے وارث لگی دلکی

<p>پیر کا مبتدا گیا تو لئے سے گر کر جانبِ جنت مکار کار کا آنا ہے میرے داشتِ رحمت</p>	<p>کسا بھی نے میں خدمت کو حاضر ہوں اور اس طریقے کہ وہ کیا کروں یہری آنکھ سے غیر ہے طاقت</p>
<p>زوالی شان ہے وائشہ میرے پیر کامل کی بچھادیتے ہیں دم بھر میں میرے وارث تکی دلکی</p>	<p>غرضِ دلوں میں ایسا بیوی نے رحمتِ حق کی ہوان پر کیا سب انتظامِ دعوتِ حضرت بھایا گمراہ</p>
<p>زوالی شان ہے وائشہ میرے پیر کامل کی بچھادیتے ہیں دم بھر میں میرے وارث تکی دلکی</p>	<p>بوئے تشریف فرمائند شفاف پر آقا دھلانے میزبان نے ما تھہ دستِ خوان بچھوایا</p>
<p>جو ہزان اور لئے وہ بھی ہوئے محفلِ میہف آرا چنان کھانا کہا آغاز فرمائیں میرے مولا</p>	<p>زوالی شان ہے وائشہ میرے پیر کامل کی بچھادیتے ہیں دم بھر میں میرے وارث تکی دلکی</p>
<p>کہا سرکار نے کہا نہیں کہ بھی اس گھر میں کہا پسر باہر گیا ہے غیر ممکن ہے اسے لانا!</p>	<p>کہا سرکار نے کہا سارے صاحب خانہ یہ بولے میر صاحب ہے، بھبھا ارشاد فرمانا</p>
<p>زوالی شان ہے وائشہ میرے پیر کامل کی بچھادیتے ہیں دم بھر میں میرے وارث تکی دلکی</p>	<p>زوالی شان ہے وائشہ میرے پیر کامل کی بچھادیتے ہیں دم بھر میں میرے وارث تکی دلکی</p>
<p>کہا حضرت نے دیکھو جھوٹِ مت بولو بلاؤ کہا وہ آہنیں سکتا کہا آجھا لے گا لاؤ</p>	<p>کہا حضرت نے دیکھو جھوٹِ مت بولو بلاؤ کہا وہ آہنیں سکتا کہا آجھا لے گا لاؤ</p>
<p>زوالی شان ہے وائشہ میرے پیر کامل کی بچھادیتے ہیں دم بھر میں میرے وارث تکی دلکی</p>	<p>زوالی شان ہے وائشہ میرے پیر کامل کی بچھادیتے ہیں دم بھر میں میرے وارث تکی دلکی</p>
<p>ادھر کھانے لے گئے تھے دوسرے بھان جو کھانا وہ بولے ہم کو کی معلوم ہے سرکار ہیں دانا</p>	<p>ادھر کھانے لے گئے تھے دوسرے بھان جو کھانا پڑی ہے گھر میں بتت چاہئے ہے تکو شرما</p>

	نرالی شان ہے وائلد میرے پیر کامل کی بجھاد دینے ہیں دم بھر میں میرے وارث تگی دلکی	
یہ کہتے ہیں چلو بیٹا تمیں حضرت بلا تے ہیں میرے سر کار تو اک آن میں مردے جلاتے ہیں	غرض وہ میر صاحب لاش پر میئے گی جاتے ہیں وہ کلمہ بر عکے اللہ بیٹھا کہا فورا ہم آتے ہیں	
	نرالی شان ہے وائلد میرے پیر کامل کی بجھاد دینے ہیں دم بھر میں میرے وارث تگی دلکی	
کھلایا اسکو کھانا ساتھ اپنے شاہ وارث نے خوشی سے وارث اس طرح ملکر گیت گاتے تھے	وہ بیٹا ساتھ اے ہتھ آیا اپنے والد کے کرامت دیکھ کر سر کار کی سب محیت تھے	
	نرالی شان ہے وائلد میرے پیر کامل کی بجھاد دینے ہیں دم بھر میں میرے وارث تگی دلکی	
جماعہ آں غبا احسرام وارث پاک کا بے قہائی پر نیا احسرام وارث پاک کا	منظہر نور خدا احمد امام وارث پاک کا لانق صد عرب جما احسرام وارث پاک کا	
پوشش ارکانِ حج مقبول ربت ذوالجلال	یہ مکمل ہے ردائی خلعت حسن و جمال	
ڈھونڈڑھنے سے ذہر میں طقی ہنیں جس کی مشاں	مویں نہگت اوین عطرت طرہ تاج کمال	
المادل سمجھے ہے کیا احسرام وارث پاک کا		
اُن پر سارا حال روشن ہے جسمان غ طور میں نا ایسہ کی کیوں ہے اتنی کس لئے رنجور ہیں	دل سے وارث کے فریں ہیں گول بغاہر دور ہیں معصیت میں بتلا ہم ہر کے گر مجبور ہیں	
در دل کی ہے دوا احسرام وارث پاک		
کیوں سنتا ہے تھیں عنم کس لئے بتاب ہو راہ نیزم و رضا کی اصل نزل ہے سنو!	واسطہ ہے جس سے اسکی ذات پر شاکر ہو حرمی محشر سے تم گھبراو گے جب مومنو!	
سائبان بنجائے گا احسرام وارث پاک کا		

<p>طالب مشتاق کے دل پر لقصور جنم گیا پھر تو حاصل ہو گیا دیدار محبوب خدا</p>	<p>صاحب احسرام نے کردی توجہ گر ذرا کس سب آلاتوں سے آئینہ دل کا ہوا جس کو مرشد سے ملا احسرام دارث پاک</p>
<p>زندگی ہی میں ضرہ دارین کا حاصل ہوا بر کیس نازل ہو یہ مہتاب کر شکر خدا ہے خزانہ فیض کا احسرام دارث پاک کا</p>	<p>حدائق میں دارث کے بر آیا ہے دل کا مذعا ہوتے ہی داخل غلامی میں مجھے سب کچھ دیا زندگی کے خانہ احسرام دارث پاک کا</p>
<p>ہے کرامت سے بھرا احسرام دارث پاک کا دیکھ کر سب ہیں فدا احسرام دارث پاک کا جاننتے ہیں رتبہ احسرام دارث پاک کا ان کا وارث بن گیا احسرام دارث پاک کا اس نئے پیلا ہوا احسرام دارث پاک کا خود مجھے یہیں سبے بندھا احسرام دارث پاک کا جس پر سایہ پڑ گیا احسرام دارث پاک کا جس کو ہوتا ہے عطا احسرام دارث پاک کا جس نے زیب تن کیا احسرام دارث پاک کا ہے بہت ہی در بار احسرام دارث پاک کا شیدفتہ عالم بنا احسرام دارث پاک کا جلوہ گستہ ہو گیا احسرام دارث پاک کا</p>	<p>زندگی کیا احسرام دارث پاک کا کس قدر ہے خونا احسرام دارث پاک کا جو ہیں اہل معرفت اہل نظر اور اہل دل باندھ کر احسرام جن کو دین کی دولت میں رنگ پیلا ہے زین کا اور ہے مرغوب نظر مجھ سے آ کر قبر میں پوچھیں گے کیا انکنکنیر گر مگنی خور شید ممحشر کا ہنسیں اسکو خطسر وہ گدا سے شاہ بنجا تا ہے یہ اگ راز ہے چھپے چھپے اس کے ہولیتی ہے مخلوق خدا اہل عالم گیوں نہ ہوں قربان اسکے حسن پر ائٹ ایٹر شان رفت اور یہ حسن کمال ظلمت شب میں اجالا ہو گیا ہتاب کا</p>
<p>کیا لکھے ہتاب عاجز رتبہ احسرام پاک دیکھو ہے آئینہ احسرام دارث پاک کا</p>	<p>لطفاہر جلوہ گروارث بنا طن جلوہ گروارث کبھی ہیں در دل وارث کبھی سوداۓ مرداث</p>
<p>دکھاتے ہیں مجھے نیرنگیاں شام و سحر دار کبھی بن کر سکون راحت قلب و جمروارث</p>	<p>لطفاہر جلوہ گروارث بنا طن جلوہ گروارث کبھی ہیں در دل وارث کبھی سوداۓ مرداث</p>

	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث	
	بنادیتے ہیں ذرہ کو بھی خورشید و قمر وارث کبھی ہیں جلوہ گر مجھ میں باہمیں حال دگر وارث	فنا کے ذات وارث ہو کے ہوں میں سر سبز وارث خبر وارث کی ہوں میں اور میں میری خبر وارث
	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث	
	نہ ظاہر میں ہی باطن میں جلوہ ان کا پردہ ہے عجب یہ روشنائی ہے عجب روپوش ہونا ہے	یہ انا ظاہری آنکھوں سے میری ان کا پردہ ہے بطاہر بھی باطن بھی بہر نو ان کو دیکھا ہے
	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث	مقدار جاگ الحٹا ہے میری چشم بصیرت کا چمک الحٹا ہے ہر گوشہ صریادنیا نہ نہ کا
	بتا سکتا ہوں میں ہر خال و خداڑ کی ٹھوڑ کا یہ فرضان لقین ہے یا کر شمہ ہے عقیدت کا	
	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث	
	عنایت مجھ پہ ہر لخڑھ تو جہ مجھ پہ ہر دم ہے! ذس عاصی ہوں مری بخشش کا یہ سامان کیا کہمے	مرے وارث کی چشم خسروانہ کا یہ عالم ہے ندنیا کا الہ مجھ کو نہ عقیبی کا کوئی غم ہے
	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث	
	حیات بجاو داں بمحابا ہوں لائش میں جل جانا مجست کی کتابوں میں لکھا ہے میرا افاز	میں بزم وارث میں شمع وارث کا ہوں پر دانہ زمانہ مجھ سے جب چھوٹا ہے تب دارث کو بھاپنا
	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث	

<p>مرے احسرام کی عظمت سے ہوتی ہے مری عزت ہوا سایہ فگن خیر الوری کا دامن شفقت</p>	<p>بفیض دارثؒ عالم ملی احسرام کی دولت سرہتات پر اشد کا ہے سایہ رحمت</p>
<p>مرے دل میں دارثؒ مرے پیش تظر دارثؒ میں دیوانہ ہوں دارثؒ کا ادھر وارثؒ ادھر وارثؒ</p>	<p>جل کفر و جہالت پر کبھی شکر شیر وارثؒ کی دلایت کے طارج میں اگر تفسیر وارثؒ کی</p>
<p>کبھی علم و فقه پر بارش تبصیر وارثؒ کی طریقتوں کے صحائف میں بھی ہے تحریر وارثؒ کی</p>	<p>مرے آئینہ دل میں ہے جب تصویر دارثؒ کی ہے میری روشنی زندگی تنویر وارثؒ کی</p>
<p>نقدق میں دل و جان ہوں میں شیلا شاہ وارثؒ کا سما یا ہے مری آنکھوں میں نقشہ شاہ وارثؒ کا نقور میں رہ کرتا ہے جلوہ شاہ وارثؒ کا</p>	<p>نظر آیا ہے جب سے روئے زیبا شاہ وارثؒ کا ہے میری روشنی زندگی تنویر وارثؒ کا</p>
<p>طلب کر کے مریدوں نے جو اپنے پیر سے لی ہیں مجحت کی ردا میں اپنی مجھ کو محنت کی ہیں</p>	<p>مرے وارثؒ نے بے انجے مجھے سب نہیں دی ہیں طریقتوں کی قبائی میرے دل کے واسطے سی ہیں</p>
<p>مرے آئینہ دل میں ہے جب تصویر وارثؒ کی ہے میری روشنی زندگی تنویر وارثؒ کی</p>	<p>مرے وارثؒ نے میرے جسم پر احراام بازدھا ہے ہمارا اپنا دیکھ غیر سے مجھ کو بچایا ہے</p>
<p>علائق میں مجھے پابندیاں ہیں اس کو توڑا ہے یہ انا ناظہ ہری آنکھوں سے میری ان کا پردا ہے</p>	<p>مرے وارثؒ نے میرے حرم پر احراام بازدھا ہے ہمارا اپنا دیکھ غیر سے مجھ کو بچایا ہے</p>
<p>مرے آئینہ دل میں ہے جب تصویر وارثؒ کی ہے میری روشنی زندگی تنویر وارثؒ کی</p>	<p>مرے وارثؒ سراپا نور احکامِ محمد ہیں دلائے حق تعالیٰ سے مجھے الفاظ ماسوارد ہیں</p>
<p>مرے وارثؒ ہیں یا آئینہ فرمانِ احمد ہیں مری آنکھوں میں تھے جتنے نقوش ماسوارد ہیں</p>	<p>میرے وارثؒ سراپا نور احکامِ محمد ہیں دلائے حق تعالیٰ سے مجھے الفاظ ماسوارد ہیں</p>

	مرے آئندہ دل میں ہے جب تھویر وارث کی ہے میری روشنی زندگی تھویر وارث کی	
	میں اتنا ہوش رکھتا ہوں کہ ہوں میں ان کا دیوانہ الخیز کو میں نے سمجھا ہے الخیز کو میں نے پہچانا بالآخر مرشد وہادی الخیز کو نلق نے جانا	
	مرے آئندہ دل میں ہے جب تھویر وارث کی ہے میری روشنی زندگی تھویر وارث کی	
	بھروسہ ہے مجھے ہستاب پورا اپنے وارث پر شیفع حشر کے آگے گھوں ہیں یہ میرے بھیر ہمنا ہے پکڑ کر دامن وارث میر محشر	
	مرے آئندہ دل میں ہے جب تھویر وارث کی ہے میری روشنی زندگی تھویر وارث کی	
	ذراہ بنایا ہے مجھے حنایہ راہ کا منصب ملا ہے مجھکو بڑے عزوجاہ کا منون ہوں نہ کیوں کرم بے پناہ کا	پناہ کا نقش ہے اور ہی مرے شام و پگاہ کا
	میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا دامن ہے میرے ہاتھ میں شیرالا کا	
	جن چیز کی نہ لفڑی مجھے اب تک کوئی خبر ہوں پیش بارگاہ میں احرام باندھکر تکلید وارثی میں وہ اب آگئی نظر	
	میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا دامن ہے میرے ہاتھ میں شیرالا کا	
	احرام تن پر وقعت احرام دل میں ہے وارث کی یاد تازہ بہ گام دل میں ہے القاب بیں زبان پر تو نام دل میں ہے	
	میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا دامن ہے میرے ہاتھ میں شیرالا کا	

درگاہ وارث کی وہ عظمت ہے قلب میں
ب پر ہے انکی یاد مجت ہے قلب میں

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا
دامن ہے میرے ہاتھ میں شیر اللہ کا

ہبیت کو میری دیکھ کے خود چل گیا پتہ
سائل ہوں کس کے در کامیری جانبیاں بیکیا
خود کہہ رہا ہے کون مرا اس کا نام کیا
حاجت روایہ کوں مرا احسام باز خدا

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا
دامن ہے میرے ہاتھ میں شیر اللہ کا

احسام کے سوانحیں میرا لباس اور
وارث سے توڑ دوں تو کروں کسے اس اور
سماں زندگی کا ہنیں میرے پاس اور
ہر گز نہ آئے گی کوئی تدبیر رأس اور

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا
دامن ہے میرے ہاتھ میں شیر اللہ کا

وارث کی خاک راہ سے انکھوں میں نور ہے
وارث کے ذکر پاک سے دل میں سرور ہے
ان سلسلوں میں سر خفی کا ظہور ہے
زدیک میرے وہ بھی ہے جو سبے درجے

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا
دامن ہے میرے ہاتھ میں شیر اللہ کا

وارث کے دیکھتا ہوں جو لطف و عطا کو میر
پہچانا ہوا ہوں عظمتِ خیر الوری کو میں
پہچانا ہوا ہوں رحمت رب العالمی کو میں

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا
دامن ہے میرے ہاتھ میں شیر اللہ کا

وارث کا اپنے یاد بے ٹھکو بیق بین
لکھا ہوا ہے ارض و سما پر طبق طبق!
پڑھتا ہوں میں کتابِ مجت ورق ورق
گو پیش رہتے ہیں میرے صہنوں ادق ادق

	میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا دامتا ہے میرے ہاتھ میں شیر اللہ کا	
اب پھر گیا ہے عالم فانی میں سب سے دل پیتا ہے اس کے جامِ محبت کو جس سے دل	پڑ کیف ہے جو سا غیر عرفانِ رب سے دل وارث کے آستان پر جھکا ہے ادب سے دل	
میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا دامتا ہے میرے ہاتھ میں شیر اللہ کا		
جو سلطنت سے پہنچا تھا آل عبا کے پاس کسی چیز کی کمی ہے بھلا بجھ گدا کے پاس	سامانِ فقرِ حقا جو رسولِ خدا کے پاس موجود ہے وہ وارث حاجت رکھ کے پاس	
میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا دامتا ہے میرے ہاتھ میں شیر اللہ کا		
بہرہ فدم پر پاسِ شریعت کا دل میرا ہے ہستابت بن کے داخِ محبت کا دل میرا ہے	ہر دم خیالِ شاہ رسالت کا دل میرا ہے ہر احترامِ اہل طریقت کا دل میں ہے	
میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا دامتا ہے میرے دل میں شیر اللہ کا		
محبت کی شرابوں سے بھرے ہیں جامِ دیگانہ پیا جس نے ملائس کو مسرور و کیفِ زندانہ		
خدا ارکھے قیامت تک میرے وارث کا منوانہ		
رسے اُک ناہم وارث برزبانِ زندگی اپنی کھلانے پختہ و گل گلستانِ زندگی اپنی	عقیدت وارث ہو درمیانِ زندگی اپنی بننے والوں چہتمم بالشانِ شانِ زندگی اپنی	
تو سمجھو ہے مکمل زندگی کا اپنی افسانہ		
غم جانا لئے کیا کیا زندگی میں رکھ سہتے ہیں سمیں یہ دیکھنے نظروں سے چھپ کر دل میں تھریں	کہاں رکتے ہیں سیطابِ محبت میں جو بنتے ہیں ہم ان کے ہیں اچھیں اپنے لقوریں میں نہیں	

خدالاگھر سمجھئے حضرت وارثہ کا کاشانہ

سکونِ قلبِ مضر طلاق تھا آتا ہے کہاں دیکھیں
اوہر دیکھیں ادھر دیکھیں پیہاں دیکھیں ہلکا دیکھیں

کوئی وارثہ کا پیدا لی کوئی وارثہ کا درلوادہ

نگاہیں جبکے رہ جاتی ہیں اکثر حسن صورت پر
نظر پڑتی ہنسی زہماں بخمام مجتہ پر
جیخیر کوں نہ ہو عالم کو میرے ہوش وحشت پر

مجھے جو دیکھتا ہے کہتا ہے وارثہ کا درلوادہ

مجتہ کیا ہے شے ہفتا بے میں نہ سکو سمجھائے
یہ وہ صیقل ہے جس سے دل کا ایندھن لختا ہے
زبان خاموش ہو جھی ذکر مرشد قلب کرتا ہے
مبارک وقت وہ جو یاد وارثہ میں گزتا ہے

انھیں کے عشق سے رنگیں ہے میرے دل کا فاخت

لطف چین پر نحر الستہ حضرت پیر قاسم شاہ وارثہ

تذکروں میں سبے اعلیٰ ہے بیانِ پنجتن
داستانوں میں ہے بہتر داستان پنجتن
حضرت زارثہ چسز غ خاندان پنجتن
وارثہ خلید بریں ہیں وارثان پنجتن

یاد گار پنجتن نام و نشان پنجتن

دیکھتا ہے پیار کی نزاوں سے ان کو خود خدا
محج میں اذکار وارثہ آ رہے ہیں جا بجا
صاف آتے میں نظر یہ عاشقِ خیر الورثی
شاہ تسلیم و رضا ابن شہید کر بلام

خواجہ گنگوں قبار و روح روای پنجتن

درخواں شاہ رسولان کا ہے رب العالمین
آپ کے وصفوں سے ہے لبریز قرآن میں
بزرگبند کے مکیں اے وارثہ دنیا و دین

راحت قلب حزیں اے جانِ جانِ پنجتن

جاری ہیں اللہ کی رحمت کے دریا ہر طرف نیر بُرُج سیادت گو ہر تاج شرف	نم پر صدقے ہوتا ہے اہل مجت کا شغف وزر چشم ان بنی لخت دل شاہ بخفر
اے گل ز ہر آبہ سارِ بوستانِ پنجتن	
بھر بھی ہیں زیر جس ن نقش قد و مر الہبیت قبلہ اہمان و دیں نقش قد و مر الہبیت	بھر بھی ہیں نقش قد و مر الہبیت جانِ ہستارب حزیں نقش قد و مر الہبیت

لطفِ ہمُون بَرْغَزَلٌ حَضْرَ بَیدَمٌ شَاصَاهُ وَارْثُ

عاشقِ محظوظ ہیں عاشقانِ وارثی قدیموں میں ہے شاہِ خادمانِ وارثی	عشقِ مذہبِ عشقِ قلت عشقِ جانِ وارثی اہلِ دنیا سے الگ ہے عزودشانِ وارثی
رشکِ فردوسِ بریس ہے آستانِ وارثی	جس طرحِ خوش ہے گھولوں کو توکھلا کرے صبا حسن تو ہے خندہ زنِ مجھکو مٹا کرے صبا
یوں بھی بجھے پر بھی کرم کو جلد آ کر اے صبا دل کے ذردوں کو وہیں لے جل اڑا کر اے صبا	جس جگہ ہو خاک یائے عاشقانِ وارثی
ہوش میں اب تک ہمیں ہیں میکشانِ وارثی	بادہ فواروں کی یہ قدرت نے کیا ہے تربیت راتِ دن طاری ہے دل پر بخودی کی کافیت
پیاس ہے میسا جام کو شر بخوردی ہے جس کے پیاس عرصہ محشرِ صلیل بھی ان ہمنیس فرنہ دہر اس	یاد وارث ذکر وارث نعمتیں ادونوں پا اس اس قدرِ نہبوط بخشش اور شفاعت کی بے اس
پھر رہے میں جھوئیں دیوانِ گانِ وارثی :	
مدحت وارث کو پہپا ہے خطِ نور میں پنجتن کے نام کا طفرا ہے خطِ نور میں	قدیموں نے لوح پر دیکھا ہے خطِ نور میں اور سراپا آپ کا کچینچا ہے خطِ نور میں

دور سے چکے گا محشر میں نشانِ وارثی

یہ محنت ہے یہ ہر حالت میں ہے سب کی رفین
دینا وملت سے جدا ہیں یاں کے آئین وطن

کافر دومن ہیں دنیا میں اگرچہ دو فریق!
اس سے بڑھ کر کوئی ہو سکتا نہیں اپنا شفیق

یعنی دنیا کے محنت ہے جہاںِ وارثی

اور آنکھوں میں چھپائے ہوں میں تصویرِ نعم
یہ تو بیدم منزلِ مقصود تک پہنچنے گے، ہم

جان گزیں ہے دل میں اے ہتھاں ایدم
جب یہی ہے آخرت کا تو شہ کیا مرنے کا غم

بن گئے جب مٹکے گرد کاروانِ وارثی

بہاں ہر ذرۂ پر اشد کی محنت برستی ہے
کہ جس کا قطرہ قطرہ لال ہے نایابِ موتی ہے
کہ جس نے اک شارہ میں مری دنیا بدل دی ہے
مئے وارث، مجھی یا وارث، ہی کہ کہر میں نے پیا ہے
مجھے شاہی عطا کر دی مری، سخا بدل دی ہے
بہاں کی مئے زالمی ہے بہاں ہر چیز سستی ہے
سر لوح ازل جتنی مری رو داد لکھی ہے
مرے پیشِ لطف وارث، تیری تصویرِ جوتی ہے
خدا سے بھی کہدوں گا شراب وارث پی ہے
مئے وارث، ابھی جبی بھر کے تو میں نے نہیں پی ہے
یہ میری بخودی ہے اور یہ میری ہوشندی ہے
کہ ہم اعداد میں جو وارث ہے وہ بہشتی ہے

بہاں گوئے وارث پاک ان آنکھوں نے دیکھی ہے
و دریا کے عطا کے فیض وارث گھے رواہ ہر سو
نگاہ نازی وارث پر پزاروں جان سے قربان
ڈاہے جام بسم اللہ کہکر دست وارث سے
لحمدت نام وارث کے مجھے احرام کیا بختا
خزیداروں کا جنگل کھٹ کیوں نہ ہو بازار وارث میں
اے پڑھنے بشو ق دل در وارث پر آیا ہوں
نظر جس سمت جاتا ہے یہ عالم ہے لقصور کا
اگر شر میں مجھ سے پوچھا تو ہے کس کا مستوا لا
ابھی تلمحٹ، ہی پا ہے اور یہ عالم ہے مستی کا
در وارث پر پلتا ہوں ہرم میں جا کر دہتا ہوں
ہنس ہے فرق کچھ اہل بہشت وابل وارث میں

تر احمد جو وارث کے بہاں ہے جو کو پہنچے گا
در وارث پر اے ہتھاں تمسک تیری لال ہے

میکتے رہتے ہیں جو دامنِ محبوب سمجھاں میں
شگفتہ ہو کے پہنچنے کے کبھی باغِ رضوان میں
کہ ہے ڈوبا ہوا ہر لفظ بحرِ نورِ عرفان میں
وہی تو نعمتیں موجود ہیں وارثٰ کے دامان میں
ڈبوتا ہے جنہیں اللہ بحرِ جود و احسان میں
نظر پڑتے ہیں ہودہ حوصلہ کمزور النماں میں
رہے باقی نہ کوئی تاراس کے جیب و دامان میں
چھپا دیں گے مجھے وہ دامنِ محبوب سمجھاں میں
نہ ڈوبے گا نہ ڈوبے گا کسی بھی وہ بحرِ عصیاں میں
بیابان ہے مرا گھر رہتا ہوں جا کر بیابان میں
قدم رکھا ہے میں نے جب سے وارثٰ گھنٹاں میں
مجست ہو اگر وارثٰ کی چشم و قلب انماں میں

کچھ ایسے پھول ہیں محفوظ وارثٰ کے گھنٹاں ہیں
جو غنیمہ ہیں الہی لب بند وارثٰ کے گھنٹاں میں
بنت ایسے بڑے ہیں میں نے وارثٰ کے دبستان میں
کیا تقیم جو محبوب رب نے اپنی امت پر
کئے جاتے ہیں جنت میں وہ داخلِ دستِ وارث سے
نوجہ میرے وارثٰ کی کرادے پسپردِ عالم
جنونِ عشق وارثٰ توڑے زعیمِ رفوگر بھی
بھا میں گے مرے وارثٰ مجھے گرمیِ محشر سے
جو خوش بخشی سے وارثٰ کے سیخونے میں ہوا داخل
پتہ ہے کہ بعد از جمہہ سالی در وارثٰ
بہاریں چوتھی ہیں پاؤں ہر جانب سے آہ کر
ہے دامنِ لطفِ جنت تو دل کا کاشانہ راحت

وہ وارثٰ ہیں میرے بھتائے ازل سے ہوں ٹیکتے

میں ان کا چھوڑ دوں دامن نہیں یہ میرے اسکاں میں

کرتا ہے دل منور وارثٰ کا آستانہ
تکین قلبِ مضطرب وارثٰ کا آستانہ
سب کیلئے برابر وارثٰ کا آستانہ
دیکھ آئیں پہلے جا کر وارثٰ کا آستانہ
ہے منظرِ منور وارثٰ کا آستانہ
ہے فیض کا سمندر وارثٰ کا آستانہ
کہہ دوں گا پیشی دا ور وارثٰ کا آستانہ
ہو نقشِ نوحِ دل پر وارثٰ کا آستانہ

دیکھو نگاہ بھر کر وارثٰ کا آستانہ
پر کیف ور روح پرور وارثٰ کا آستانہ
ہر ایک کیلئے وہ قبیلہ طریقت
قہیر جناں کو واعظِ دیکھیں گے بعدِ تھم
انوارِ حق کی بارش ہر دم ہے نورافشاں
اپنی مراد اس جا پاتے ہیں خوشِ نقدت
قبلہ ترا کدھر ہے پوچھے گا حشر میں جب
عاشق کی زندگی میں یہ شرطِ بندگی ہے

ڈھونڈیں پہاڑ کے اندر وارثت کا آستانہ
لیکن ہے دل کے اندر وارثت کا آستانہ
تزوہ کے سامنے تو طور درم سمجھی ہیں

ہتھا ب بعدِ حرب د گز زمیں ملے گی !
چھوڑو نزدیکی بھر وارثت کا آستانہ

پنجتھ کے سلسلہ کی اک بڑی سرکار ہے
ذات وارثت پاک اک گنجینہ اسرار ہے
چاند اگر رخ ہے تو سنبل گیسوئے خدا رہے
دیکھتے ہی کہہ اخاہر شخص کیا دبایا ہے
جس کو دیکھو جان دینے کیلئے تیار ہے
کوئی دیوانہ کوئی بیو دکوئی سرشار ہے

مر جما حل علی کیا وارثی دربار ہے
ہر نفس ہر گام ہوتا ہے کیامت کا فیروز
کیوں نہ گھائی ہو زمانہ دیکھ کر صورتی
سینر گنجید کیا بلندی پر پڑی جسم نظر
شخ ہو چاہے برہن ان کا جلوہ دیکھ کر
آپ کے عاشق ہیں جتنے طے ہیں ہرنگ میں

جھٹک جھٹک سے کافی ہے اپنی زندگی !
لگا گیا جو آپ کے قدموں سے وہ ہشیار ہے

تو ہی رنگ ہے تو ہی تو ائمہ وارثت ائمہ ہو
لاکھوں اسم مسمی تو ائمہ وارثت ائمہ ہو
غرض کے سبھ تو ہی تو ائمہ وارثت ائمہ ہو
اندر باہر تو ہی تو ائمہ وارثت ائمہ ہو
تو ہی کوئی کی کو کو ائمہ وارثت ائمہ ہو
ہو جا ہو جا ہو میں ہو ائمہ وارثت ائمہ ہو

ظاہر باطن تو ہی تو ائمہ وارثت ائمہ ہو
وحدت سے کثرت میں آبے رنگی کو رنگ دیا
لاموجود اک ائمہ لا متطور اک ائمہ
نور وحدت جان کی جان اپنے آپ کو پہنچان
خندہ گل ہے تیری اور نالہ بلبل تیری صدا
بود ہی نابود ہی محیت کا سود ہی

ہتھات کے ماتر نور تراوشن ہے ہر گھر میں
جلوہ نہ ہے تو ہی ہر سو ائمہ وارثت ائمہ ہو

دل کو دینے لگی بھر پاد مزہ دیوے کی
تجھ سے آتی ہے جو یہ بولے دفادریوے کی

کچھ خبر لائی ہے کیا باد صبادیوے کی
در وارثت سے چلی آتی ہے کیا باد سحر

دھوم دراصل ہے تاریخ و سادیوے کی
دیکھنے کیسے بے خل ادا دیوے کی
دل کی پاتے، میں دواں کے دنادیوے کی
بوئے وارث سے معطر ہے ہوا دیوے کی
ذی شرف ہے دم دارث سے فضادیوے کی
خود یک الٹی در دل پر ضیا دیوے کی

ہند ہی تک نہیں متوقف ہے شہرت اسکی
جوق جوق آتی ہے ہر سمت سے مخلوق خدا
جموم جاتے ہیں یہاں آتے ہیں جتنے زائر
ہر قدم پر تجھے لازم ہے کہ پڑھ صلی علی
ساتھ دیوے کے لکھا جاتا ہے جو لفظ شریف
جب ہو میں جلوہ وارث سے منور آنکھیں

وہاں ہستابت حیں بارگہ وارث ہے!
جو بھی تعریف کرو سب ہے بجا دیوے کی!

روح تازہ کئے دیتی ہے فضادیوے کی
چاہئے ابے مریخوں کو دنادیوے کی
جو لیاں برائیاں بد ہنگام عطا دیوے کی
خوب اس نام نے دیا قدر بُرحدادیوے کی
دیکھ اے کو نظر خاک لگا دیوے کی
لطف دیتی ہے ہر اک موچ ہوادیوے کی
بات ہے سب سے زانی بخدا دیوے کی
پال جاتی ہے گرستان جدا دیوے کی

بجا گئی دل کو سرے آب و ہوادیوے کی
بھر وارث سے جو بیمار رہا کرتے ہیں
ہم نے جب دیکھا در فیض کھلا ہی پایا
کھل گیا وارث ذیجاہ سے دیوے کا فیض
اس کی برکت سے ترمی ہنونگی منور آنکھیں
مجھ کو وارث کی عقیدت سے طاچین و سکون
کر دیا روشنہ وارث کی پہاروں نے عیاں
لتے ہیں اور مزاروں سے بھی برکات دیوں

ذرہ ذرہ سے ہے منابت کرامت کا ظہور
کوئی دیکھئے تو رہ صدقہ و صفا دیوے کی

ارض طیب میں وہ مصطفیٰ بن کے چکے
وارث علم شیر خدا بن کے چکے
مشکلوں میں وہ مشکلکشا بن کے چکے
دو نوں عالم میں غوث اوری بن کے چکے

عرش پر نور رب العلابن کے چکے
نورِ چشم شر انبیاء بن کے چکے
 حاجتوں میں وہ حاجت روان بن کے چکے
فرش پر عین حق کی رضا بن کے چکے

اور کہیں پر وہ صابر پسیاں کے چیز کے
دہر میں وارث الانبیاں کے چیز کے

خواجہ قطب و نظام اور کہیں پر نصیر
راز عشق اور محبت کی سو غات لے کر

ایسا وارث پہ ہتھا بے لکھا طفیل حق
ہر طرف شمع را ہہ دھیا بن کے چیز کے

محبت کی حلاوت اور جولنت عشق کی چاہے
یہ وارث پاک کا ہے عرس آئے جس کا جی چاہے
یہاں دنیا کی شاہی ہے یہاں عقبی کی دولت ہے
یہ وارث پاک کا ہے عرس آئے جس کا جی چاہے
طلب سے بھی سوا سرکار رے ہم فیض پاتے ہیں
یہ وارث پاک کا ہے عرس آئے جس کا جی چاہے
یہاں ہر اک اشارہ آخرت کا فیض پاتا ہے
یہ وارث پاک کا ہے عرس آئے جس کا جی چاہے
بنانا چاہتا ہے اپنی گر بگڑی ہونی حالت
یہ وارث پاک کا ہے عرس آئے جس کا جی چاہے
بقید زہد بیٹھی ہے یہاں پر دولت ایماں

رضاحق کی توجہ مصطفیٰ کی جو کوئی چاہے
جو سر پر شامیانہ ابر رحمت کا ابھی چاہے
یہاں ایمان ہے تو یہاں ہے درس حقیقت ہے
یہاں رحمت ہی رحمت ہے محبت ہی محبت ہے
جب اپنی جھوپیوں کو لیکے خالی در پر آتے ہیں
یہ وہ در ہے جہاں اہل ارم بھی آتے جاتے ہیں
یہاں ہر بات پہنچاہیں فلاج دینا و دنیا ہے
بنائے اپنی قسمت کو اگر دل میں لمنا ہے
چلکنا چاہتا ہے کوئی گر سوئی ہوئی قسمت
ملے دنیا میں راحت آخرت میں بھی ملے عزت
بقدر ظرف ملتا ہے یہاں جامِ می عرفان

بجا ہے دعوت ہتھا بینا ہو جسے انساں

یہ وارث پاک کا ہے عرس آئے جس کا جی چاہے

کہ حوریں لافی ہیں جنت سے اس دبار کی گاگر
یہ ہے نورِ زنجہہ یسٹر کار کی گاگر
یہ ہے وارث اعلیٰ سر شمہر اسرار کی گاگر
یہ ہے خادمِ علی کے جانشیں دلدار کی گاگر
ادیبِ عشق و میرِ حلقة ابرار کی گاگر

الٹھاؤ بڑھ کے کلمہ دھوم سے سرکار کی گاگر
صحابہؓ کو بھی پیاری خوش و خواجہؓ کو بھی پیاری ہے
فرید الدین علاء الدین نظام الدین بھی خوش ہیں
شہ قربانؓ کے ہے ناذلے کامعدنِ فیضان
سمجھ کر ایک نعمت اہل سر پر اٹھائے ہیں

بجور کے لئے سر پر جو اس کو خلد کا سرمایہ بھائے مرے ہادی مرے مرشد مرے سرکار کی گاگر ہے۔	درِ وارث پر یہ حضرت لئے ہستات آیا کہ دیکھئے اپنی آنکھوں سے شہہ ایران کا گاگر
بن گئی تقدیر میرے حشم ناہنجار اُنکی جب میرے ذوق نظر نے خواہش دیدار کی	کھل گئی اس پر تحقیقت روئے پرانوار کی یہ توجہ خاص ہے جو پر مرے سرکار کی
کھنچیں گئی لقوں اُنکھوں میں جمال یار کی	
اپنی ہستی کو مٹا دینا ہے اسکی انہتا جل گیا پرواز اتنا شمع سے کہتا ہوا	دل کو نذر یار کرنا عشق کی ہے ابتداء عشق کی منزل میں لاکھوں ہو گئے عاشق فراز
تیرے اوپر میلانے قرباً اپنی جان زار کی	
چلکیاں لیتے ہیں دل میں ہر ہماری خدمت آپ نے دل کھول کر اتنے کے ظلم و ستم	بندہ پر در کیا سُناؤں آپکو روداد غشم بھول کر مجھ پر ن فرمایا کبھی لطف و کرم
جانستہ ہیں آپ خود حاجت ہیں اظہار کی	
اب وہاں پر کون جائے دیکھ لے اپنی قضا کاش جا کر اتنا کہہ دے آج سارے اقربا	انکی خدمت میں جو نامہ بر گی ما را گیا ایک صورت ہے اگر اس شوخ سے باہمبا
رور ہے ہیں دیکھ لکھر صورت یتیرے بیمار کی	
ہو گئی نہدوں سے جان زار بھانڈرالم بکھر کے اتنی بات رخصت ہو گیا بیمار غنم	عمر بھرا اس شوخ نے اتنے کے ظلم و ستم وہ نہ آیا دیکھنے گو آگیا بہنوں پر دم
ذائقہ تحرت لے چلا میں آرزو دیدار کی	
غائباؤ آہ سے منظوم کی واقف ہیں خاک ہو جائیں گے جنکر آسمان اور یہ زمیں	کیوں جانتا ہے کسی کو زیکھو اور جریخ برسیں یہ اثر ہو گا مری آہوں کا تو کر لے یقین
ہم نے فرقت میں اگر اک اُو آتششار کی	
فیصلہ ہونے کو لیکن جب ہوا عشر بپا	اپنے عصیاں سے مجھے روزِ جزا کا خوف لقا

پیشِ دادر عاصیوں کا دفتر عصیاں کھلا	نامہ اعمال میرا پڑھ کے دادر نے کہتا	
تیرے عصیاں گھٹ کی کثرت سے استغفار کی		
ہو گیا جب سے جدا بخوبی سے مرار شک تقر	دردِ فرقہ سے تڑ پتار ہتا ہوں آنکھوں پر	
رات دن کی اشیاء میں نے دکھایا یہ اثر	خون ہو کر بہہ گئے ہتھاں سب قلوب جگر	
سرخیِ غم بے روائی دیدہ خونبار کی		
تضمین پر حکزل قیصر وارث کراچی پاکستان		
اوامر طریقت کی تنویر ہیں او گھٹ شاہ	اذکار شریعت کی تنویر ہیں او گھٹ شاہ	
ہر خواب عیقدت کی تعمیر ہیں او گھٹ شاہ	وارث کی محبت کی تصویر ہیں او گھٹ شاہ	
آئینہ رحمت کی تفسیر ہیں او گھٹ شاہ		
ہے جلوہ گری جس میں پر نور دہ بستی ہے	نظراء کی حضرت میں ہر آنکھ ترسنی ہے	
جام میں وارث کی چھانی ہوئی بستی ہے	رنگینی وارث میں ڈوبی ہوئی بستی ہے	
والہ گل باغ تو قیر ہیں او گھٹ شاہ	والہ گل باغ تو قیر ہیں او گھٹ شاہ	
مولاسے جو پایا ہے ہر گام پر وارث نے	دہ ان کو دلایا ہے ہر گام پر وارث نے	
پر نور بنا یا ہے ہر گام پر وارث نے	جو ان کو دکھایا ہے ہر گام پر وارث نے	
اس جلوہ کامل کی تنویر ہیں او گھٹ شاہ		
اسرار لمحے جو جذب کامل میں بحمد اللہ	پاتے ہیں اسے قلب شاغل میں بحمد اللہ	
ہیں جلوہ فلک اعلیٰ منزل میں بحمد اللہ	آنکھوں سے اتر آئی جو دل میں بحمد اللہ	
اس شوخی وارث کی تنویر ہیں او گھٹ شاہ		
کاشانہ وارث تک ہے راہگذران کی	اُن کو ہے خبر ان کی ان کو ہے خبر ان کی	
عزمت کونہ کیوں سمجھے ہر فرد دلبران کی	اسرار الہی سے واقف ہے نظر ان کی	
بنیادِ حقیقت پر تعمیر ہیں او گھٹ شاہ		

دیوہ کے بستیا کو پھر یہ سمجھی ممکن ہیں
یہ مرشد کامل ہیں یہ صاحب باطن ہیں

پُر کیف سی راتیں ہیں اور نور بھرے دن ہیں
وارث کے مریدوں کے ہر طرح معادن ہیں

یہ باعثِ صدعزو تو قیر ہیں او گھٹ شاہ

ہمتا ب کہیں کیسے قربان ہیں ہم ان پر
قیصر مرے وارث کا ہے لطف و کرم ان پر

دنیا نے لٹایا ہے ہر جاہ و حشم ان پر
گردیدہ ہوا جاتا ہے شیخ حرم ان پر

واللہ برے روشن تقدیر ہیں او گھٹ شاہ

تیرا جلوہ ہے زالا شاہ او گھٹ وارثی
بے ہماروں کا ہمارا شاہ او گھٹ وارثی
بے ہمارا شاہ او گھٹ وارثی
آپ ہیں پھولوں میں اعلیٰ شاہ او گھٹ وارثی
آستاں تیرا زالا شاہ او گھٹ وارثی
ساقی کوثر کا پیارا شاہ او گھٹ وارثی
میری نیا کا کھویا شاہ او گھٹ وارثی
اس طرف بھی اک اشارہ شاہ او گھٹ وارثی
نام یواہوں ہمارا شاہ او گھٹ وارثی

ہے جو تیری شان اعلیٰ شاہ او گھٹ وارثی
تو غریبوں کا ہے داتا اور میتوں کا ونی!
تیرے فین معرفت سے گستاخ میں ہے بہار
خوش چیس غوث و قلندر گلستان فین کے
در کے در بالوں میں ہیں سب جو رو غلام ملک
ہے جیب شاہ وارث شمس کا ہے لاڈلا
سب کی نیا کے کھویا سیکڑوں لاکھوں مگر
گر کرم ہو جائے بگڑے کام بن جائیں مرے
آپ ہی کے فین سے وارث کا در محکم ملا

صدقے میں وارث کے ہو ہمتا ب کو بھی کچھ عطا

پھرتا ہے وہ مارا مارا شاہ او گھٹ وارثی

دورہی سے اک جھلک مجھکو دکھا کر چلدے
معرفت کا درس اشارے سے پڑھا کر چلدے
باتوں باتوں میں مجھے اپنا بنا کر چلدے
خود بنے لیلی مجھے مجنوں بنا کر چلدے
کیوں دکھائی اپنی صورت ازدکھا کر چلدے

بام پر بے پردہ آئے اور آکر چلدے
عشق کی اپنے مجھے را ہیں دکھا کر چلدے
مر گئیں نظروں سے دیکھا مسکرا کر چلدے
دل کو میرے کر دیا گھائیں نکاہ نازے
آپ کو پردہ ہی کرنا کتنا تو رہتے پردہ میں

سر پر کوہ غمہ ہمارے آپ ڈھا کر چلدے
اپنے دیوانے کو وہ بخود بنائے چلدے
تم نہ گھبرا نا میں گے پھر تا کر چلدے

چاہئے تھا آپ کو درمان قلب مضطرب
زلف کو عارض پے سمجھا کرو آئے سانے
دا کے ناکامی لصور میں بھی آئے جب کبھی

آگئی ہتھا ب کی باری جو نشانوں کی!
پچھے جو ساغر میں بھی تھی وہ پلا کر چلدے

یہ تمیلِ عشق خدا ہو رہی ہے
عیاں از سماک تاسما ہو رہی ہے
نظرِ میری ایسی رسا ہو رہی ہے
جو ہر چیز میں رومنا ہو رہی ہے
کہ ہر سمت قبلہ لنسا ہو رہی ہے
کہ مخلوق پچھے پر فدا ہو رہی ہے
لظر کیلئے رہنمایا ہو رہی ہے
نگاہوں میں جلوہ نما ہو رہی ہے
میری جان تن سے جدا ہو رہی ہے

مری جان بھی پر فدا ہو رہی ہے
بہر نگ تیری تجھی و قدرت
حدھر دیکھتا ہوں تجھے دیکھتا ہوں
بجز تیرے کس کی یہ جلوہ گردی ہے
تجھے ہے کس سخت بسادہ کروں
ادائیں تیری دل نشیں، میں پچھے ایسی
میں کیا جاؤں درودِ حرم خود بتلی
یہ پرده عبث ہے کہ تیری حقیقت
مرے مہ جبیں تجھے سے ملنے کی خاطر

اگر چشم باطن سے ہتھا دیکھو!
ہر اک شےٰ حقیقت نما ہو رہی ہے

ترڑپ ہے رنج ہے غم ہے الم ہے بیقراری ہے
پہنچیے میں نے بھی تیری طرح سے شب گزاری ہے
میری آنکھوں سے اپاٹکوں میں مکرخون جاری ہے
جمال یار سے کب عاشقوں کو آنکھ پیاری ہے
ز جب آنکھوں میں خیش ہے دل میں بیقراری ہے
دم آنکھوں میں ہے لین لب پرانکا نام جاری ہے

تری فرقت میں کیا کیا نعمتوں کا فیض جاری ہے
لصور سے کسی کے صحیح تک کیھلا کیا میں بھی
کسی کی یاد میں کیا جائز کیا دل پر مرے گزری
وہ چاہے کور ہو جائے مگر دیدار ہو جائے
پچھے ایسے وقت وہ بیمار کی بالیں پاے میں
دم آخر خدا نے سن لی آخر مرنے والے کی

لیکچہ بچونک ڈالا آتش فرقت نے اے دارث
بچگ تو جل چکا ہمتاب کا ب تن کی باری ہے

فزوں اور ذوقِ لنظر دیکھتے ہیں
نظر آ رہے ہیں جو صدر دیکھتے ہیں
ہر اک ذرہ میں جلوہ گرد دیکھتے ہیں
ہمہ سارا وہ ذوقِ نظر دیکھتے ہیں
کہ دامن پہ لخت جگر دیکھتے ہیں
حضرت مرے چارہ گرد دیکھتے ہیں
تجھے ہر طرف جلوہ گرد دیکھتے ہیں
تجھے پھر بھی پیشِ نظر دیکھتے ہیں
ترے نگ در پر یہ سر دیکھتے ہیں
ترا جلوہ آلمھوں پھر دیکھتے ہیں

ترا جلوہ ہم جس قدر دیکھتے ہیں!
بچلِ حسن ازل کے کوشے
پچشمِ حقیقت تجھے تیرے عارف
ہنسے بدب لن ترانی یہ موسیٰ
خدارا ترحم بس اے پچشم گریاں
چسرا غِ حیات اپنا گل ہورا ہے
لیکساد کبھے پہ کیا منحصر ہے
ہیں گو تابش حسن سے خیرہ آنکھیں
نہ ہو فخرِ مرشد ہیں کس لئے پھر
ہمارا قید دن کی نہ شام و سحر کی

رہِ عشق صادق ہے ہمتاب بہتر
ز اس میں کوئی ہم خطسر دیکھتے ہیں

ابھی دل ہے تیرِ نظر کا نشانہ
رماء عمرہ بھر تیر غم کا نشانہ
ہیں انداز جس کے سبھی کافرانہ
بناؤں گا ہرشاخ پر آشیانہ
ٹا مجھ کو قسمت سے وہ آستانہ
ہو پیشِ نظر آپ کا آستانہ

لہبہر جا ابھی حادثاتِ زمانہ
مرے دل کا کیا پوچھتے ہو نسماں
ہے دشوار تراس سے دل کا بچانا
جلائے گی بجلی کہاں تک میں دیکھوں
بہماں کے گداسٹاہ کہلا رہے ہیں
جھکاؤں جیں جب کبھی بھر بجدہ

میں ہمتاب اس ماہِ رحمت کے صدقے
ہوا نیفن جس سے مجھے عنایا نہ

رہے آباد یوہ نی حشر تک جگن از دنار
مبارک ہو مجھے اے وحشتِ دل کو سمجھا
کہ میرے بعد رہ جائے جہاں میں میرا افسانہ
زبان تک بھی نہیں لاتا ہے کوئی رازِ میخانہ
خوشی سے شمع پر قربان ہو جاتا ہے پرداز
تیرا ساغر ترا مینا تیری می تیرا میخانہ

یہ درِ جام و مینا ہے افیضِ پیر میخانہ
چلا ہے شمع کعبہ کو برہن سوئے تباہانہ
اسی سے ذرہ ہائے دل میں ان کے در پھوایا
یہ طرفِ بادہ کشا دیکھو کر پی کر دستِ ساقی سے
اے جب آتشِ عشقِ اسکی جانب کھفع لاتی ہے
خوشی تیری پلا دے مجھ کو یار کہ لشنا لب ساقی

اُن کھافیضا ہے ہفتا ب ساقی کی کرامت کا
مرے منہ تک پھونج جاتا ہے خود بڑھ کر ہکے پیا ز

دل جس سے مرار و شن ہو ساقی میخانہ
تا شر نہ ہوش آئے ایسا بول دیوانہ
ہو سانے آنکھوں کے ہر دم ریخ جانا نہ
شید رائی ہوا تجھ پر دل صورت پروانہ

ایسا می الفت کا دیدیے مجھے پیا ز
سرشار مجھے کر دے وہ جام پلا ساقی
ایسا تو لقصور ہو جس سمت نظر اٹھے
جس روز سے دیکھا ہے آنکھوں کے خیارخ

ہفتا ب ادا کر لے اس طرح قضا بحدے
چھوٹے نہ کبھی تجھ سے سنگ در جانا نہ

جسے پی کر نہ آئے ہوش میں پھر تیرا دیوانہ
مری نظروں میں سب ہیں ایک کعبہ ہو کہ تباہانہ
مجھے کوئی نظر آتا ہنسیں عالم میں بیگانہ
تیرے قبضہ میں ہر شے ہے ہر کٹے تیر کا شا
مری ہر سانس مجھ سے کہہ رہیا ہے تیر افنا
لقصور میں چلے آئیں اگر وہ بے محاباد
کہیں وہ شمع کی صورت کہیں پرشل پرمانہ
خود کی دل سے ٹاکر جو ہوا ہستی سے بیگانہ

پلا دے ساقیا ایسا می وحدت کا پیا ز
ہوا ہوں جب سے اوپر دہ نشیں میں تیر دیوانہ
ہر اک صورت تیری ہوئے ہر صورت صفت تیری
نگاہِ بتجوہ میلے جس طرف دیکھا ہی دیکھا
زبانِ دل تیرے ہی اذ کر میں صرف ہے ہرم
قسمِ اندکی اک بار سینے سے لگا لوئیں
کہیں عشا ق کے جھر مٹا میں معشعق کی صورت
اسے تو مل گیا وہ منزل مقصود کو پیو پنا

<p>لصدق شمع پر ہوتا ہنیں بے وجہ پروانہ</p>	<p>کوئی تو بات ہے جو تجھیہ صدقے ہوتا رہتا ہوں</p>
<p>لبھی ہستاب عارف ہونیں سکتا کوئی جب تک نہ ہو شمع ولایت پر لصدق مثل پروانہ</p>	
<p>آنکھ کہتی ہے تیرے حسن کا آئینہ بنوں اپنے ہی حسن کا پھر آپ ہی دیوانہ بنوں سر میں سودا ہے تیر ہائیش کا نذر از بنوں لخت دل کا یہ تقاضہ ہے کہ پیازہ بنوں</p>	<p>دل یہ کہتا ہے کہ گیسو کا تیرے شانہ بنوں آپ ہی عکس بنوں آپ ہی آئینہ بنوں ہے جگہ کی یہ تمنا کہ رہوں میں زد پر کاسہ سر کی تمنا ہے بنوں جامِ و سُبو</p>
<p>ذوقِ دیوانگی ہستاب ہی کہتی ہے اپنی سستی کا رہ عشق میں افسانہ بنوں</p>	
<p>شب ہنماں ہے میں ہوں دل دیوانہ ہے میری پیشافی ہے نگ در جانا نہ ہے قبح تو یہ ہے کہ وہ عکسِ رخ جانا نہ ہے یوں نگاہوں میں ہنماں جلوہ جانا نہ ہے آتشِ شمع جو ہے آتش پروانہ ہے میرے ساقی کا چھلکتا ہوا پیازہ ہے میری پیشافی کا کبعد در جانا نہ ہے ہوش آئے نہ کبھی سب کہیں دیوانہ ہے</p>	<p>کوئی اپنا ہے یہاں اور نہ بیگانہ ہے اب نہ کبعد ہے نظرِ میانہ تو تجہانہ ہے لوگ کہتے ہیں خیال مہ و خورشید جے بوعے گل جس طرح پوشیدہ ہو حسن گل میں جب جماعتِ دوئیِ الٹھ لگئے دیکھا ہم تے دینِ دنیا سے جو بیگانہ بنادیتا ہے زادِ انجمنہ کو مبارک ہوں حرم کے سجدے مئے پلا دے مجھے تو اے شہ وارث ایس</p>
<p>میرے وارث جے کہتا ہے زمانہ ہستاب ہے وہ دیوانہ مگر آپ کا دیجانہ ہے</p>	
<p>مقدار اس کا بن جائے وہ اک فرزانہ ہو جائے کوئی وحشی کوئی بجنوں کوئی دیوانہ ہو جائے وہی کعبہ بھی ہو جائے وہی تجہانہ ہو جائے</p>	<p>تمہارے عشق میں کوئی اگر دیوانہ ہو جائے وہ اپنا زلف بکھرا کر سیرِ محفل جو آجائیں باندازِ دگر اپنے قدمِ تم جس جگہ رکھ دو</p>

ز ہے فتحت اگر منتظر یہ نہ رانہ ہو جائے
دل اصدیچاں فتحت سے اگر اک شانہ ہو جائے
کہ مجھ سے ساری دنیا بھی اگر بیگانہ ہو جائے

بھا کر کشی دل یہ جگہ کے مکڑے اُصیجے ہیں
سنوارے خوب ہی جی کھو لکر پھر زلف کو تیری
مختاری اس میں مرصن ہے تو غم نہیں اس کا

پھر اس کی زندگی بن جائے دنیا رشک سے دریچے
اگر ہمتا بکے دل میں ترا کاشانہ ہو جائے

وہ بے نیاز کعبہ و بخانہ ہو گیا
اور سر بھی تباخا ابر و کانڈ رانہ ہو گیا
بس ختم حسن و عشق کا افسانہ ہو گیا
مشہور استقدار میرا افسانہ ہو گیا
میں اپنے ہی وجود سے بیگانہ ہو گیا

جو آنسنا سے جلوہ میخانہ ہو گیا
دل بھی اسی رجلوہ جمانہ ہو گیا
لو ہو گیا مریخِ غم، مجر جان بحق
بھولے ہیں لوگ قہقہہ فرماد و قیس کو
واعظ نجھے سزا و بجز سے نہ تو ڈرا

ہمتا ب دل میں رہنے لگی یاد شان
کعبہ ہے بنایا تھا بخانہ ہو گیا

کئے گی رات یہ کس طرح سے خدا جان
رشیعہ پہ ہو جائیں جیسے پرواٹے
توں میں حسین خدامی ہے شیخ کیا جانے
کہ غنچہ ہائے تبا لگے ہیں مر جھانے
بخلافی میرے دل سے جہاں کے انسانے
ہمارے دم سے ہیں آباد اب تو ویرانے

کسی کی یاد پھر آئی کسی کو تڑپانے
مختارے حسن پہ دیتے ہیں جان دلوانے
ملی ہو چشم حقیقت اگر تو پھپانے
پچھا ایسی چل گئی مایوسیوں کی باد سوم
بس ایک جھلک میں بنا کر کسی نے موجوداں
پرانی بات ہے محنوں دشت پیاسی

براۓ بحمدہ ہے ہمتا ب کا بلا واد کہیں !
کہ اس نے خواہ میں دیکھے ہیں بخانے

نہ پایا آج تک تیرا نشان بے نشان ہم نے
بنایا سر کا مرکب تیرا نگ آنساں ہم نے

حرم میں دیر میں دھونہ نہیں آخر کمال ہمنے
جو بخانہ میں جھک جاتا تو پھر کعبہ نہ جاتا

رکھا تھا بچلوں کی زد پر خود ہی آشیاں ہم نے
الخیں تنکوں کو سمجھا ہے متائے دوجیاں ہم نے
بنایا ہے تیری ہد پر چن میں آشیاں ہم نے
ہیں تو سجدہ کرنا تھا کیا چاہا جیاں ہم نے

شکایت کیا تم سے با غبائل کے خود ہی تگ اُک
جو تکے بچلوں سے پُر گئے ہیں آشیانے کے
گرا جو رخ ستمگر بچلیاں کرتے کس گرائے گا
محبت میں، میں درود حرم سے کیا غرض نا بد

کہیں ہمتا ب عشرت ہے کہیں ہے نالہ فرازی
زمانے کی یہی دیکھیں عجب نیرنگیاں ہم نے

آئینہ سامنے رکھ کر نہ تماشا کرنا
شیوهِ عشق نہیں حسن کو رسوا کرنا
کفر ہے تیرے سوا غیر کو سجدہ کرنا
ورنہ آن ہیں ان کا لظاہرہ کرنا

یہی پردہ ہے تو اپنے سے بھی پردہ کرنا
اُن کے دیدار کی ہر گز نہ تمنا کرنا
پکھ بھی ہو کعبہ و تبحانہ مگر میرے لئے
تابش رخ کیلئے تائب لنظر پیدا کر

آن ہمتا ب کی لفردی سے وہ چھپ جائیں گے
کل سر حشر نہ کام آئے گا پردہ کرنا

تیری نگاہ کرم کا ایس دوار ہوں میں
قرار جس کو نہ آئے وہ بیقرار ہوں میں
زمانہ بھکلو تھتا ہے بادہ خوار ہوں میں
گناہ اتنے کئے ہیں کہ شر منشار ہوں میں
اسی لئے ہوئے رکھن کی یاد گار ہوں میں
ہمایاں میں آج دنیرنگ روزگار ہوں میں

شکور کہتے ہیں تجھکو گھنگھاڑ ہوں میں
پر ایک لمبے ترپنے سے کام ہے بھکو
ہے پشم ملت کا ایسا سر در آنکھوں میں
اللی حشر میں اسکال کا حساب نہ لے
کیا سہ جس کو زمانے نے پائیا لائز اس
کسی پر کھل نہ سکا راز میری ہستی کا

کریگی کیا ہمراہ تاب گرمیِ محشر
کسی کے دامن شفقت سے ہمکنار ہوں یہیں

مايوں ایسے ہو گئے دورِ خستہال سے ہم
مجوز ایسے ہو گئے دردِ نہماں سے ہم
تقدیر کو بدل کے انھیں گئیاں سے ہم
واقف ہوئے نہ لذتِ دردِ نہماں سے ہم
ناشاد نامرا دچے اس جہاں سے ہم
کیا خاکِ دل کی بات کہیں پھر زبان سے ہم
لامیں وہ ذوقِ وتابِ نظراء کہاں سے ہم
خود ہی قفس میں آگئے کجباں آشیاں سے ہم
اچھا ہوا کہ حچوٹ گئے اپنی جان سے ہم
ہم آج بھی وہیں ہیں چلے تھے جہاں سے ہم

پچھے واسطہ نہ رکھیں گے اب گھستاں ہے ہم
اب کام لے سکیں گے نہ ضبط و غافل سے ہم
وابستہ اسلئے ہیں ترے آستاں سے ہم
جب تک نہ آشنا ہو اول دردِ عشق سے
پوری ہوئی نہ حسرتِ دل کوئی بھی کبھی
جب حالِ زار ہی سے نہ سمجھے وہ رازِ دل
جو تاب اس حیں کے جلووں کی لا سکے
صیاد سے عبشت ہے ایسی کا اب گلہ
آخر یہ روز روز کے جنگل سے تو مت گئے
ہر ایک ابتدائی ہے اک اہنتا مگر

ہم تاب جب سے ہو گیا دیوانی کا زور!
رہتے ہیں دور درگلِ گھستاں سے ہم

پھر مرے طالع بیدار کا کہنا کیا ہے
تو اگر مجھ سے جتنا ہو تو لٹکانا کیا ہے
آنکھ کا پردہ ہوا کرتا ہے پردہ کیا ہے
یزرم انجاد میں دن رات یہ ہوتا کیا ہے
لئن ترانی کو نہ سمجھے کہ اشارہ کیا ہے

وہ اگر پوچھ لیں مجھ سے کہ تمنا کیا ہے
لا کھ دنیا ہو خفا غم نہیں اس کا یار ب
بند آنکھیں ہیں لقصور میں چلے آئیے گا
کبھی آنے کی خوشی اور کبھی جانے کا الم
اُرن کہتے رہے طور پر موسمی لیکن

جلوہ طور سے غش کھا گئے تم اے موشی

جسکہ ہے وارث عالم کے غلاموں کا غلام
پھر کسی بات کی ہمتا ب کو پرواہ کیا ہے

یا اپنی خیرابِ عہد شباب آنے کو ہے
غالباً عاشق کو مجذول کا خطاب آنے کو ہے
اسقدر غافل نہ بن روز حساب آنے کو ہے
بامِ رشک قفر کیا بے نقاب آنے کو ہے
ہاتھ میں ساقی لئے جامِ شراب آنے کو ہے
ابر رحمت بن کے وہ عایین بنا ب آنے کو ہے

عہدِ طفیلی جا چکا پچھے کچھ جواب آنے کو ہے
عشق کی سرکار سے خط کا جواب آنے کو ہے
ہو چکے ظلم و ستم اب تو ستمگر باز آ
شرم سے بدلتی میں منہدا پنا چھپا ماہنے
میکشو بیٹھو سن بھل کر آج فتحتِ کھل گئی
گرمی تھوڑی شید سے خالق نہ ہوں محشر میں نہ

با ادب میں زند ہے جیسے کسی کا انتظار
آج میخانہ میں شاید ماہتاب آنے کو ہے

تجھ سے ملنا ملنے والوں کیلئے مشکل نہیں
کون سا وہ مدعی ہے جو مجھے حاصل نہیں
اپنے قاتل کو میں کہتا ہوں مرافق اُن نہیں
ہر قدم منزل بھجو ہے اور پھر کوئی منزل نہیں
کون ہے جو شیخ ابر و کا یتھے بسل نہیں
تیری آ ہوں کادھوال ہے پردہ محل نہیں

اہل دل کا تو نے دیکھا جذبہ کامل نہیں
دل کی دنیا ہی بدلتی انساطِ شوق نہیں
پیش داور بھی مجھے ہے اسقدر پاس وفا
منزلِ راہِ فنا میں ہو گیا ہوں اتنا کم
اس تھیں تلوار نے کس کو نہیں گھائی کیا
وشت میں میلی کھاں ہے وہم ہے مجھوں تھے۔

بندہ خافل ہو تو ہو ہمتاب اس کا فعل ہے
اپنے بندے سے خدا کے پاک تو خافل نہیں

جان جانے کیلئے کیا خوب سامان ہو گیا
دل جگر کا درد پوستِ رُگِ جاں ہو گیا
تیر پر دہ باعثِ تکمیل ایساں ہو گیا
یہ جد تیرے لئے اے روح زندگی ہو گیا
خاک کا ذرہ وہیں ہر درختاں ہو گیا
آئینہ خانے میں ہر آئینہ حیراں ہو گیا

میرا دل لیتے ہی وہ آنکھوں سے پہاں ہو گیا
یہ میری قسم سمجھئے یا اسے تاثیر عشق
تیری روپوشی کا اوپر دہ نشیں یہ منیض ہے
ہر نفس در باں ہے لوٹے کس طرح بندی حیات
حسن عالم تاب پرڈا لی جہاں سدنے تظر
بن شور کر جب وہ آئے خود نمائی کے لئے

جس کے طالب رہتے ہیں شخ و برہن رات دن
وہ ہمارے دل میں اے ہمتاب پہاں ہو گیا

کلیچہ لقاحم کر بیٹھا ہوں گو بیمار کی صورت
اگر میں دیکھ پاؤں اک نظر اس یار کی صورت
بتادے تو نے دیکھی ہے مرے دلدار کی صورت
پیس گے ہم بھی وہ میں ایک دن بخوار کی صورت
بس رکتا ہوں میں صحرامیں قیس زار کی صورت
کبھی دیکھی نہیں ہے جب تیرے دربار کی صورت

شفاء کے قلب ہو جائے جو دیکھوں یار کی صورت
میں سمجھوں جیتے جما دنیا میں جنت ملکی مجھکو
شرے در سے جو آتا ہے تو اتنا پوچھ لیتا ہوں
کرم جب ہو گا تو مثل بلال عاشق صادق
میں اس لیلے کو پا کر بے نیاز ہر دو عالم ہوں
تو اب سجدہ کروں کعبہ کو میں یا سوئے تجناہ

کمال جذب عاشق کا اثر ہمتاب ایسا ہے
چھپا ہے گوشہ دل میں مرے دلدار کی صورت

دل کی جسیں جھکی رہے سجدہ گھیر نیاز میں
محشنا، ہر ایک ہے اس چینِ مجاز میں
کس کی صدائے دل نشیں بھتی زندگی کے ساریں
ہوش کبھی رہا ہیں عالمِ امتیاز میں
راز بتا دیا مگر رکھا حدودِ راز میں
پھر ہے امتحان کی آجِ حیرم ناز میں

یا رب وہ جذبِ شوق دے مجھکو مری نماز میں
بل و خار و گل سبھی تیری ہی حمد کرتے ہیں
یعنی میں دلِ تڑپ گیا آگ جگر میں لگ گئی
دو رشتہ با کامیں یاد نہیں کوئی ستم
مجھ کو نفس کا روح کا فلسفہِ حیات کا
نظر دل کو جا پختا ہوں میں دیکھتا ہوں لدھر

ہنستا بے اس لئے ہے خوش جا کے درِ جذب پر
اس کی نجات ہو گئی یوں سفرِ حجَّاز میں

ہے جگر بجھ پر تقدقِ دل ہے نذرِ انہ تیرا
خوش نصیبوں کو ملا کرتا ہے پیمانہ تیرا
در سے در پر کھڑا ہے ایک دیوانہ تیرا
ساقیا قائم رہے تا حشر میخانہ تیرا

لٹ گیا میں دیکھ کر اندازِ جانا نہ تیرا
میں ایساں اور تیری چشمِ مست کی جنیش کہا
ایک نظر میری زبoul حالی پہ کہ بہرِ خدا
یوں ہی زندوں کا رہے جگھٹ چکے ساغر کا دور

سب عیاں ہے بجھ پر اس ہنستا بے کا جو حال ہے
دن و ایک ایسا جان دل اسکے ہیں نذرِ انہ تیرا

کر عشق اور کام لے شغفِ شراب سے
اس شوخ نے جھلک جود کھال نقاپے
جلوے تڑپ کے آگئے باہر نقاپ سے
ہم صدائے بربط و چنگ رباب سے

غافل رگا نہ دل کو جہاں خواہی
مثلِ کلیم سیکڑوں بیہوش ہو گئے
اٹھ رے یہ طالب دیدار کی کشش
یوں گو یا تیرے طرزِ کلم کو سن لیا

ذرہ بھی کم نہیں ہے دل آفتاب سے
بچے گئے تیرے کرم بے حساب سے

اس کے بھی دل میں جن ازل کا ظہور ہے
اپنا کوئی بھی کام نہ تھا لائیں بناتے

دنیا میں وہ ہیں نار جہنم سے بے خطر
ہمتاب جن کی لو ہے رسالت مأب سے

کوئی بھی بچھ سانہ پایا میں نے ڈھونڈا دوڑک
تیرا جلوہ ہے عیال ذرہ سے لیکر طور تک
تو حریمِ دل سے آیا ہے بِ منصور تک
سلسلہ اس عشق کا پہونچا ہے کتنی دور تک
جب نظر پہونچی نقاب عارضِ پر نور تک
لیکر جلوے اڑا کر عارضِ پر نور تک

آدمی کیا چیز ہے جن و ملک سے جو رک
یہ بھی کچھ پردا نشینی ہے کہ او پردا نشینی
کلڑ حق تھا انا الحق واقفیتِ حق کے
رمز بسحان اللہ عزیز اسرائیل سے ہوتا ہے عیال
وہ ہوئے بے پردا استقبال کو اٹھا جما۔
خود مرے ذوقِ نظر کو پیار سے آغوش میں

وہ عیادت کے لئے ہمتاب آئے ہی نہیں
کیا بگڑ جاتا جو آجاتے کبھی رنجور تک

ان کو پھر کیوں خبر نہیں ہوتی
جس پہ تیری نظر نہیں ہوتی
اتسی دلکش سمجھے نہیں ہوتی
آہ جب تک شر نہیں ہوتی

آہ جب بے اثر نہیں ہوتی
اس کی بحاب خدا نہیں ہوتا
شامِ غشم کی لطافتول کی فتنم
گھروہ کرنی نہیں کسی دل میں

لاکھ سوچا رام ہوں میں ہمتاب
دل کو تکمیں مگر نہیں ہوتی

دن رات جفا یں سہتے ہیں ہنر طلمگوار اکرتے ہیں
دل محو تصور رہتا ہے بیباک نظار اکرتے ہیں
جو صاحب ہمت ہوتے ہیں طوفان بھی گوار اکرتے ہیں
ایک یہ بھی زمانہ ہے اپنا کائنٹوں کو گوار اکرتے ہیں
جو چشم حقیقت رکھتے ہیں ہر طرح نظارہ کرتے ہیں
جذبات ہی لیکر بڑھتے ہیں جذبات الجہا رکرتے ہیں

ہم رنج والم کے خوگر ہیں اس طرح گزار اکرتے ہیں
ہم انگی جدائی میں راتیں اس طرح گزار اکرتے ہیں
پلاپ و حادث لاکھ سہی دل تنگ ہر ماں و سانہ ہو
ایک وہ بھی زمانہ تھا اپنا گل بننے تھے با رحاطت
کچھ درود حخصوص نہیں ہر جا پہ اخیں کا جلوہ ہے
دے جندہ دل کچھ ساتھ اگر ہر گام پر منزل بن جائے

کل جن پر بھروسہ تھا ہمکو وہ بھی اب آنکھ چراتے ہیں
جب بخت بگرتا ہے ہمتاب اپنے بھی کنار اکرتے ہیں

اڑا لیں دھجیاں خود ہم نے اپنے جیب و دام کی
جو کام آئی جنوں میں تو ایسری محکوم زندان کی
جو آجائی ہوا اس عطر پیرا ہن کے دام کی
یہ سب کیا ہے تجلی ہے کسی کے روئے تباہ کی
اڑا تاخاک کیوں اس طرح سے مجنول بیباکی

ڈھیں یہ شورشیں دستِ جنونِ فتنہ سامان کی
ہوا یہی صحنِ گلشن کی نہ دیرانی بیباں کی
مریضِ شام، بھراں کی کوئی دم آنکھ لگ جاتی
تاروں کی صینا شمس و قمر کی یہ درختانی
نہ ہوتا حسنِ یلی میں جو تیرے حسن کا جلوہ

صلالی ہے کوئے یار سے خبریں بہار دل کی
اہمی خیر ہو ہمتاب کے تاری گری بیباں کی

دم نزعِ محورت دکھا دیجئے گا
کر دل سے ز مجھ کو بھلا دیجئے گا
ذرائع سے پردہ ہٹا دیجئے گا

محبت کا اتنا صلا دیجئے گا!
لمتحیں دل دیا ہے مگر شرط یہ ہے:
یہ دنیا نہیں ہے یہ محشر کا دن ہے

نیزید شفاقت سناد بچئے گا

نہ تھارا ہمارا ہے ہم عاصیوں کو

فقط اتنی ہستابت کی آرزو ہے
کہ محشر میں صورت دکھاد بچئے گا

وہیں سر زمانہ کا ختم دیکھتا ہوں
کھلا آج بابِ کرم دیکھتا ہوں
میں اشکوں سے آنکھوں کو نہ دیکھتا ہوں
تجھی دیر و سرسرم دیکھتا ہوں

جہاں ان کا نقش قدم دیکھتا ہوں
بقدر طلب مجھ کو سب پکھ ملے گا
خدا جلنے کیا کیا گذر لیا ہے دل اپر
میں اک جام پی کر جدھر دیکھتا ہوں

ہوا جبکہ سے ہستابتِ شیدائی وارث
ہست اس پہ لطف و کرم دیکھتا ہوں

نہ تھارا نہ گھاڑ کرم چاہتا ہوں
نہ ہمیں کو نہ تھاری قسم چاہتا ہوں
زیادہ کسی سے نہ کرم چاہتا ہوں
یہ دارثِ دافعیں دکرم چاہتا ہوں

نہ جنت نہ جاہ و حشم چاہتا ہوں
یہ مجھ سے نہ پوچھو کہ کیا چاہتا ہوں
ملے بے طلب اور تعیین سے ملے بھی
کسی سے ہمیں مجھ کو درکار کچھ بھی

کلیسا کوئی میسکردہ چاہتا ہے
میں ہستابت بابِ ارم چاہتا ہوں

میں وحدت کا مجھے جام پلا دے ساقی

مئے تو حید کا وہ جام پلا دے ساتی
اپنی تو مت نظر جس سے لزادے ساتی
ذرۂ ذرۂ مر و خورشید بنادے ساتی
اب یہ ارمان ہے مجھے رند بنادے ساتی
تیرا میخوار جو واعظاً کو چکھا دے ساتی

مَسْتَ جَسَّاَسِيْ ہُوَ مَنْصُورٌ وَجَنِيدٌ وَشَبَلٌ
دِيكَهُ کَرَّاَسِيْ کِيْ اَدَا سِيكَرُوں بَسْلٌ ہُوْ جَائِيْ
رَكَهُ دَسْتَرِيْ جَسِيْ رَاسْتَرِيْ مَبَارِكٌ اَپَنَا
بَخْدَاجَتَهُ وَ دَسْتَارٌ سَمِيْ مِيْسِ بازَ آَيَا
عَاقِبَتِ اَسِيْ کِيْ شَوَرِ جَارِيْ وَهُ اَنَارِ ہُوْ جَارِيْ

بگڑی، ہستاب کی بن جائے، ہیشہ کے لئے
کسی دن اپنی نظر سے جو بلادے ساتی

یجھے، خراب میری خدا را
کوئی ہنسا ہے کھیون ہارا
اب ساحل بھی بن گیا دھارا
بہر مدد جس جس نے پکارا
جیت اس کی جو یہ ہارا
دل بھی ہے اب تو پارا پارا
مرتے دم جس جس نے پکارا
نام نہ سارا پسارا پسارا

دُور ہے کو سوں مجھ سے کستارا
بیچ بھنوں میں کشتی پھنسی ہے
پار لگے گی نیے کشتی
بیڑا سمجھوں گا پار لگا یا !
عشق کی بازی کوئی نہ سمجھا
تیر سستم کو رکھوں کہاں پر
تم نے مدد کی کلمہ پڑھایا
درد زبان ہے اے شہزادہ وارث

اچھر میں ہے ہستاب تڑ پتا
سن یجھے اس کی بھی خدا را

وارث سنبھئے کون ہماری

پریت لাগی توہ سے ہماری!
 من موہن بُشی دھاری!
 دُکھیا پہ کر پا کرو گردھاری
 چلت چلت پیا میں تو ہماری
 پاپ کی گھٹری سر پر بھاری
 پار لگا دو نیتا ہماری
 وارث پتیاں پڑت ہوں ہماری
 محشر میں رکھیو لائ ہماری
 کہلا کے پیا چیری ہماری
 لھاری ہے تھرے دواری

پریت کا بندہ پریت بھکاری
 دیوہ نگر میں جنم ریو ہے
 کر جوڑے ہے پیاں پڑے ہے
 پرم نگر کی راہ نہ پانی!
 رین اندھیری ڈگر بن جانی
 گھری ہے ندیا اگم بھے دھارا
 تم ہی سادھو گاگر بھاری
 وارث علی ہو آلی بنی ہو
 اب کیے آگے ہاتھ پساروا!
 اپنے جو گن کی جھوری بھردا!

کھہ مانگے سب کا دیو ہے
 ہبتا ہے نترے در کا بھکاری

جب سے لاگی ہٹری بخیری وارث پیا کیے سپری
 موہ کا پھرایو چزریا وارث پیا کیے سپری
 سکھیں سب مل منگل دیں کریں سو ہیو سنگار
 آپن آپن پیا کے لیت بلیا کریں پیار
 نہس نہس رجھا لکاویں بھولن کی کریں بو چھار
 بنا پیا موری سونی ہے بھریا وارث پیا کیے سپری
 ہو ک اٹھت ہے جیرا یہاں ہم و سنو پاس کار
 اپنے سکھیں سنگ ہم ہوں گائی سد اگیت ہمار

مال و متع پکھ بھی پئے ناہیں پیا رکھیو لان ہمار
 کا لیکے جیہے ہوں میں بھریا دارث پیا کیے سپری
 چلت چلت میں تھکلی ڈھونڈ پھری جگ سنار
 ہٹرے جیسا پریم کا بھگتی دیکھن نہ سنن سرکار
 ہمتابت کھڑا ہے ہاتھ پسارے شاہ دارت کے دربار
 پھوڑ کے میں کیے جاؤں تو ری دوریا دارث پیا کیے پھری

بن دیکھے اب تو رہا ناہیں جائے	سکھی پکھ مودہ سے کہا ناہیں جائے کبھو سکھی پیا دارث نہ آئے
مورے من ماں پکھنا ہمائے	پیا بن موڑا جیرا سکھائے
	بن دیکھے اب تو رہا ناہیں جائے
پیا بچ نین ماں مورے رہیو ہمائے	موہ ریٹو من مورا مرلی بجائے
	بن دیکھے اب تو رہا ناہیں جمائے
جیرا میں دیو اگیا گائے	ہوئے چیری بنایو جھلکیا دھائے
	بن دیکھے اب تو رہا ناہیں جمائے

بن کے جو گنیاں جنگلوں میں جائے
انگوں میں بھجو تیار مائے

بن دیکھے اب تو رہانا ہیں جائے

جسم یہودیوہ میں آئے
آپن وارث^و نموں دھرا لے

بن دیکھے اب تو رہانا ہیں جائے

دکھڑا کہیو پیا وارث^و سیس نوا لے
چرمن ماں دیہو سیس نوا لے

بن دیکھے اب تو رہانا ہیں جائے

کہہو یہو ہتات کا دیلوہ بلا لے
تنک پریم کے دیہو مصوا بلا لے

بن دیکھے اب تو رہانا ہیں جائے

اکھیں لوگوں نے پند کینا دو پٹہ میرا
 حاجی وارث^و نے رنگ دینا دو پٹہ میرا

اکھیں لوگوں نے پند کینا دو پٹہ میرا

ہمری نمازو شہ بھھا سے پوچھو
جس نے بستی رنگ دینا دو پٹہ میرا

اکھیں لوگوں نے پند کیتا دوپٹہ میرا

حسنی حسینی رنگ دینا دوپٹہ میرا

ہمری نہ مانو غوث پیا سے پوچھو

اکھیں لوگوں نے پند کیتا دوپٹہ میرا

پختنی موئی جرم دینا دوپٹہ میرا

ہمری نہ مانو سکھی خواجہ سے پوچھو

اکھیں لوگوں نے پند کیتا دوپٹہ میرا

راسکے رنگ ماں رنگ دینا دوپٹہ میرا

ہمری نہ مانو میاں سیٹھن سے پوچھو

اکھیں لوگوں نے پند کیتا دوپٹہ میرا

جس نے محشر میں سایہ کیتا دوپٹہ میرا

ہستا ب نہ جانے پیا وارث سے پوچھو

اکھیں لوگوں نے پند کیتا دوپٹہ میرا

دیکھو دیکھو وارث دربار دیکھو

دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو

دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو

دیکھو دیکھو پختنی سے طار دیکھو	دیکھو بزرگنبد کا لظاڑہ دیکھو
دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو	اور کلس پر چاند ستارہ دیکھو
حور و ملک کو ہوتے نثار دیکھو	دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو
شاہ روشن میں مینا بازار دیکھو	اور دیکھو دیلوہ نگر گلزار دیکھو
دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو	دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو
کسی کو مست کسی کو سرشار دیکھو	دیکھو وہ عاشقون کو بیقرار دیکھو
دیکھو بستاب کی قطرا دیکھو	دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو
غوث و قطب مست و قلندر ابر دیکھو	دیکھو بستاب کی قطرا دیکھو
دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو	دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو
سلام عرض با خرا و را کن پئے دیدا ر حضرت البتا کن	گر سوئے مدینہ اے صبا کن روئی گر اے صبا سوئے مدینہ

گرفتار م بجم فتن و عصیان
تمنا یست می دارد عنلامی
فتاده ایس گدا هبور در هند

نگاه لطف سوئے پر خطا کن
کرم بر حال بیکس سرورا کن
کرم یا شاه دیں بہر خدا کن

ندارد تاب وزاد راه ہستاب
ہش چشم کرم بر بے نوا کن

جذزا یار و مددگار رسول عربی
بیچ حامی بجهان نیست منم قیدی غنم
مرحبا آمده و ایل بثان زلفت
کرد حق بر تو عطا خاص مقام محمود
در چن زمزمه از ببل و طوطی نه شنید

ہست ما ببر و غنیوار رسول عربی
جز شیر سید ابرار رسول عربی
والضھی نور بر خسار رسول عربی
جز تو کس نیست سزادار رسول عربی
بمحجو شیرین گفتار رسول عربی

ہست ہستاب عبث فکر قیامت داری
شافعی احمد مختار رسول عربی

ست کردم نزگیں جاددئے تو
یاد ہست آں ردی دل پردازه دار
رحم کن حائل دل مفطر مپرس
در حرم دردیر و دردشت و جبل

کشته ام از خجرے ابر دئے تو
شد لقدر ق گرد شمع رده تو
گریه وزاری کنم در کوئے تو
بوئے خوش می آید از گیسوئے تو

بنده ہستاب عاجز اپنھر گفت!
ست شد ایں جان دل از بوئے تو

که ایں عکس رُخ دلدار بینم
که خود را بر در سرکار بینم
اگر خود را شبیهه یار بینم
من او را بایس بیمار بینم
بهر عقل و حسر بیکار بینم
بهر دلوانه راه شیار بینم

بهر سو جنوه آل یار بینم
شده تقویر من بیکار امشب
چرا از شادی بر خود نه نازم
از آن روز یکه زگس دیده چشتر
چوں ساقل میرو در کتب مشق
چو آید مست من در بزم دلدار

خور هستاب غنم از جرم عصیان
بدست تم دامن آل یار بینم

خوشا درد یک در چشم تو باشی
خوشا چوں ذوق سوزانم تو باشی
خوشا در قلب اے چا نم تو باشی
پئے آل سازد سامنم تو باشی
خدا را دین و ایسا نم تو باشی
بحالم چوں گهشانم تو باشی
بوقت نزع شکرانم تو باشی

خوشا بختیکه چنانم تو باشی
منم پروانه گردشمع رویت
کنم چوں قیس مشق نام جانا
تھنا یکه دارم با تو اے یار
بایس امر و نهی کردن ترجم
اگر در بحر عصیان من غسل یقم
خوشا آندم کر جاں از تن برآید

نہ از دست از سماں هستاب
خدارا سازو سامنم تو باشی

سر و قد و لجوبیت یک حشر پا کردی

تشیخ خشم ابر ویت صد بار جفا کردی

زماں بیبلی خوش الیالا رانفرسرا گردی
مشغول دلی مجنوں با آه و بکار گردی
بر تضریت هابر ہم آں جلوہ گردی
پوشیده زمن ایکجا در جان چرا گردی

ریبیعی من تو برگا پو نواد آمد
در حسن ریخ بیلے خوبی پنهان نداشت
بر طور گرس می تا بد موسی مذہب پوش آمد
داریم چنیں قربت جو سیم دنی یا سیم

فکر غیرم آمرزش پیشتاب نی دارد
چوں آنکنہ سئن یقینت از لطف عطا گردی

ختم شد

قبلہ حضرت
 حاجی اوگھٹ
 شاہوارثی
 قدس سرہ کے
 بندی دوہے

حوالوارث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قبلہ حضرت حاجی میمان او گھٹ شاہ صاحبؒ کی سماں
کے ہنریہ می دو ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حوالہ

حوالہ

حوالہ

عن تفسیرہ سانش کے تاروں باجے ہر کاراگ
ست گرو کا دعیان ارہے ہی ہے اپنا جوگ
رام من کی بد محسن او گھٹ پہلے گر کو چین
گرو بے مناریں اور گرو ہمارے ساتھ
او گھٹ زم تم گرنتر کو جا پو گرو کی را کھویا در
سوئے جگتے دعیان رہے گرو کو را کھے پاس

(۱) کیاں کھوں او گھٹ سنو پیا من کی لاگ
(۲) او گھٹ پو جا پاٹ تجوں کا پر کیم کاروگ
(۳) نارائیں کانت نہ پایا ملا جب کا کین!
(۴) دیا گرو کی دلن دلن اور گرد نہ چھوڑت ہالہ
(۵) گرو ہمارا جنم کارا جہے گرو ہمارا آد
(۶) او گھٹ چیلا دہی گنی جو بن گر تجے نہ سانش

سات دیپ کی رانی جانو فکس کے ایسو بھاگ
سامیں دھنی ہے دو کھنہ آؤے سا پخارہے بھوار
پچھے دیویں رام درس جو پہلے دو بدھا جائے
او گھٹ دنیا یوں بجے کہ من میں لو بھنہ آئے
او گھٹ چڑیا کال کی چکر گی تیرا کھیت
گرو کو او گھٹ اور نہ جانو گرو ہیں دینا دیاں
جمم اموں لکھا پنا او گھٹ ہوا بر باد
پریم کا بھائی ایک نہ پایا او گھٹ چار انگ
جو پکڑے اس چور کو وہ جو گی بر جور
ہر کو ہر ہر ڈھونڈھ پھرا اور ہر میں ہر کے پاس
بغل میں بچ نگر ڈھونڈ را اس کا ہنسیں بچار
پوچا کرو کر شن کا اور جبنا میں استنان
بجے کشم کی امتا اور کھو دے من کی کھوٹ
گرو کی دیا سے دیکھ پڑا شٹی اوٹ شکار
اس ڈگریا میں گوشائیں نہیں ناؤ سنخوگ
جگ کی متاسن سے چھوٹے میں گے او گھٹ رام
نندن او گھٹ ملے گشا میں ہوا جنم کا چین
پگ را کھٹے نہ لال نے تو مانی بھی انہوں
آسن مارو بسد کو سادھو من نے دھیان لگا و
او گھٹ ہاتھ پار چلے سا میں کے دربار
او گھٹ دھرم یہ را کھتنا گرو کریں نستار
او گھٹ گرو کا دھیان رہے کریں گے بڑا پار

- (۷) سکھی جو پیتم سنگ رہے اس کا پورا ہسگ
- (۸) او گھٹ سا پے کو آنچ نہ لا گے جات ہے نہ
- (۹) او گھٹ مسجد مندر بھیتر ایک دھیان سماں
- (۱۰) جو گی بھوگ وہ کرے جو بن مانگے مل جائے
- (۱۱) سوتے ساری رین کٹی بھور بھئے اب چیت
- (۱۲) گرو گوبند کو ایک بچارہ دو بدھا دو کھنکال
- (۱۳) ان ہوئی کے سوچ میں بسرے ہر کی یاد
- (۱۴) دیکھے پنڈت سادھو جو گی سنت سادھنگ
- (۱۵) او گھٹ گھٹ میں پران لبے پران نیچ ایک چو
- (۱۶) ہر ہر میں او گھٹ ہر بیس ہر ہر کو ہر کی آس
- (۱۷) او گھٹ ہر کو چار انگ ڈھونڈت ہے سنار
- (۱۸) او گھٹ رہو پریم کے بھگتی جب تک گھٹ ہر ہر
- (۱۹) او گھٹ جو گی وہ بنے باندھے وہیں نگوٹ
- (۲۰) او گھٹ گیا پریاگ میں ملانہ وہ کرتار
- (۲۱) سادھو او گھٹ بس کو سادھے جو گی کر سب چو
- (۲۲) رام ملن کا لیکھا سن لے ما تھے گرد کا لحاظ
- (۲۳) من مسحر ادل دوار کا سیوا کرو دن رین
- (۲۴) دھرتی مسحر اندرا بن کی پوجو سکھی دل کھول
- (۲۵) او گھٹ با جیس رام کے باجن سن لو میں جھکاؤ
- (۲۶) نین نیر بہار کے پوچھی گئے سب مار
- (۲۷) رین اندھیری باٹ نہ سمجھی تاک میں ہیں بیڑا
- (۲۸) اگر سمندر پاپ کا بوجھانا و پھنسی سنجد صغار

او گھٹ اپنے پیر کی صورت کو پہچان
صدقے اپنے پیر کے جس نے کیا فقیر
پریم اگن او گھٹ کرے دھن دھرم بمحنت
بھولے بھی سکھ پاس ن آوے من کی پریلپائے
پریم دھیان وہ جوگ ہے جو کرے دھرم کی لاس
پریم اگن میں چلے پریمی دن میں سو سو بار
من موہن کے دھیان میں او گھٹ تجو پران
موہن مری آن سنایں ایسا دھیان جاؤ
باہنہ گئے من موہ بیا اور کین دھرم کی ناس
ست گرو کے نام کا او گھٹ ہر دے مالا جاپ
سایں سے بیوہار کرے او گھٹ وہی فقیر
جیسے کبری کرشن کو لے گئی او گھٹ چھین
کبری ایسما پریت کرو کہ ملیں کرشن مہراج
پریم برابر جوگ نہیں گر منتر برابر جاپ
کر دے گے سیوا ایک کی گزو جوارا کھے ٹیک
بن جوت نین آندھرا وگن بن گر پڑنے سوجھ
سندر تریا سڈول پتیریا نارائن کا ہے ردپ
او گھٹ گرو دیا کریں تو پل بیز زگن ہوئی
سندر کے قب درشن کرے ہنیڑا تو ہے اپرادھ
او گھٹ جگ میں دھنی کادا ہی ہوت نہیں نکال
تن میں من میں پیا بر اجیں بھیجنوں کے سندوں
لمیں گے کایا کوٹ میں پر بھو او گھٹ ہکنیں نہ جاؤ

(۲۹) بوڑھی مورت پیر کہا وے میرا پیر جوان
(۳۰) ہاتھ نہ آتا پلٹتے او گھٹ سدا لکیر
(۳۱) لکڑتا پے دھرم بڑھے تپشی کہا وے منت
(۳۲) دکھیار ہے پریم کا بھگت نین نیز ہئے
(۳۳) او گھٹ جوگ جوگ کرے رام ملن کی آس
(۳۴) او گھٹ جنم میں ایک بیرستی ہوتی ہے نار
(۳۵) مدھوا پیو پریم کا بن میں کرو استھان
(۳۶) کایا کی ممتاز جو اور اپنی سدھ بسراو
(۳۷) میں پاپن سن بالسر یا گئی کرشن کے پاس
(۳۸) کمی ہوئے اور کلیس کے چھٹے جنم کا پاپ
(۳۹) سایں کا گھر دور ہے اور سایں من کے تیر
(۴۰) سا پنجی پریت بے کرن بنے کھشور ادین
(۴۱) کدھی ہمتیا موہ نہ آوے او گھٹ کونے کاج
(۴۲) دیا برابر دھرم ہئیں پر پنچ برابر پاپ
(۴۳) گرو ہمارا ایک ہے اور پچن ہمارا ایک
(۴۴) چیلا نین جوت گرو گیانی پچن یہ بوجھ
(۴۵) گیانی پنڈت یوں ہئیں سورج کی دیکھو دیکھ
(۴۶) جاپ جوگ تپ تیرتھ سے زگن ہواز کوئی
(۴۷) رو کے کام کامنا اندری را کھے سادھ
(۴۸) اپنی سکانٹھ کوڑی ہئیں پردھنی ہیں دین دیاں
(۴۹) سجنی یا تب لکھوں جو پیتم ہوں پر دلیں
(۵۰) آسن ارو دو بدھا چھاڑو اپنی سدھ بسراو

آس گیا ن دوسرہ نہیں کہ جانش من کا حال
جانتے ہیں وہ بن کے ٹیکم چتر سُبجان
ساجن کا گھر دوار نہیں بھجوں کہاں سن دیں
تم نہیں تو کچھ نہیں تم لے تو جا گے بھاگ
لندن بپتا پڑے گٹا میں اپنا درشن دیو
دو کھ میں سو کھ میں کلیں میں گاؤں بھجن تھا
بھوے بھیکے آؤ گٹا میں کبھی تو ہم رے پاس
ایسے پیا ہر جائی کو بھجوں کہاں سن دیں
گیان رہے اور دھیان رکھے اور سائز خالی جائے
کر پا بھئی گروارٹ کی جو ہو گئے او گھٹ شاہ
او گھٹ جو گی رس نہ چاکھے ہی ہے بھوگ میر جوگ
بو لو او گھٹ جے گرو کی یہی ہے او تم جوگ
سانچے من پئے کرا کرے تو لمیں کرشن ہمراج
بچن سنو سنار کے او گھٹ تب ہے پورا جوگ
ما یا موہ نہ من میں آوے وارٹ کے گن گاؤ
مور کھ چیلا رہے بھکاری کہیں یہ گیانی لوگ
او گھٹ وہ گیان اور ہے ملت ہیں جسے رام
پریم ڈگر میں دیکھا او گھٹ گیان نہ آوے پاس
پریم کنڈ میں لیکھا یہ ہے جواترے جل جلنے
داوں پڑے تو ملے گٹا میں مارے بیڑا پار
تن من جیوا اور دھن دھرم پھینکو سیس اوتار
او گھٹ جو گی چلتا بھلا پھر دچھوڑ پھرا دوں

(۵۱) پائی کھتا بھول ہے بھنی چتر میں دن دیاں
(۵۲) پائی گھوں تو بھول بڑھے بھا کے آگیان
(۵۳) سکھی نہ پایا بھور لھکا ناپریگ پھر اچودیں
(۵۴) ٹیکم تمرے نگہ ہے اپنا راج ہماگ
(۵۵) باخھ لکھی بھوپاں کی تبا یک بھن سن یو
(۵۶) سائیں ایسا مگن کر درٹھے نہ سونچ بچار
(۵۷) ٹیکم سوت سندر ہی پر، ہمیں بھی تری اس
(۵۸) ہر کہیں اور کہیں نہیں اور بدے پل پل کھیں
(۵۹) او گھٹ جو گی دھی گنی جو اپنی سدھ بسراۓ
(۶۰) گھٹ کھالی ٹھاٹ نہ او گھٹ جانے جانے کو نوراہ
(۶۱) بھو جن میں یہ دھیان رکھے کرتے ہیں پر جو بھو
(۶۲) دھیان گرد کو بستر ماڈ گر منتر کو جانو بھو
(۶۳) پریم ڈگر میں کام نہ آوے دھن دھرم بادھ
(۶۴) چیلا کان ہے جیب گرد کہتے ہیں سادھو لوگ
(۶۵) او گھٹ جو گی نہیں نرالا اپنی سدھ بسراۓ
(۶۶) گیان نہیں تو دھیان نہیں اور گیان سے ہیں بھو
(۶۷) اس گیان سے تو اگیان بھلا کہ بلکہ سکر دکام
(۶۸) گیان مٹے تب دھیان جیے اور گیان سے ہو سواں
(۶۹) گنگا کے اشنان سے لکھیں کئے سکھ پائے
(۷۰) او گھٹ جو اپریم کا کبھی نہ جس میں مار
(۷۱) ایک بھن پریم سے کریں جونند کار
(۷۲) سدھ نیچ پگ آگے را کھو ٹھر دن اک ٹھاؤں

گھٹ پھوڑ جائے پر گھٹ بسو تو لے زنجن گھٹ
 موہن تمرے درس بنا ہر دے پڑے زچین
 آن چھوڑے تو من او بھائیں گھونگھوڑے بال
 کرم کا پھوٹا مانت ناہیں جنم کئے ڈھاروئے
 اپنے لئے سو بیری بھئے نام ہوا بد نام
 تمرے کارن رام و صالحی پکت ہوں ان دین
 وارث گرد کادا سی او گھٹ کرت ہے جگ میں کج
 سائیں آپن دیا کرو کہ لائے بیڑا پار
 او گھٹ اب چپ سادھے کہ بات نہیں دو
 جنم کے راجہ ندر چھیلا مور گشا یہ شام ہماری
 سانوں کی صورت یعنی ریلے تریجی چتوں جبل بلندی
 سائیں سوریا چھوٹی بھر دے تو رسے دوار بھار بھکاری
 کر بل میں خود پیت جتا یا مار لیو تم آپ کٹاری
 گرد بنے اس بولت جگ میں تھری جئے سب نایا

(۷۲) او گھٹ دم کے سنگ رہو تجویہ کایا مٹھاٹ
 (۷۳) ہوک الٹی سن بالسر پا کپٹ ہوں دن رین
 (۷۴) یعنی ریلے جان کے بیری تپر بانکی چال
 (۷۵) مور کھمن کو لا کھ سو جھایا پیت بھلی ناہموئے
 (۷۶) پیت کئے دھن دھرم گیا اور بگڑے سار کام
 (۷۷) پیتم تم پر دیس گئے اور لے گئے مورا چین
 (۷۸) دھنی کریں کنگال کو صاحب گریب نواح
 (۷۹) وارث داتا آن بچاؤ نا و پھنسی بنجھار
 (۸۰) مدھوا پیا پریم کا تو بولا حق منصور
 (۸۱) سمحرا باشی کنور کتھیا موہن پیار بنسی دھاری
 (۸۲) بانکی سعی دھج کھٹا لکھ الاوز کے چھلپاں سا بتیاں
 (۸۳) سب کے ساجن جگ کے داتا بگڑے کانج سنوارہار
 (۸۴) احمد بن کے دھرم بتا یوجد لھاٹھ میں زو رکھایو
 (۸۵) وارث روپ کی وجہ راجہ دیوہ نگری آن بسایا

(۸۶) اگھم سند رنا و نہ بیڑا رین اندھیری باٹ نہ جانی
 وارث داتا آن بچاؤ او گھٹ را کھے آس تھماری



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْبَصَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ بَارِكَ وَسَلَّمَ

شَهْرُ قَدْرٍ يَرْزُقُهُ وَارْثِيمَ

شافعِ مجتبی محمد مصطفیٰ کے واسطے
مالک قبیر علی مرتفعہ کے واسطے
محبتبے حضرت حسن شاہ ہدا کے واسطے
صابر و شاکر شہید کربلا کے واسطے
حضرت عابد گرفتار بلا کے واسطے
فخر عالم حضرت موسیٰ خدا کے واسطے
اور سیری سقطیٰ کامل پیشوں کے واسطے
شبیٰ و عبد العزیز اہل صفا کے واسطے
بو الفرج ہم بو الحسن شاہ ہدا کے واسطے
صاحب دل بو سعید پیشوں کے واسطے
عنوث الاعظم سرگروہ اویا کے واسطے
ستید احمد نیک منظر باصفا کے واسطے
حضرت ستید حسن شاہ ہدا کے واسطے
شاہ دین ستید محمد باصفا کے واسطے
شیخ ابراہیم شاہ اتقیا کے واسطے

ابھی سرور ہر دو سرا کے واسطے
بادشاہ لافتی خبر کشا دلدل سوار
ہادی و رہبر امام و مقید و پیشو
نشہاب منظوم و سید راکب دشنبی
زاہد و ساجد غریب بتلائے رنج دعم
باقر و جعفر جناب موسیٰ کاظم امام
از پے معروف کرخیٰ واقف رازہاں
مرد شاہل عارف و کامل جنید باخدا
بہر بعد الواحد اہل علم باطن باکمال
شاہ دور ویش و ولی و آئندہ راز خفی
یسد و سلطان فقیر و خواجہ مخدوم غریب
بادشاہ عبد المزاق و محی الدین ولی
از پے یسد علی ہم شیخ موسیٰ غیب دان
شیخ ابوالعباس و ہم یسد بہاؤ الدین مت
از پے حضرت جلال و ہم فرد بکری

مرشد شاہ وہ ایت رہنا کے واسطے
عبدالرازق ولی و محدث کے واسطے
بہر حضرت شاکرا اللہ پیشوں کے واسطے
حضرت خادم صلی حاجت ناکے واسطے

بہر ابراہیم امان اللہ وہم شاہ گین؟
از پسے عبد الصمد کامل میلین امیر حق!
بہر اسماعیل عالی نظرات والا ہمم!
از پسے حضرت بخارت اللہ سردار بہمان!

عاشق حق مرد عارف دستیگر خاص و عام
حضرت وارث امام اولیا کے واسطے

شہرہ قادر پیغمبر رضا و ارشید

غیر و میکن اور گنہ کا شفیع روز جزا ہے وارث
پڑا بھروسہ ہی ہے اے دل کہ میرا شکل شلبے وارث
مرا مددگار مجتبے اے ہے شہید رضا راہ خدا ہے وارث
خطاب جسکے میں یہ جہاں میں مرادہ زین العابدین وارث
جو بآ قریبے ریا ہے مولا تو بعفر با صفا ہے وارث
شہید و سید شہزادے خراسان امام موسیٰ رضا ہے وارث
جو عبید و احمد ہے میرا یا اور تو بلو الغریب با صفا ہے وارث
امیر رزاق شاہ دوران مقیم راہ رضا ہے وارث
مجھے ہے کیا درجہاں میں یہ سعد علی ساہ عفای وارث
تو قطب عالم حسن وہ میں حامی معین و حاجت روپے وارث
شہ محمد جلال اہلس فرقہ پیر مدرا ہے وارث

مجھے ایسے مجبور ناوال کا خدا ہے وارث خدا ہے وارث
ایسے دام خطا ہوں لیکن علی تو ہے دستیگر و حامی
بھی ہمارا ہے دین و دنیا میں پار ہو گا ضرور پڑا
ستم رسیدہ غریب و بجادزینت مند امامت
لنصیر و تاصر معین دیا اور ملے یہ قسمت سے مجکلوہ بر
امیر عالم امام کاظم مرا مددگار دپیشوں ہے
خاب معروف و ستر سقطی جنید و شبیل میں میرہ مہرب
ابوالحسن بو سعید و عنوٹ زمال مددگار دپیشوں ہیں
محی الدین اور مسیح احمد میں دستیگر و معین میرے
جو شیخ موسیٰ سائبندہ پرور ہے دستیگر پنا اور یا اور
ابی عباس رہنماء بہادرین پیشواد مرشد

خلیلِ جان امام بحکر آن ؓ ظلت خدا ہے دارثؒ^{۲۹}
امام و سردار بعد از زاق بالسنوی مہند اے دارثؒ^{۳۰}
ولی بر حن خیں مرشد شہد ایتؒ صاحب خدا داں
امام مخدوم شاہ خادم جہاں کا حاجت اول ہے دارثؒ^{۳۱}
مرا یہ ایکاں ہونے کیوں نکر کہ زیب ارض دل ہے دارثؒ^{۳۲}

پھنسہ بر ایمیم شیخ ملتان کا ہے بھود سر مجھے جہاں میں
ولی بر حن خیں مرشد شہد ایتؒ صاحب خدا داں
ذیع راہ خدا کا ہم نام پیشو ہے مرا جہاں میں
بنگات کیوں نہ ہو گی میری بخاتؒ ہے دستیگر اپنا
جناب دارثؒ کا یہ کرم ہے دکھائی کثرت میں ان درجہ
جناب دارثؒ کا یہ کرم ہے دکھائی کثرت میں ان درجہ

لحد میں پوچھیں گے جب تکہ میں مجھے تفریح دیں ملت
خدا نے چاہا ہی کہوں گا خدا ہے دارثؒ خدا ہے دارثؒ

حد ۱۔ تاریخ وصال الالوں سالہ ۱۴ ریسیع الاول سالہ ۱۴ بروز دوشنبہ حضور انور محبوب خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مزار
اقدس مدینہ منورہ کے ۲۱ رمضان المبارک سالہ ۱۴ بروز دیکشنبہ مولائے کائینات حضرت علی کرم اللہ
وجہہ مزار شریف بحفل اشرف ۳۔ ۱۰ محرم الحرام ۱۴ یوم جمعہ امام حسین علیہ السلام مزار شریف
کربلا کے معلق ۲۹ ربیان المظہر ۹۵ سالہ حضرت امام ذین العابدین علیہ السلام مزار شریف
مدینہ منورہ کے ۷ روزی الجمیع ۱۱ سالہ حضرت امام باقر علیہ السلام مزار شریف مدینہ منورہ ۱۶ ار
زیسی الاول ۱۴۸۷ سالہ یوم دوشنبہ حضرت امام جعفر علیہ السلام مزار شریف مدینہ منورہ کے ۷ روز
رجب المرجب ۱۸۳ سالہ ۱۴ یوم جمعہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام مزار شریف بغداد شریف کائین
کے ۲۱ رمضان المبارک ۲۰۷ سالہ حضرت امام موسی کاظم مزار شریف خراسان ۹ ہر محرم الحرام
شیخ ۲۳ سالہ خواجہ سعدی کرنی مزار شریف بعد اد شریف کے ۲۳ رمضان المبارک نئکے ۲۴
خواجہ سری سقطی مزار شریف بغداد شریف ۱۷ رجب المرجب ۱۸۳ سالہ خواجہ جنید مزار شریف
بغداد شریف ۱۷ روزی بچہ ۱۴۸۷ سالہ مصلی مزار شریف بغداد شریف ۱۷ ستمبر جادی لشان
شیخ عبد الواحد مزار شریف بغداد شریف ۱۷ یکم محرم الحرام ۱۴۸۷ سالہ خواجہ ابو الفرج یوسف
مولوی مزار شریف بغداد شریف ۱۷، ۱۰ محرم الحرام ۱۴۸۷ سالہ شیخ ابوالحسن بنکاری مزار شریف بغداد شریف
۱۷، شعبان المظہر ۱۴۸۷ سالہ ابو سعید مخدود می مزار شریف بغداد شریف ۱۷، ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۸۷ سالہ
یوم دوشنبہ حضرت شیخ مجی الدین عبد القادر جیلانی مزار شریف بغداد شریف ۱۷، ۱۸ دہشتہ المکرم ۱۴۸۷ سالہ

سته عبدالرزاق مزار شریف بعد از شریف حکم ۱۹ از دی ۱۴۵۶ هجری شیخ محب الدین مزار شریف جilan ۲۰
 ۲۵ رذی ابوجعفر یا سید احمد مزار شریف بعد از شریف حکم ۲۱ هار صفر المنظیر ۱۴۳۹ هجری شیخ علی مزار شریف
 بعد از شریف حکم ۲۲ رشوان المکرم ۱۴۳۷ هشتم شاه موسی مزار شریف بعد از شریف حکم ۲۳ بیان
 المعلم شیخ یا سید حسن مزار شریف بعد از شریف حکم ۲۴ هار رجب الْجَبَرِ شیخ ابوالعباس مزار شریف
 بغداد شریف حکم ۲۵ ربيع الاول ۱۴۴۱ هشتم حبیب الدین مزار شریف ملتان ۲۶ رجب الْجَبَرِ شیخ
 سید محمد احمد مزار شریف گجرات ۲۷ رشوان المعلم شیخ شاه جلال مزار شریف دیوبند میں ہے ۲۸
 ۲۹ ارمغان المبارک شیخ فرید بھکری مزار شریف بھکر ۲۸ هار رجب الْجَبَرِ شیخ حبیب الدین ملتان
 مزار شریف ملتان ۳۰ رذی ابوزید ابراهیم بھکری مزار شریف بھکر ۳۱ هار حرم الحرام
 ۳۱ شیخ شاه امان اللہ مزار شریف، بریلی ۳۲ هار حرم الحرام ۹۲۹ هشتم شاه حسین خدا نام مزار شریف
 ملتان ۳۳ هار جادی اثنانی ۹۹۲ هشتم شاه ہدایت اللہ مزار شریف کھاچ ۳۴ هار جادی لاول
 ۳۵ هشتم شاه عبدالقدیر مزار شریف احمد آباد گجرات ۳۵ هشتم رشوان المکرم ۱۱۳۳ هجری شیخ عبدالرزاق
 مزار شریف بالنسہ ضلع بارہ بیکی ۳۶ هار رذی ابوجعفر ۱۱۷۲ هجری شیخ شاه اسماعیل مزار شریف سوی ضلع بارہ بیکی
 ۳۷ هار رذی ابوجعفر ۱۱۹۵ هشتم شاه شاکرا اللہ مزار شریف سنہ ضلع بارہ بیکی ۳۸ هشتم رشوان المعلم
 ۳۹ شیخ شاه بخت اندرون کرچین کانج لکھنؤ ۳۰ کیم صفر المنظیر ۱۴۵۳ هجری خارج علی
 شاه مزار شریف محلہ گولہ گنج اندر ورن کرچین کانج لکھنؤ ۳۱ کیم صفر المنظیر ۱۴۳۴ هجری مطابق بر
 ابریل ۱۹۰۵ء یوم جمعہ بوقت علی الصباح ۴ بجکر ۵ امنٹ پروصال فرمایا سیدنا حافظ حاجی
 امام الاولیاء وارث علی شاه صاحب ذکر ائمۃ اعلیٰ و درجاتہ آیات من آیات اللہ

کو وارث

لَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى أَلِّيٍّ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ
 شَجَرَةُ عَالِيٍّ شَتَّتَتْ بِهِ زَرْفَلَ مِيمَّ وَارِشَیْهَ

کہ وحدت کا جلوہ دکھا میرے وارث

دولی کا یہ پردہ المھما میرے وارث

میر کا شیدا بنا میرے وارث
 دکھا شکل شیر خدا میرے وارث
 مجھے سید ہمارستہ دکھا میرے وارث
 رہیں یہ میرے پیشو امیرے وارث
 معادن ہوں روزِ جزا میرے وارث
 میرے بخش جرم و خطا میرے وارث
 میرے اجر طے دل کو بنا میرے وارث
 نے عشق مجھکو پلا میرے وارث
 میری بگڑی قسمت بنا میرے وارث
 میری بیکی کو مٹا میرے وارث
 لگی میرے دل کی بھا میرے وارث
 دکھادے ریخ حق نامیرے وارث
 مجھے راہ سیدھی بتا میرے وارث
 میرا پار بپڑا لگا میرے وارث
 رہیں یہ میرے رہنا میرے وارث
 مجھے اپنی باتیں سنا میرے وارث
 میرے دل میں کرایتی جا میرے وارث
 میرے درد کی کردوا میرے وارث
 میری دستگیری کوآ میرے وارث
 دکھا میرے وارث دکھا میرے وارث
 میرے درد کی ہے دوا نیرے وارث

میر ہو عشق جیب الہی
 مجھے دید ہو صورت حق نماگی
 حسن بصری و عبد واعد کا صدقہ
 فضیل وبراہیم و حضرت حذیفہ
 ہبیرہ و مساذ و اسحاق شامي
 طفیل ابی الحمد و بو محنت
 پے ناصر و مودودی و سلف
 طفیل شریف اور عثمان حق میں
 پے خواجہ ہند اور قطبہ راں
 فرید شکر نگنخ ذی شان کا صدقہ
 طفیل نظام جیب الہی
 طفیل لفیض چسرائی ہدایت
 کمال و سراج خداداں کا صدقہ
 طفیل علیم اور محمود راجن
 جمال اور محمود و شاہ محمد
 پے خواجہ سعید کلیم خداداں
 نظام اور فخر جہاں کا صدقہ
 لصدق میں قطبہ و جمال ولی کے
 طفیل عباد اور شاہ بلند اب
 پے شاہ خادم مجھے اپنا جلوہ
 تری دید اے سرور جان عالم

ہے پڑ مردہ دل باش فرقت میں شاہ
مرا غنچہ دل کھلا میرے وارث

- ۱۲ ار بیع الاول ۱۱۷ یوم دو شنبہ رسالت پناہ حضور اوز رسول خدا ۱۰۷ مصیلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہوئی مزار اقدس مدینہ منورہ ۱۳ ۱۲ رعنان المبارک ۱۱۸ یوم یک شنبہ حضرت محدث
علی کرم ادیہ وجہہ کی وفات ہوئی مزار اقدس بخفاشرف ۱۴ یکم رب جمادی الحرام ۱۱۹
یوم جمعہ خواجہ حسن بصری مزار شریف بصرہ ۱۵ ۱۲ صفر المظفر ۱۲۰ یوم خواجہ عبد الواحد بن نید
مزار شریف بصرہ ۱۶ ۱۰ محرم الحرام ۱۲۱ یوم جمعہ وبراءت دیگر ۱۲ ربع الاول ۱۲۲
خواجہ فضیل بن عیاض مزار شریف کم معتبر ۱۷ ۱۲ جمادی الاول ۱۲۲ یوم جمعہ خواجہ ابراہیم بن ادیم
مزار شریف مک شام ۱۸ ۱۲ شوال المکرم ۱۲۳ یوم خواجہ سید الدین حذافیر عشقی مزار شریف بصرہ
۱۹ ۱۲ ار شوال المکرم ۱۲۴ یوم خواجہ مین الدین بسیرہ مزار شریف بصرہ ۱۹ ۱۲ محرم الحرام ۱۲۵
خواجہ فیض بخش مشاد دیوری مزار شریف مک شام ۱۵ ۱۲ ربیع الآخر ۱۲۵ یوم خواجہ ابو اسماعیل شاہی مزار شریف
مک شام ۱۶ یکم جمادی الثانی ۱۲۶ یوم خواجہ ابی احمد مزار شریف چشت ۱۷ ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۶ ہرودات
دیگر یکم محرم الحرام ۱۲۷ یوم خواجہ ناصر ابو محمد مزار شریف چشت ۱۸ ۱۲ ربیع الحرم ۱۲۷ یوم خواجہ ناصر الدین
ابی یوسف مزار شریف چشت ۱۹ یکم ربیع الحرم ۱۲۸ یوم خواجہ قطب الدین مزار شریف چشت ۱۹
۱۰ ربیع الحرم ۱۲۸ حاجی شریف زندگی مزار شریف زندگان حلقہ بخارا ۱۰ ۱۲ شوال المکرم ۱۲۹ یوم خواجہ
عثمان باروی مزار شریف کم معتبر ۲۰ ۱۰ ربیع الحرم ۱۲۹ یوم خواجہ معین الدین حشیتی مزار شریف چشت
۱۱ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۰ یوم خواجہ قطب الدین بختیار کاکی مزار شریف ہروی پرانی دہلی ۱۱ ۱۰ محرم
الحرام ۱۳۱ یوم سر شنبہ بابا فرید الدین مزار شریف پاک پٹن عرف ابودھ من ۱۲ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۲ یوم
یوم چہار شنبہ تطامن الدین اویسی مزار شریف دہلی ۱۳ ۱۲ ربیع المبارک ۱۳۳ یوم نصیر الدین چراغ دہلی
مزار شریف دہلی ۱۴ ۱۲ ربیع الحرم ۱۳۴ کمال الدین مزار شریف دہلی ۱۴ ۱۲ یکم جمادی الاول ۱۳۵
سرائی الدین مزار شریف پاک پٹن عرف ابودھ من ۱۵ ۱۲ صفر المظفر ۱۳۵ یوم علیم ان بن مزار شریف پاک پٹن
عرف ابودھ من ۱۶ ۱۲ صفر المظفر ۱۳۶ یوم محمد در بیجن مزار شریف پاک پٹن

۶۰ ذی الجمادہ ۱۹۷۴ھ جمال دشہ شاہ مزار شریف احمد آباد گجرات ۲۸ ذی القعده ۱۹۰۸ھ محمود حسن عرف نغمہ
 مزار شریف احمد آباد گجرات ۲۹ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ خواجہ محمد مزار شریف احمد آباد گجرات ۲۹
 ۷ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ خواجہ حسینی مزار شریف مدینہ منورہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ شاہ فلیم ائمہ
 مزار شریف دہلی ۳۱ اکتوبر ۱۳۷۲ھ شب مرشد شاہ نظام الدین مزار شریف اور بیگ آباد ۳۱
 ۲۷ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ مولانا فخر الدین مزار شریف دہلی پرانی دہلی ۳۲ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ
 قطب الدین مزار شریف مدینہ منورہ ۳۳ اکتوبر ۱۳۷۵ھ مولانا جمال الدین مزار شریف
 بریلی دروازہ رامپور ۳۴ ربیع المرجب ۱۳۷۹ھ شاہ عبداللہ مزار شریف مدار ضلع مزاد آباد
 ۳۵ اکتوبر ۱۳۷۳ھ بلند شاہ مزار شریف زینہ عنایت خاں رامپور ۳۳ اکتوبر ۱۳۷۳ھ صفر المظفر
 ۱۳۵۳ھ خادم علم شاہ مزار شریف گولہ گنج اندر وون کر چھین کانج لکھنؤ ۳۸ یکم صفر المظفر ۱۳۷۳ھ
 مطابق ۷ اپریل ۱۹۰۵ء یوم جمعہ حافظ حاجی سیدنا امام الاولیاء وارث پاک عالم نواز عظم
 ائمہ اسمکہ و درجاتہ بوقت صبح ۳ بجکر دا منٹ پروقال ہوا مزار شریف دیوہ شریف غائیہ بارکی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى الْمُحَمَّدِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

سُجُود عالیٰ لِقَسْلَیْلَدَهْ بِحَدَّ دَيْهِ وَارِثَهْ

حضرت صدیق اکبر ریاضا کے واسطے
 عاشق حق بایزید باخدا کے واسطے
 عبد الخالق عجز دالی مقتدی کے واسطے
 حضرت خواجہ علی رہنمای کے واسطے
 شہ بہادر الدین بخاری بے ریا کے واسطے
 آن یعنی جملہ پیر پارٹ کے واسطے

اے خدا اپنے محمد مصطفیٰ کے واسطے
 حضرت سلطان و قاسم جعفر امام
 بوالحسن یہم بو علی خواجہ ابوالیوسف لقب
 خواجہ عارف معنوی محمود خواجہ طفیل
 حضرت بابا سماسی سید میر کھال
 شیخ شہزادین یعنی قطب جنہ کے ملیغا

شہزادہ محمد علی^{۲۳} الف ثانی ہستادا کے واسطے
شہزادہ محمد اشرف^{۲۴} پیر بدرا کے واسطے
ہم صباد اللہ شاہ پیشوادا کے واسطے
 حاجی خادم علی مقندا کے واسطے

دیدہ درویش و مکنگی^{۲۵} و باقی^{۲۶} باخدا
شیخ معصوم و جناب جنت اندوز بیر^{۲۷}!
از طفیل حضرت سید جمیل^{۲۸} رامپوری
حضرت شاہ بلندہ رہنمائے سالکان

وارث^{۲۹} ارث علی^{۳۰} و مصطفیٰ وارث^{۳۱} علی

فخر عالم شاہ تسلیم و رضا کے واسطے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسِّعْ
اللَّهُمَّ إِنَّمَا حَرَزَ الْمَسَاجِدَ

شیخ کوہ عالمیہ سہروردیہ و ارشیہ

پے محمد و محمود و مصطفیٰ مددے
امیر ملک عرب شاہ لافتی مددے
بہ برکت ہمہ ارواح اولیاً مددے
بہ عبد واحد سردار اصفیا مددے
بحرمت شہزادہ خواجہ شفیع مددے
پے الی عمر^{۳۲} شاہ القیا مددے
پے سراج^{۳۳} اخی رہنمائے مددے
بہ نجت^{۳۴} شہنشاہ پر فیاض مددے
بہ ذکر فیاض^{۳۵} گھر تابع بے بہا مددے

خدا بحرمت ارواح انبیاء مددے
بحقی حضرت مولا علی^{۳۶} پاک نہاد
برائے پختن پاک و چار یارِ نبی^{۳۷}
طفیل حضرت خواجہ حسن^{۳۸} شہزادہ لصری
پے فضیلت شاہ فضیل^{۳۹} و ابراہیم^{۴۰}
برائے خواجہ حاتم رحیم^{۴۱} و شیخ عنظیم^{۴۲}
بہ شیخ جعفر^{۴۳} و عبد اللہ^{۴۴} والی عباس^{۴۵}
طفیل حضرت عبد اللہ^{۴۶} و جیہہ الدین^{۴۷}
بہ سہروردی شیخ زماں شہاب الدین

بر کن دیں چن فیضِ اتفا مددے
بہ صدر الدین ہوا خواہِ مصطفیٰ مددے
جمالِ دین چن شاہِ حق نا مددے
برائے خواجہ بھی ۲۱ شہ عطا مددے
نظامِ الدین بنی معدن سخا مددے
بہ قطبِ دین محمد ۲۲ شہید ہدا مددے
طغیلِ شاہِ عباد اللہ ۲۳ پیشواد مددے
جناب حاجی خادم علی بامدادے

برائے عارف باللہ شیخ صدر الدین ۲۴
برائے شیخ بخاری شہ جلال الدین ۲۵
بعالمِ دین ۲۶ و برائجِ ۲۷ شہنشہ محمود رہ ۲۸
پئے جناب محمد حسن ۲۹ و محمد شاہ ۳۰
طغیل حضرت شاہ نش کلیم اللہ ۳۱
بحقِ خزو عالم حضور فخر الدین ۳۲
برائے حافظ و سید شہید جمال آشہ ۳۳
طغیل حضرت شاہ بلند ۳۴ و سیدنا ۳۵

بحقِ حضرت وارث ۳۶ علی شہ کوین
پناہِ جن و لشیر حزِ دوسرا مددے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی أٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسِّلْمُ

شیخِ عالیٰ وارثہ رضا و ارشہ

ہم حسین و عابد و باقر جو جعفر مقدا
ہم جنید و شبلی و ہم عبد واحد ذی اوقار
غوث الاعظم عبد الرزاق و محمد ذی کرم
ہم بہادر الدین و ہم سید محمد حق پرست

یاخدا بہر محمد مصطفیٰ و سر نصے
کاظم رحم موسیٰ کار خا معروف سقطی حنادر
با اکفرخ ہم بو الحسن ۳۷ ہم بو سعید محترم
احمد و سید علی موسیٰ حسن ۳۸ عباس تخت

بہر ابراہیم امان اللہ حسین رہ دین پناہ
شہزادہ اسماعیل رہ و شاگرد ہم بحات اللہ سخنی

ہم جلال رہ و ہم فرید رہ و بہر ابراہیم شاہ
ہم ہدایت ہم صمد رہ ہم عبد الرزاق ولی

از پے خادم علی ہم وارث دنیا و دین
المسد شاہ اتوں واشد رب العالمین



شجرہ عالیہ شیر لطف امیر و ارشاد

ہم حسن رہ ہم عبد واحد ہم فضیل جا صفا!
ہم امین الدین علوی اسحاق و احمد متغی!
از پے سلطان مودود شریف رہ رازدار!
ہم فرید الدین نظام الدین لصیر الدین سخنی!
بہر محمود رہ جمال الدین محمد دین پناہ!
ہم نظام رہ فخر رہ و قطب الدین جمال الدین مت

ربنا بہر محمد مصطفیٰ و مرتضیٰ ارم
بہر ابراہیم ادیم حذفیہ مرعشی
بہر شاہ بو محمد ناصر رہ دین ذی وقار
بہر عثمان رہ و معین الدین قطب الدین ولی
ہم کمال الدین سراج الدین علیم الدین شاہ
ہم محمد رہ بہر بھی رہ ہم یکم حق پرست

ہم عباد اللہ بلند خادم رہ عالم پناہ
بہر لطف خویش کن اے وارث مایک زگاہ

لِمَنِ اهْمَدَ السَّجْدَةَ السَّاجِدُ

۲۰ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلَى الْمُحَمَّدِ وَبَارِقْ سَلَامْ

شیخ عالیٰ روح دار یا قیر روح و ارشاد

شہنشاہ مدینہ احمد مختار کا صدقہ
علیٰ متشکلشا و حسید کار کا صدقہ
حسین بن علی سرچشمہ اسرار کا صدقہ
عطافرما الہی عابد بہیار کا صدقہ
امام کاظم و موسیٰ رضا سدار کا صدقہ
حسید و شبلی عبدالواحد ابرار کا صدقہ
علی دبو الحسن مست مے اسرار کا صدقہ
مس برج طریقت مطلع اوار کا صدقہ
جانب غوث کے گلگونہ رخار کا صدقہ
شہ سید جوہر سرور و مردار کا صدقہ
جانب شاہ موسیٰ قادری سرکار کا صدقہ
بسا الدین قسم بادہ اسرار کا صدقہ
مجھے دینا جلال قادری سردار کا صدقہ
اور ابراہیم بیکر نخنن اوار کا صدقہ
حسین حق منا نوجہ جمال یار کا صدقہ
جیبت حوت جیب احمد مختار کا صدقہ

الہی سرورِ عالم شہ ابرار کا صدقہ
الہی میری ہر مشکل کو آسانی عطا فرا
الہی راہِ تسلیم و رعنائی خاک کر مجھ کو
ذ وات در ذرفت انجتا ہوں ما تھے پھیلے
الہی باقر و جعفر کی دے خیرات تو مجھ کو
لقدق خواجه معروف کرنی ستر سقطی ہو کا
طفیل حضرت بولفارج طرطوسی مجھے دینا
الہی بو سعید پیر پیراں شیخ لاثانی
محی الدین شیخ عبد القادر شاہ جيلانی
شہنشاہ طریقت عبد الرزاق گداپور
الہی سید احمد اور شہ سید علی عارف
شہ سید حسن اور ابوالعباس کی خاطر
برائے خواجه سید محمد قادری یار ب
شہ میراں فرید بھکر ابراہیم ملتانی
سرای پارحت حق حضرت شاہ امان افسندہ
شہ عرش آشیاں شاہ ہدایت منبع عرفان

شیر عبد الصمد کے دیدہ بیدار کا صدقہ
رشہ رزاق کی شیر نبی گفار کا صدقہ
جواب شاکر اشہد گوہر شہزادار کا صدقہ
امیر شکر دین قافلہ سالار کا صدقہ
مرے والی مرے وارثت میر کار کا صدقہ
الہیں کی چشم رست گیسوئے خدا کا صدقہ
ملے ایوان وارثت کے درود لار کا صدقہ

جو آنکھیں دیں تو آنکھوں کو عطا کر لطفِ انظارہ
دیا ہے دل تودل میں درد دے اور درمیں لذت
گلستان زہرا یستاد حسینیل رزاقی
بنجات اشہد و حضرت حاجی خادم علی کامل
امام الاولیاء ابن علی غنیت دل زہرا
گردائے عشق ہوں بھروسے مراد من مرادوں سے
زکوٰۃ خوبی نقشِ ذلگار روضہ الفور

چال سے مانگنے والا کبھی حاصل نہیں پھرتا
اسی روشنے کے ہر زائر کا ہر زوار کا صدقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ سَلَّمْ

شیخ ۵، لشنا م وارث عالیہ

حصنور سید عالم محمد عربی
سلام مادر حسین فاطمہ زہرا
حسین صابر و شاکر شہید کرب و بلا
فروع غلط بصفنا و مسلمان اوزار
امام باقر زین و جعفر زین و موسی کاظم
امام قاسم زین حمزہ علی رحنا ہمدی
علی عسکری ابو القاسم مہ افلک
امیر کشور دین یادگار شاہ بخار

سلام سروردیں ہاشمی و مطلبی
سلام حضرت مولا علی و شیر خدا
سلام بیکس و منظوم سید الشہداء
سلام سید سجاد و عاصد بیمار
سلام دفتر دین رسول کے ناظم
سلام عترت زہرا و سید سندی
سلام سید جعفر و بو محمد پاک
سلام سید محروق و سید اشرف

جانب حضرت مخدوم دیں عَلَّا، الدِّین
حضور سید و احمد^{۱۹} عمر^{۲۰} جناں آباد
فرود غیر بزم سیادت امام اہل زماں
جانب سید عبدالاحد^{۲۱} گدا پرور
جانب پیر سلامت علی^{۲۲} شہزادی بجاه
بہسار گھنٹن کو نین و فخر کون و مکان

سلام سید سادات شاہ عز الدین^{۲۳}
سلام حضرت مخدوم سید عبدالاحد^{۲۴}
سلام سید زین العابد و قطب زماں^{۲۵}
سلام شاہ عمر لوز^{۲۶} مادی و رہبر
سلام سید احمد روح و شاہ کرم اشڑ^{۲۷}
سلام سید قربان علی^{۲۸} شہزادی شاہ

سلام مرشد کو نین و مادی دوران
حضور حاجی وارت علی^{۲۹} امام زماں

مقبول اشعار فاختہ حضرت پیر ان پیر قدس سرہ

بادشاہ صنح درویش و ولی مولانہ
بو سعید پیر ایشان مرد حق مردانہ
بعد از ایسا فرزند ایشان جملگوں جانازہ
تا قبول حق شود ہر خویش و ہر لیکا نہ

سید و سلطان فقیر و خواجہ مخدوم غزیب
پیر صاحب^{۳۰} فاطمہ^{۳۱} اسماں^{۳۲} زالدن
زینت^{۳۳} بی بی^{۳۴} لفیضہ^{۳۵} خواہان^{۳۶} تھرتانہ
کند با فاتحہ اخلاق خود فرمودہ اندر

رباعی

پہ زنجیر سرماں اسیر آدم
کہ مسکین غریب و فقیر آدم
کرم کن کہ مولا نہ سیر آدم

بدر گاہ تو مستحب آدم
شہماز^{۳۷} کرم سوئے ماں^{۳۸} لنظر
بے حنایک کیف پائے خسین^{۳۹} پاں

سلام لوز

دیکھ کر بابا کی صورت مسکرا کر رہ گیا
مثل شبتم باپ آنکھیں ذینڈ بالکر رہ گیا
بولنے آتا ز تھا بس اب ہلا کر رہ گیا
نخنی شنخی ماتھ لبس اپنی ہلا کر رہ گیا
باپ تب سوئے بجھ آنکھیں لٹھا کر ہیکیا
آئیں جب وہ سانس نہ سر جھکا کر رہ گیا

ہے سلام ان پر جو بچہ تیر کھا کر رہ گیا
بچوں سا جھرہ علی اصغر کا جب کھلا گیا
چاہا اصغر نے نکھیں پکھ بابا پے درد گلو
بابا تھا جران کھڑا اور دست پا لقا مارتا
خاک پر گرنے لگا جنم علی اصغر کا خون
جائے ڈیور^{۴۰} می پر نکارا شہر^{۴۱} بانو جلد آ

جس گھڑی آ کر لگا یہ تھر تھرا کر رہ گیا
گھر کے جانب دیکھا اور انگھیں بھا کر رہ گیا
مر گیا یہ لال میں بازو چھدا کر رہ گیا
صبر کو سمجھا میں بہتر طیش کھا کر رہ گیا
نفحی سی انگلی سے بس ختمہ دکھا کر رہ گیا

یہ کہاں سے شہر بازو تیر اس کے حاتم پر
دیکھنے کا تھا ہمارے بس کے اسلو اشتیاق
کیا کہوں اے شہر بازو تم سے شرمندہ ہوئیں
جی میں آتا تھا کہ ماروں اسکے قاتل کو مگر
تیر جب آ کر لگا یہ یاد کرتا تھا مجھیں
تیر جب آ کر لگا یہ یاد کرتا تھا مجھیں

اے امام آگے کہوں کیا شہر بازو کا میں حال
روتے روتے ان کا دم آنکھوں میں آ کر رہ گیا

لوحہ

دیں مراثیہ خدا ہے اور ایمانِ حسین
سر کٹا یا کر بلایں واد رے شانِ حسین
پر کہا مانا : دشمن وادرے آنِ حسین
مل گیا سب خاک میں نوس سامانِ حسین
نکلا آخر کر بلایں حق سے ارمانِ حسین
جائے دعوت اُک عدادوت میں تھے ہمانِ حسین

دل نثارِ مصلحتہ ہے جاں ہے قربانِ حسین
کی نہ بردستی زید رو سید بیعت کبھی
بجوک سے بیتاب لئے اور پیاس سے تھے جان طلب
کہتے تھے بس عابدہ بیکار رو رو کے یہی
دل کی برآئی تمنا آرزو پوری ہوئی
کی نہ خاطر شناسیوں نے حضرت شیریز کی

قبر سے طاہر اٹھے گا حشر میں لوں دیکھنا
ماقہ میں عاصی کے ہو گا پاک دا امانِ حسین

دعائیہ

حق علیٰ زوجہ پاک بنوں رہ
بحقِ حسین آخوند پختن رہ
بہ موئی کاظم علیہ السلام
حق امام حسن عسکری

اللہ بے شانِ حست در رسول
بحق ولائے امام حسین
بہ سجادہ و باقرہ بہ جعفر امام
بہ نوئی رضا و نقی و نقی

بہ مددی دین وارث الائباء
محمد شماریں امام اور نے

نسب نامہ سرکار عالم پناہ مرتع تاریخ وصال و سن و هزارات

(۱) حضرت محمد صطفیٰ احمد عتبیٰ حلی اللہ علیہ الولی و سلم وفات ۱۴ ربیع الاول سال ۱۳۷۰ھ مزار بارک مدینہ منورہ (۲)

حضرت یستاد الفاروق افاضلہ بزرگ ائمہ عہد و نعمات ۲۰ ربیع الاول مبارک سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک جنت البیقی مدینہ منورہ حضرت علی کرم ارشد وجہ وفات ۱۴ ربیع الاول مضاف امسارک سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک بجفا شرف (۳) حضرت سید الشہداء امام زین العابدین علیہ السلام

نہادت ۱۰ ربیع الحرام سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک کربلا علیه علیہ السلام وفات ۸ ربیع الحرام سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک کربلا علیہ علیہ السلام وفات ۸ ربیع الحرام سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک جنت البیقی مدینہ منورہ (۴) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام وفات ۸ ربیع الحرام سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک جنت البیقی مدینہ منورہ (۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام وفات ۱۴ ربیع الاول یادا شان المکرم سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک جنت البیقی مدینہ منورہ (۶) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام وفات ۵ ربیع الحرام یادا شان رجب سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک کاظمین شریف بغداد (۷) حضرت امام قاسم حمزہ علیہ السلام وفات ۹ ربیع الحرام یادا شان صفر المنظر (۸) حضرت سید علی رضا قدس اشتری وفات ۷ ربیع الحرام مزار بارک نزد میشاپور (۹) حضرت سید محمد

بهدی علیہ حست وفات ۱۰ شوال المکرم مزار بارک بجناب (۱۰) حضرت سید محمد جعفر علیہ حست وفات ۵ ربیع الحرام مزار بارک نیشاپور (۱۱) حضرت سید ابو محمد علیہ حست وفات ۱۰ ذی القعده مزار بارک نیشاپور (۱۲) حضرت سید سکری علیہ حست وفات ۲۲ ربیع الحرام مزار بارک نیشاپور (۱۳) حضرت سید ابو القاسم علیہ حست وفات ۹ ربیع الاول سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک نیشاپور (۱۴) حضرت سید محمد محروم علیہ حست وفات ۱۹ ربیع الاول مبارک سویل پور

قبسہ کنونتی خلیع بارہ شنبی (یوپی) ہندوستان (۱۵) حضرت سید شرف الدین علیہ حست وفات ۱۹ ربیع الاول مبارک سویل پور کنونتی مزار بارک سویل پور کنونت (۱۶) حضرت سید عز الدین علیہ حست وفات ۱۶ ذی القعده سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک سویل پور کنونت (۱۷) حضرت سید محمد علام علیہ حست ۱۰ شوال المکرم سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک سویل پور کنونت (۱۸) حضرت سید محمد علام علیہ حست ۱۰ شوال المکرم سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک سویل پور کنونت (۱۹) حضرت سید عبد اللہ علیہ حست وفات ۷ ربیع الحرام سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک سویل پور کنونت (۲۰) حضرت سید عبدالوحید علیہ حست وفات ۱۰ ذی القعده سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک سویل پور کنونت (۲۱) سید عمر شاہ علیہ حست وفات ۱۰ ذی القعده سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک سویل پور کنونت (۲۲) حضرت سید زین العابدین علیہ حست وفات ۲۰ اریضان مبارک سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک سویل پور کنونت (۲۳) حضرت سید عمر نور علیہ حست وفات ۱۴ ربیع الاول سال ۱۴۰۰ھ مزار بارک سویل پور کنونت (۲۴) حضرت سید عبد لاحد علیہ حست وفات ۱۰ جمادی الثانی مزار بارک دیوبنی شریفی حاطہ اندر دن بریلی (۲۵) حضرت

سید سیران احمد علیہ رحمۃ وفات ۱۴ ریشم الاول مزار بارک اندر وون احاطہ بڑیلیہ (۲۶) حضرت سید کرم اللہ علیہ رحمۃ وفات ارجمند مزار بارک اندر وون احاطہ بڑیلیہ (۲۷) حضرت سید سلامت علی علیہ رحمۃ وفات ۱۹ ارشوال مزار بارک اندر وون احاطہ بڑیلیہ (۲۸) حضرت سید قربان علی شاہ صاحب علیہ رحمۃ وفات، ارمضان المبارک ۱۳۹۷ برداشت دیگر نامہ مزار شریف اندر وون احاطہ بڑیلیہ اور آپ کارو سرا مزار بارک دیوہ شریف شاہ اویس میں ۲۹۔ جگہ مزار شریف آپ کا موجود ہے۔ (۲۹) حضرت سید ناصر شدن حافظ حاجی وارث علی شاہ عظیم اللہ ذکرہ وصال ۱۴ جمادی الثانی الصبا کیم باہ صفر المظفر ۱۳۹۷ھ مطابق، اپریل ۱۹۰۵ھ مزار بارک دیوہ شریف ضلع بارہ بندی (دوہ) نوٹ۔ آپ کا مزار اسی دیگر ہے کہ اس میں وجہ یہ ہے کہ پہلے عرس نسلک کا تک مقام بڑیلیہ شریف ہوتا تھا جبکہ صحیح آدم زادہ ہونے لگا تو زائرین کو پالن و عنیرہ کی بہت تکلیف ہوتی تھی اور تمازت آفتاب سے خلوق خدا پریشان ہوتی تھی بالاتفاق لوگوں نے سرکار عالم پناہ وارث پاک عالم نوازا عظیم اللہ ذکرہ سے درخواست کی کہ حضور زائرین کو بہت تکلیف ہوتی ہے پر کوئی باغ نہیں ہے جسکے ساتھ میں زائرین پڑھ سی، دوسرے یہ کہ پانی کی طبعی بہت تکلیف ہوتی ہے اگر ہم غلاموں کی البجا ہجکہ باغ شاہ اویس میں میلہ کا تک لگنے لگے تو لوگوں کو کو ارام ملے گا سرکار عالم پناہ نے تھوڑی دیر تاں کرنے کے بعد فرمایا کہ حلپور والد صاحب کو شاہ اویس میں لیکے چلتے ہیں اسی وقت اپنے مزار بارک سے ایک ایٹ نکال کر اپنے احرام شریف میں لپیٹ لکھ لیا اور کہ چلپوہم اپنے والد سماں کو لئے جا رہے ہیں جب آپ شاہ اویس میں پہنچ جیاں اب مزار بارک ہے، اسی بجد آپنے فرمایا کہ اس جگہ تیار کرد، فوراً تبریک گئی، آپنے خود قبر شریف میں اتر کر احرام شریف سے ایٹ نکال کر باقاعدہ رکھی اسکے بعد آپنے فیلڈ کرہ ہمارے والد صاحب سیاں آگئے، راوی کا بیان ہے کہ لاش بارک پر رکھی تھی ذرا سکعن میں دھبہ طھی نہیں لگا ہے معلوم ہوتا تھا کہ ابھی آزاد لاش رکھی گئی ہے اسکے بعد آپنے پر رخاک فرمایا، شاہ اویس میں آپ کے والد صاحب کا ما اس طرح سے بنتا ہے، یہاں مزار بارک ہونے کی اصل وجہ یہی ہے، یہ واتحہ پر الوف سے اسی طرح پرستے چلے آئے ہیں جنکو رواہ معتبر جان کر ورن کتاب کیا، الغیب عند اللہ۔

سرکار وارث پاک کے ہمشیر کے نواسے حضرت سید ابراہیم شاہ صاحب وارثی، آپ دادا حضرت خادم علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے تھے، آپ کا مزار شریف آستانہ شریف علام گردش میں جنوبی اور غربی حصے میں ہے، آپ کے نواسے علی حمد علی سیاں شاہ صاحب تھے مزار بارک رہائش گاہ نے قریب اور مسداں میں ہے آپ سماجرانی، وی اچھر جان بیان نیا از زمہ نہیں، فی الحال سید وحی حمد عز و شان میں میں مظلہ العالی رہ دادا حضرت سیاں قربان علی شاہ صاحب کے مزار بارک کے سجادہ نشین ہیں، ہیں



بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۶۸۴

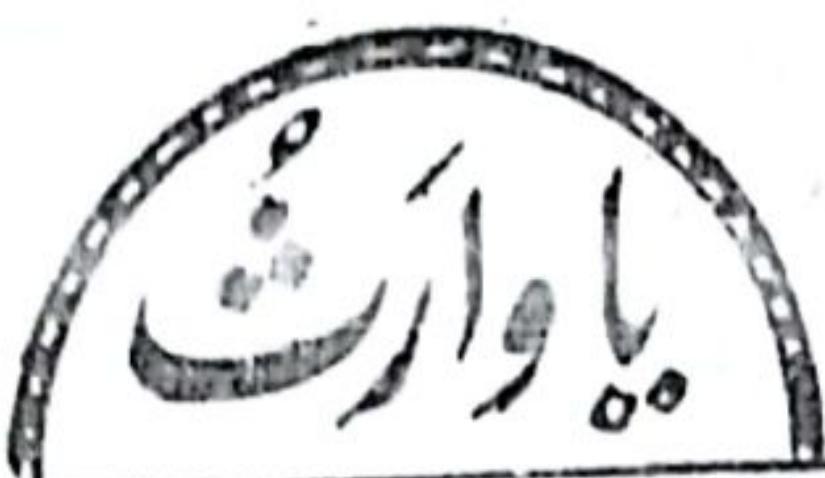
الْأَنْ أَوْلَى بِإِعْلَمٍ لَّا يُخَوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يُخَزَّنُونَ

بِإِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِإِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِإِنْ شَاءَ اللّٰہُ

سرکار عالم پناہ کے مختصہ سوانح حیات
وارثات فیض آیات و نیز مفترض
حضرات کے اکثر اعترافات اور
سوالات کے جوابات

بِإِنْ شَاءَ اللّٰہُ

ملنے کا بیتہ، فرمدیں حسن تھاواری زینت محل نزد جامع مسجد شمس آباد جن گنج کے انیور (بیوی)



یہ بارگاہ وارثؒ عالم فواز ہے
 و سرہیاں جھکا ہے وہی رفراز ہے
 زاہد کو اپنے زید و عبادت پر غور
 چڑ کو رنے کرم زمی اجتنب پہنانے ہے

سَبِّيلُ اللّٰهِ السَّجْدَهِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعُلَمَاءِ وَالْعَافِيَةُ لِلْمُسْتَقِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى
السَّلَامِ عَلَى أَرْضِ سُولِّهِ حُكْمٌ قَاتَلَهُ وَأَصْحَابُهُ دَهْلٌ بَتِيقٌ وَأَنْوَاجُهُ دَذْرٌ يَاتِيهِ
جَمِيعُهُمْ ط

بُرْ نَهْيَے اِسے پہ نجفہ نہ تاب راز ہے
کھپڑ پور دردے پہ محبت کا ساز ہے

اما بعد: دنیا میں ابھی نادر الوجود مہشیوں کا ظہور شاذ اور عرصہ دراز کے بعد معزز و ممتاز خاندان میں تو ہے اور ان کے چشمہ نیوض و برکاتت سے ہزاروں لاکھوں مردوں افراد و حافی آبیں حیات سے سیراب ہونے ہیں جیسا کہ ہمارے اس عظیم النظیر دشمنگیر نے سید الملوک بن خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کی پیغمبریوں پیش کیا تھا میں امام ابن امام موسی کاظم علیہ السلام کی نسل سے بنتا پور کے سادات ذوی الفضائل والبرکات کے خاندان میں بہار جاہ و جلال ظہور اجلال ذہبیا اور تمام عمر بھی کام کیا کار خاص و عام کو محبت ثنا بدھ حقیقی کی ہدایت فرمائی

چنانچہ پیر بزرگ بہادری کے وسط میں ارض تقدیس دیوبند شریعت ضلع احمدیہ منسلکی (اوڈ) میں اکیب مجعع الصفات ذات عالم ظہور ہیں آئی جس کا وجود بالفقیر نمہب یعنی طور پر بگزید پڑھ عالم فیوں و تیسیم کریا گیا اہل اسلام نے امام ولادت مانا اہل ہنود نے اوتا رسم بھا یہود و فصاریانے نہ ہی پیشو اگر دانما اور دیگر نہ امہب والوں نے اپنے واسطے ہادی بحق بہرحال جمال کیا یہ تمام انتساب قیاسی ہی نہ شئے لکابر عملہ ذائقہ وار و نما ہونے رہے

چنانچہ اطراف و جوانب عالم میں جس طرف اس ہادی بحق نے قدم رکھا خود وہ سر زمین ہندو یا عرب عجم ہو یا چین یا روس امریکہ ہو یا جاپان و فرانس ہو یا مجتمع انجمن اہم ہو اس کے زائرین و عقائد متعدد غائبانہ پروانہ وار پیدا ہونے لگئے حتیٰ کہ پچاسی سال کی عمر میں پچاسی لاکھ کیا پچاسی کروڑ سے بھی زائد اس

مقدس ذات کی دلتقیدیں و نصیحت کرنے والے پیدا ہو گئے اور پسلامِ شد وہ ایت اس کی ظاہری اور حیات ہی پر ختم ہنہیں ہو گیا ملکہ یہ وہ سراجِ العارفین تھا جس کی آوت سے ہزارہا اپنے چراغِ روشن ہو گئے جن

تاپیامتِ زخمِ عالم و عالمیان میں چنانگار ہے گا

حَمْنَىٰ كَهْ نَافِيَّا مِرْتَ غَلُّ أُوْبَارَ بَادَا
حَمْنَىٰ كَهْ بَرْ جَمَالُشِ دُوْجَهَانَ ثَفَارَ بَادَا

وہ ذاتِ مقدس مجتمعِ الصفاتِ مکاونی مبنیٰ سکھا لاتِ انسانیٰ حشرشپیہِ حقائق و معارفِ ربانيٰ امام الاولیاء قبده عالم و عالمیان مرشدِ حاجی سید وارث علیٰ شاہ عاصم اعظم اللہ ذکرہ کی ذاتِ باہر بکاتِ نفحی =
اَذَابَ اَدْبُيَا اللَّهُ لَكَ حُوتٌ عَلَيْهِ حِمْدَةً كَ دُهْمُدْ حِيجَنَ نُونِ ط

علیٰ ہذا سرکار عالم پناہ کے صفات کی تعریف جس طرح ہمارے جد ام کان سے باہر ہے اُسی طرح اس کا بھی اختزان ہے کہ ہمارے واسطے طریقہ بعیت جو تجویز فرمایا وہ اپیا جائے اور وسیعِ معنی ہے جبکی پوری تشریح کرنا تو ناممکن ہے مگر اس کے قواعد اور ضوابط کے ظاہری مفاد اور منفعت پندرہ استعفہ اوزگارش کرتا ہوں

چنانچہ حضور قبایہ عالم کے حلقةِ ارادت میں داخل ہونا یہ شرف ایسا ہے کہ جس میں بغیر کسی فرق و امتیاز کے تمامی مردیاں کی مساوی حیثیت ہے چونکہ سرکار عالم پناہ نے اکثر و بشیر فرمایا ہے کہ جو ہمارے سلامہ کے تما می پیامت تک مردیہ ہو گا اور آج بھی جو سلامہ وارثیہ عالیہ میں داخل ہوتا ہے خواہ وہ کسی فقیر احرام پوش کے ذریعہ ہو یا فزار شریف پر جا کر مردیہ ہوتا ہے وہ سب سرکار عالم پناہ کے مردیہ ہیں۔ جبکا کردہ حديث شریف میں وارد ہے عرض کیا ہے حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آپ کی زیارت لعوب کے وصال کے کس طرح ہو سکے گی فرمایا کہ بالکل اسی طرح جیسے کہ اب ہوتی ہے تاپیامت ہوتی رہے گی پس ہادی بحق نے جس طرح جیاتِ ظاہری بہی بعیت فراہم کر دیا ہے اسی طرح بعد وصالِ سلامہ بعیت جاری ہے واسطہ درمیانی کسی فقیر احرام پوش کو فرار دیا جاتا ہے مگر مردیہ سب کا کام ہے اسی طرح بعد وصالِ سلامہ بعیت جاری ہے واسطہ درمیانی کسی فقیر احرام پوش کو فرار دیا جاتا ہے اسی طرح جیاتِ ظاہری ہی کے ہوتے ہیں سرکار عالم پناہ نے فرمایا کہ ہماری منزلِ عشق ہے اور عشق میں جانشینی ہنہیں۔

كَلَهُ وَ فِي بَرَادَةٍ بَيْتٍ خَرَاءَزَلِي دَعَدَ دَفَاعَيْتَ عَنْدَ فَتُبُويَ كَادَ هَدَنَ، نَادَيْتَ جَيَانِيَهُ
حوالہ کتبِ احادیث: ابو عیالی - دارقطنی، بیہقی، ابن عساکر، طبری =

ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سیری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کیا (بقیہ عد ۹۹ پر)

لہذا شاید اسی پر بعض حضرات کو احرا من ہے یا اغرا من کرنے کا نوٹ لائے جو احمد بن حنبل
پیش کیتے رہیں کہ سرکار عالم پناہ لئے کسی کو مرید کرنے کی احادیث نہ دی اور کسی کو اپنا خلیفہ بنایا اونہ کسی فیض احادیث
بیان نہ قبایل حاجی صاحب کے سامنے کسی کو مرید کیا

لہذا خاندان عالیہ واژیہ میں پہلے ما بی بحث ہے کہ جب صاحب بلاد نے کسی کو اپنا خلیفہ اور
جانشین ہیں بنایا تو پھر آئندہ طالبین کو منکر سللہ اور ازروے قرآن اور شاد و ملیت کے تخفیف ہونے کی
کیا سبیل ہوگی اس موقع پر اس ناشدنی بدگمانی کا بھی امکان ہے کہ کیا پسلیہ حضور آنکی ذات کا
مرالیہ نہیں نہیں نصیب و شنان ایسا چال کرنے کا موقع نہیں ملایہ جہاں اس العلی سرکار کے اور نام انداز
زمان سے نہیں تھے اسی طرح اس بار خاص میں بھی اکیل طرز حجہ آگاہ نہ تھا

کہ بھی فقراء احرام پوش بھی کہ آپ کے زمانہ حیات میں بیعت کرتے تھے اور جا بجا سلام رشد و مہر آتھ
جاری کئے ہوئے تھے اب بھی بحضور جاری کئے ہوئے ہیں اور بیشمار طالبین فیضیاں بدھوئے اور برابر ہو رہے
ہیں جن جن فقراء احرام پوش صاحب بلاد کے دست گرفتہ طالب یا مرید حضور کے سامنے پیش ہوئے تو آپ نے

تو گویا کہ اس نے ظاہری حیات میں میری زیارت کی۔
حدیث نکورہ بالتفق علیہ ہے اس سے صحیح اور لفظین کے درجہ پر یہ ثابت ہو گیا کہ حضور مکرم علیہ السلام اذوق و اسلام
کو پروردگار عالم نے حیات ابدی سے سرفراز فرمایا۔ لہذا اس وقت بھی وہ ظاہری حیات کے ساتھ قبر
شریف میں آرامیم فرمائیں اور اپنے ہر امنی کی فریاد سن رہے ہیں = حضور کی ذات مبارک میں تکام حواس
خمسہ ظاہر و باطنہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ موجود ہیں۔

لورٹ دوسرے یہ کہ امیر تقاضی کلام پاک پارہ ۲۴ سورہ احزاب میں فرماتا ہے۔

يَا أَنْجِيَ الْبَرِّيَّ إِنَّا أَمْرَرْنَاكَ شَاهِدًا أَوْ مَبْشِرًا أَوْ نَجِيَّدَ دَاعِيًّا إِنَّ اللَّهَ بِإِنْ شَاءَ
وَسِرَّا جَاهِيَّتَهُ طَرَفَ دِرْجَةٍ، ابْنَى هُمْ نَجْنَبَ كَوْبِيْجَا ہے تَبَانَ: إِلَّا إِذْ خَوْشَةٌ إِنْ شَاءَ وَالا اور طلاق
والا افسد کی طرف اس کے حکم سے اور چراغ حکما و تفسیر = یعنی چراغ نور افشا ہے جس سے نور برس رہا ہے
اور کائنات منور و تامنہ ہوتی چلی جاتی ہے مگر چراغ کی روشنی میں کوئی کسی یا نقش واقع نہیں ہوتا دکھنا کیا

آتاب و ماہناب بھی گہن کا نقش نمایاں ہے

کبھی انہمار اخوشی نہیں فراہم کر سکتے میراث نظر شفقت ان کو دیکھیا اور سرور ملک کر رہی ارشاد فرمایا کہ سنو سنو تم میں
مرد ہو یہ انتہا رہو انتہا اکپ ہے اُن سے اور حم سے خوبست رکھو = جیسا کہ کلامِ اک بیس آیا ہے پڑھ پڑھ
سورة الفتح = اَنَّ الدَّيْنَ لِيَعْلَمُنَّا اِنَّمَا يُنَزَّلُ عَلَىٰنَا اللَّهُ طَدِيدُ الدَّدِ فُوقَ اَدِيرِ بِحِمْ

رسویہ جو لوگ باختہ ملتے ہیں تجھے وہ باختہ لانے ہیں اُن سے اللہ کا باختہ ہے اور پرانے کے باختہ

غصہ تو آتا ہے کہ خسرو مدد بیعتِ مخدومان کے دشمن زورِ گیرت سے فراہم کر رہا ہے اس ہاتھ کے اوپر

بے یعنی اک رائٹہ تعالیٰ کا باختہ موہما تو یہی باختہ ہوتا کیونکہ اسکی ذات پاک صہم وجہ اپنی سے مہر ہے =

غلی ہڈا۔ ان واقعات پر غور کرنے سے تو معاون ٹابت ہوتا ہے کہ حضور والانے رسم درواج زانہ کے موافق

خلافت ظاہر ہی اپنے مملک و مذاق کی بناء پر اپنے مسلمان میں پندرہ نہیں فراہم اور اس ظاہری ترکیبِ خلافت کا بھی

کیلئے اپنے مسلمان یہیں سند باب فراہم بگھر برکات و فیضاتِ خلافت سے لپنے احرام پوشاں کو محروم نہیں رکھ

کر کر لکھنؤیں زید و بکرہ احرام پوشاں کو مجاز بیعتِ خشیدیا حضور والانکے زمانہ میں جن فقرائے احرام پوشاں کا سلاہِ مرشد و تہذیب

فرادہ و سین پڑا نہ پڑھاری تھا اُنہیں سے چینپندِ حضرات خاص طور پر تابع ہو رہیں۔ یعنی حضرت حاجی میاں شاہ اللہ

شاہ صاحب وارثی خانقاہ اُرثی جور دعا پور ریاست گوالیار۔ جانب حضرت حاجی میاں محمد شاہ صاحب وارثی

جو پوری خانقاہ وارثی سمجھا جاتا ہے۔ جانب حضرت حاجی میاں حسین شاہ صاحب وارثی متوفی خانقاہ اُس

جانب حضرت حاجی میاں شاہ صاحب وارثی سرحدی۔ جانب حضرت حاجی میاں مکنی شاہ صاحب وارثی متوفی

پہلی نسخہ بارہ نہیں۔ جانب حضرت حاجی میاں معصوم شاہ صاحب وارثی نہیں۔ جانب حضرت حاجی میاں قادر شاہ

شاہ بارثی متوفی بچڑیوں نسلی مزادآہا۔ جانب حضرت حاجی حکیم میاں عظیم شاہ صحتاً وارثی بالو پور ضلع سیتاپور غیرہ

رجاۓ اللہ علیہم اجمعین

چھاپنگہ جانب حضرت حاجی میاں قادر شاہ صاحب وارثی نے سرکار عالم نیاہ کی موجودگی میں بہت سے

دو گوں کو داخل سلسلہ کر کے دیوں شتریعن سرکار عالم نیاہ کی خدمت باہر کرتے ہیں بھیجا کر جاؤ پیشوائے برقی ہادی مطائق سرکار

وارث پاک عالم نواز اعظم ائمہ ذکرہ کی قدمبوسی خالی کرد اس وقت انہیں حاجی میاں اوگھٹ شاہ صاحب وارثی حضرت اُن

عظیم سرکار عالم نیاہ کے دربار میں سرکاری خدمات کو انجام دیتے نئے کہ جو زائرین عقبہ تند آئیں انکو سرکار عالم نیاہ کی خدمت

باہر کتے ہیں حاضر کر رہا ہے لامیں اور سرکار عالم نیاہ کو پڑھ کر سنائیں اور پھر سرکار عالم نیاہ سے جو حکم حبس کیتے

صادر ہوا اس کو تحریر کر کے حفظ روانہ کر دیں اور بھی بہبینی کی خدمات ان کے سپرد فیض جس کو آپ نجی خوبی
انجام دیا کرتے تھے۔ بہر کہیت جب بچھڑائیوں سے کچھ آدمی سر کار عالم پناہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان لوگوں کو
تبلہ حاجی میاں، اوگھٹ شاہ صاحب وارثی رحمۃ الرانی علیہ نے سر کار عالم پناہ کی خدمت با برکت جس میش کیا اور عرض
کیا کہ یہ لوگ تادر شاہ صاحب وارثی کے ذریعہ داخل سلاسل ایں سر کار وارث پاک عالم نواز افلم افسد ذکر کرنے والے میا
کسب ہماں سے مرید ہیں تادر شاہ اور ہم دونوں ہیں یہ ملکہ اور ودیا ملکہ آنکہ ہے اسی طرح جناب پنڈت دین دار
شاہ صاحب وارثی ملا باری مہیری جب طلاقہ غلامی بیرون دخل ہوئے اور بعد احراام پوشی کے جب اپنے دلن والوف ہونے
تو وہاں اکابر شخص ابین الدین شاہ نامی جو خود سے احراام باندھ کر بہت سے لوگوں کو مرید کرچکے تھے اور یہ کہا کرتے تھے
کہ میں قبای حاجی صاحب کا احراام پوش فقیر ہوں سر کار عالم پناہ نے مجھ کو سب مریدوں پر خلیفہ مقیر کیا ہے ہر شخص سے
یہی غلط بیانی کرتے تھے سر کار عالم پناہ کا نام نامی سن کر لوگ جو ق درج تھے اور میدھونے والے جب پنڈت دین دار
شاہ صاحب وارثی سے ملاقات ہوئی تو ابین الدین شاہ نے کہا کہ مجھکو شایہ حاجی صاحب نے رب مریدوں پر اپنا خلیفہ
مقیر کیا ہے اس کے علاوہ اور بھی غلط بیانی کی جس سے پنڈت دین دار شاہ صاحب وارثی کو شہر ہوا کہ شایہ یہ تسلیہ
حاجی صاحب کے فقیر نہیں ہیں اس لئے یہ غلط بیانی کر رہے ہیں ملکا و مشرب وارثی سے ناد اتفاق ہیں۔ پھر پنڈت دین دار
شاہ صاحب وارثی نے ان سے چند سوال کئے تو ابین الدین شاہ نے کوئی اس کا معقول جواب نہ دیا آخر الامر دونوں میں
کچھ ترش روئی کی بائیت ہونے لگیں تو ابین الدین شاہ نے کہا کہ تم کو معلوم نہیں کہاے مرید کہتے۔ پھرے ہٹے عہد دار
ہیں فرم کو گزرتا کر کے جملی خانہ بھجوادوں کا فرم جھوٹ ہو قصہ کوتاہ دیاں آدمیوں کا مجتمع کافی تھا اور سچے شخص کی گفتگو ترش
روئی کے ساتھ ہو رہی تھی اور بھی دیاں آدمیوں کا جنم غیرہ بوجگا شخص کو اکابر شما ناظرا رہا تھا
اپنے پنڈت دین دار شاہ صاحب وارثی بتھا ہونے کی وجہ سے خاموش ہو گئے اور اپنے جانے مقام پر
والپس آگر اپنے مبتہ پر پیٹھ گئے اور بیٹے لیٹے اپنے مرشد برحق بادی مطلق کا تصویر کر کے دل ہی دیا۔ ہیں کہنے لگے کہ میں
کیا کروں اسی سوچ دنکر بہت تھے کہ انکھی آنکھ کچھ دیر کیلئے جھپک گئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ سر کار عالم پناہ فرانے ہیں کہ پنڈت
قلم فکر مرت کرو وہ ہمارا مرید نہیں ہے اور نہ وہ ہمارا فقیر ہے لپنے کئے کی سزا پائے گا اور تھے وہ شعر نہیں سنائے

گھرے نوسم مریں ہمی مرے بلا کے
پچھے گھر و کا بال کا مرے نہ ہمارا جا کے

چنانچہ اتنے بیس نیڈت دنیدار شاہ صاحب دارثی کی آنکھ کھل گئی اور وہ اٹھنی شروع۔ آس اشارہ میں وہاں کچھ لوگوں لے پہنچا کر این الدین شاہ اور نیڈت دنیدار شاہ صاحب دارثی دونوں کو آگ میں ڈال دیا جاتے جو محل ہو گا وہ زندہ آگ سے بھل آئے گے اور جو نقی اور جعلی ہو گا وہ آسی آگ میں جل کر خاک ہو جانے گا اسی وقت لوگوں نے لکڑا سی جمع کر کے لکڑی پر آگ رکائی یہ دیکھ کر این الدین شاہ نے چلانا شروع کیا کہ میں تبلہ حاجی صاحب کا نیقہ منہب ہوں اور نہ مرید ہوں فوراً اسی آگ کا بدن سے اتار دیا اور کرتا پا بجا سے اور ٹوپی پہن دیا اور سب لوگوں کے سامنے اعلانیہ پکار پکار کہنے لگے میں تبلہ حاجی صاحب کا نہ تو مردی ہوں اور نہ حرام پوش نیقہ ہوں بھر تو دیاں ان کے حقنے میں بین تھے ان لوگوں نے این الدین شاہ کی اچھی طرح خوب نزد کوپ کیا اور جمامت بنوا کر چاہ دا برد کا صفا یا کرکے دہاں سے نکال دیا۔ وہ لوگ حقنے میں تھے سب کے سب حیران و پریشان جذاب نیڈت دنیدار شاد صاحب دارثی کے پاس پہنچے اور کہنے لگے اب کیا ہو گا ہم لوگوں کا تو دہی تقدیم ہوا

نہ خدا ہی ملا نہ و صہال صنم ہوا

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

ہم لوگوں کا تو اب کہیں ٹھکانا نہیں ہے اور سب واقعہ این الدین شاہ کا نایا اور کہا کہ اب آپ ہی بتلیے کر ہم لوگ کیا کریں یا تو آپ اپنا مرید کر لیجئے یا جو راستہ بتائیے وہ کریں نیڈت دنیدار شاہ صاحب دارثی نے کہا کہ دیکھو ابھی مجھے دارثی سلایے سے واقفیت کم ہے مجھے بھی چند ہی روز کی محنت مال ہوئی ہے میں اس کے شعلن زیادہ کچھ نہیں بتا سکتا

لہذا تم لوگ میرے کہنے پر عمل کرو تو میں کوئی راستہ تبلاؤں آخر سبھوں نے بالاتفاق رائے ہو کر کہا کہ جس طرح سے آپ فراہیں گے ہم تباہی نیڈت دنیدار شاد صاحب دارثی نے کہا کہ تم سب آدمی ہماسے ساختہ دیوبہ شریف سرکار عالم پناہ کی خدمت با برکت میں چاوجو حکم دیں وہ کرنا۔ الفرض جذاب نیڈت دنیدار شاہ صاحب دارثی سب کو لیکر سرکار عالم پناہ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے اور سب واقعہ جعلی این الدین شاہ کا نایا کر، عالم پناہ نے فرمایا کہ میرے نام سے مرید کیا وہ سب ہماسے مرید ہیں اور قیامت تک جو ہمارے سلا میں مرید ہو گا وہ ہمارا مرید ہے پھر سرکار عالم پناہ نے ان لوگوں کی دسجوئی فرمائی اور بار بار ہی فرمائی کہ میرید ہو دے پئے کی سزا پاگیا جن حضرات کو این الدین شاہ کے واقعہ میں کچھ شک و شبہ معلوم ہو و در لقصفات دارثی

مرتبہ نپڈت دیندار شاہ صاحب دارثی پڑھ کر اپنی تسلی و لشی فرالیں

لہذا ایسے ایسے واقعات بہت ہیں کہاں تک جس تحریر کروں بخوبی طوالت منحصر لگا رہ

کرنا ہوں۔

چنانچہ امک دفعہ کا ذکر ہے کہ جانب قبلہ حاجی میاں اوگھٹ شاہ حسن دارثی رحمۃ اللہ علیہ جن کو دریں خدمت باہر کرتے ہیں رہنے کا شرف حاصل تھا اکثر و بیشتر انہی زبان مبارک سے نہ ہے اور دیگر حضرات کے زبانی بھی نہ ہے اور بہت سے آدمی اکھی اُن کی زبان مبارک سے سنتے والے بھی موجود ہیں اور قائد میاں صاحبؒ کی تحریر بھی میرے پاس موجود ہے امک دفعہ کا دافعہ ہے کہ سرکار عالم پناہؒ کے دبای عالی میں ناگزین کا بہت سمع نہیں اور سرکار عالم پناہؒ لوگوں کو مرید فرمائے تھے اور جب اور کہی زیادہ آدمیوں کا ہجوم ہونے لگا تو سرکار عالم پناہؒ نے فرمایا کہ اوگھٹ شاہؒ تمہاری طرف سے بعیت لیا د اس وقت جانب قبلہ حاجی میاں اوگھٹ شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال ہوا کہ کس طرح میں مرید کروں میں نے تو کہی میری کیا ہی نہیں کیا کہوں بذریعہ اوگھٹ شاہؒ کے سرکار عالم پناہؒ نے خلاصہ کیا کہ اس طرح بعیت کو پس فوراً اسی سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم افتخار ذکر کرنے فرمایا کہ کہوں بذریعہ اوگھٹ شاہؒ کے

ہامنہ پھرڑا وارث پسیر کا چین پاک کا رسول خدا کا اخ

اسی وقت جانب قبلہ حاجی میاں اوگھٹ شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار عالم پناہؒ کے سامنے بعیت لیتی شروع کر دی اور بہت سے لوگوں کو بعیت کیا پھر اس کے بعد کوئی ایسا موقع نہ ہوا جو سرکار عالم پناہؒ کی موجودگی میں آپ نے بعیت لی ہو اور دیگر احرام پوش سرکار عالم پناہؒ کے موجودگی میں بعیت کرتے تھے اور کرتے رہے بعد وصال سرکار عالم پناہؒ پھر قبلہ حاجی میاں اوگھٹ شاہؒ حسن دارثی رحمۃ اللہ علیہ کو سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم افتخار ذکر کرنے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ اوگھٹ شاہؒ تمہاری طرف سے بعیت کرو پھر آپ نے غرض کیا کہ حضور میں بعیت کرنا ہنسی جانتا ہوں کس طرح سے میں بعیت کرو ارشاد ہوا کہ کہوں بڑے اوگھٹ شاہؒ کے ہامنہ پھرڑا وارث پسیر کا چین پاک کا رسول خدا کا اخ

جب سے پھر آپ نے بعیت کرنی شروع کی اور سرکار عالم پناہؒ نے اپنی حجہ پر تصدیق کیا بھی فرمادیا جو کہ واپسی کوئٹہ مکان اور زیارت کلارا کے خط سے ثابت ہے جن حضرات کو اس میں شکر و شہر ہو وہ ایکا و نیل گلزار آف بیٹا کلارا

کے خط کو پڑھ کر اپنی نسلی و نشفی فرمابیں خط انگریزی میں ہے جس کا ترجمہ اور دیگر بھی کیا گیا ہے خط اور ترجمہ
حیات وارث و توصیف و اirth و غیرہ بس موجود ہے

ترجمہ خط و اپنکو سطھ کھلاز راف پہٹا کلارا

محترم بندہ :

حضرت حاجی صاحب قلب کے متعلق یہ سوال آپ سے پوچھا ہے اس کا
جواب لکھنے ہوئے مجھے مررت ہوتی ہے آپ کے ارشاد کے مطابق اب میں عرض کرتا ہم گور کرتا ہو جائی
صاحب کے متعلق مجھے کیا کچھ معلوم ہے اس فناشی حق بزرگ سے میری ملاقات کا ہونا میری زندگی کا
ایک اہم واقعہ ہے جسکی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ میرے سوانح حیات کے کم انکم اکاپ سرسری منظالعہ کے بغیر
مشکل سے کیا جاسکتا ہے جو واثقگی مجھے اُن کی ذات سے تھی اس کا حال قلم بند کرنا میرے لئے مترت کا جنوب
ہے میری ممنونیت کا تقاضنا ہی ہی ہے اور ممنونیت ان پاکینزہ اوصاف میں سے ہے جن کو خداوندی کہہ
جا سکتا ہے جو واثقگی مجھے حاجی صاحب قلب کی ذات سے رہی ہے دہمی میری زندگی کا اکیل رشتہ ہے
جو شیری خامیوں سے متراہے ان سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں ہوا حتیٰ کہ جو عقیدت مجھے اپنی والدہ کے
ھتھی وہ بھی میرے دل کو اس قدر معمور نہ کر سکی بلکہ اپنی والدہ کے متعلق میری سب سے بڑی آرزو یہ ہتھی کھینچ
حاچی صاحب قلب کی اُسی بے نیازی اور نزک علاقئ نصیب ہوتا کہ اپنی وفات کے بعد وہ مہتی اور نیتی
کے عکس سے آزاد ہو جائیں۔

قباہ حاجی صاحب کی ذات میرے لئے پاکینزگی اور بُریزی کے ان تمام خواہوں۔

کی تعبیری جو عرصہ دراز ہے میرے دل و دماغ میں سمائے ہوئے تھے گویا جب عالم ظاہری میں میری ان
سے ملاقات ہوئی اس سے بہت عرصہ پہلے وہ میرے دل میں رہتے تھے جو پاکینزگی اور فوق البشر ہے
نیازی حاجی صاحب قلب کی ذات میں نظر آئی ھتھی اسے مجھے اکیل دھندا اسا شعور اس وقت سے
ہے کہ جب کہ ابھی میری عمر تیڑہ سال کی ہتھی اس وقت میں نے ہماری لشناں مہارا جہ کشیرے پر دریافت
کیا تھا آپا ہندوستان بس اب بھی کوئی خدا ایسیدہ بزرگ ہیں سن ۱۹۰۲ء یا سن ۱۹۰۴ء ہیں میں نے پہلی

پہلی مرتبہ تبادلہ حاجی صاحب کا ذکر لندن میں نہ اس زمانہ میں شیخ حبیب احمد صاحب ہندوستان سے آئے ہوئے تھے انہوں نے جیونش اور ناسخہ کے متعلق اپنے اوکار بیان کئے لیکن ان سے یہ ریاضتی نہ ہوئی یہ ریاضتی کو دیکھ کر شیخ صاحب نے کہا کہ اگر نہیں اس سے زیاد کچھ مرطاب ہو تو یہ مرشد حاجی صاحب سے رجوع کرو اس دن سے حاجی صاحب پہرے خیال میں بیٹھ گئے اور وہ یہ ریاضتی عنوان کی تلاشی روح کا نتھیا کے مقصود فرار پائے میرے نے ان سے ملنے کا مضمود کر لیا اس سے اکیل سال پہلے میرے اپنے والدین کی اجازت سے مسیم سرما میں پہنچا تھا وہاں مجھے عیسوی اور سکون نسبت ہوا اور میرے عوفیا کے طبق کام کے مقابلے جو مجھے شیخ حبیب احمد نے سکھایا تھا انہی میں سے اکیل پر عزور و فکر کیا دوسرا سال مجھے پھر اجازت ملی اور میرے اپنے عربی کے اتساد شیخ حسن عسکری کے ساتھ پھر قاہرہ گیا مجھے معلوم تھا کہ میرے والدین نے ہندوستان اپنے دور دراز ملک میں جانے کی اجازت نہ دی گئی لیکن میرے پوشیدہ طور پر پی ایڈیا کے تھیز مار مورا پر سوار ہو کر بھی ہو پنچا اور دل میں یہ ارادہ کیا کہ بہت حدود بڑھا کر ورنہ والدہ متذکرہ مونگی میں نے جنپے بمبئی میں نیام کیا اور اسکے بعد لکھنؤ میں جیا کہ میرا دو ایک سال معمول تھا میں تقریباً سات گھنٹے روزانہ اکیل اندھیرے کرے میں بھی کرتھورا اکیل میں مشغول رہتا تھا لکھنؤ سے حسن عسکری کے ساتھ اکیل گاڑی میں سوار ہو کر دیوبہ شریعت روانہ ہوا دوپرے پہلے میرے قبلہ حاجی صاحب کے آستانہ پر جا ہنپا اس وقت میرے حالات پختی کہ میں شدت حذبات سے تھے سمجھ کا پر رام تھا میرے اس سے پہلے کبھی کوئی کوئی ہندوستانی گاؤں یا گورے لباس یا مبوس فیقدہ دیکھئے تھے میرے گرد و پیش چیزیں چیزیں قبیلہ و داس دنیا کی معلوم نہ ہوتی تھیں بلکہ اکیل خواب کی مانند تھیں جس فناہ و باطن محسوسات اور غیر محسوسات رب اکیل دوسرے میں مدغم نظر آتے ہیں پھر تبادلہ حاجی صاحب نے شریعت لائے دا میں باہر دو مرید تھے جن کے ساتھ وہ پڑھے تھے لانا فدح سبم و زبدہ و رضیات نزاری میں آنکھیں آسمان کی طرح گہری اور شفاف بیانی سی جسی اور ملند خدو خال موزوں گورانگ سفید براق ڈاڑھی ہوں ٹوں پر عصفوں بتاب کی دسیم مسکراہٹ میرے جذبے نے مجھے جرأت دلائی اور میرے دو طریقہ سرآپ کے سینے پر رکھ دیا انہوں نے مجھے اپنی آغوش میں لے لیا اور فرمایا شخص کہا ہے آیا ہے اس کا مذہب کیا ہے دوسرے سوال میرے کہہ جواب نہ دیا کیونکہ اس کا جواب میرے

پاس کوئی جواب نہ تھا مجھے صحیح یاد نہیں کہ قبلہ حاجی صاحب لے اس پر کیا کہا مگر کچھ ایسا خیال ظاہر کیا کہ سب مذاہب کا مقصد اکیب ہی ہے لیکن سب سے دل میں صرف اکیب خیال تھا جس کو میں ظاہر کرنا چاہتا تھا عکسی نے سیری طرف اشارہ کر کے پہ کہا کہ یہ مہندستان صرف آپ سے آئے ہیں مشہور منفمات مثل انجمن مل وغیرہ کی بیان کا مقصود نہیں۔ فرمایا کس چیز کی تلاش ہے گویا میں سے دل کی بات مجھے سے پوچھی میں نے عرض کیا جی ہاں آپ میں مجھے میں کچھ فرق نہ ہے حاجی صاحب مسکرا دیئے چاروں طرف نگاہ ڈالی قدر توقف کیا اور وہ الفاظ فرشتے جو پہاروں برکتوں سے کہیں بڑھ کر نہیں فرمایا ہم اور قوم والے اکیب حکایہ ہوں گے جس طرح اکیب طویل محنت کے بعد پہکاؤں پہن آجائے ان الفاظ سے میری روح میں اکیب طما نیت سی جھپٹائی مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مجھے گوہ مقصود ہا نہ آگیا۔ پھر میں نے گیرے زنگ کا باس نکی خدمت میں پڑی، کیا جسکو انہوں نے پہن لیا اور اپنا بھوئے زنگ کا باس اتنا کر نہیں غائب فرمایا۔ اس کے بعد ان کے مرید اول گھٹ شاہ مجھے مہمان خانے میں لے گئے لیکن مجھ پرخواب کا سا عالم طاری تھا اس لحضور کے عالم میں سیری آنکھ لگ گئی شام کے وقت اول گھٹ شاہ صاحب نے عکسی کے وساطت سے حضور کے ہبہ سے حالات بیان کئے اور انہی کرامات کا حال نہ بیان کیا۔ میں نے بہت نوجہ نہ کی کیونکہ مجھے جو نشاناتھا دد نہ بیجا صاحب کی زبان مبارک سے سن چکا اور وہ ایسے الفاظ تھے جو کسی طرح سیری یاد سے محو نہ ہو سکتے فتحے مجھے اتنا پادر ہے کہ اول گھٹ شاہ صاحب کے کہا کہ قبلہ حاجی صاحب نے ابتدائے عمر میں غالباً حب ان کا میں اپنے برس کا تھا کوچہ نقیر میں قدم رکھا یہی یاد ہے کہ اول گھٹ شاہ صاحب نے حضرات صوفیا کا مشہور ہصول یعنی مولوی قلب اشت مولو کبھی بیان کیا۔ ورد کے ساتھ اسلئے الہی کو انگلیوں پر شمار کرنے کا طریقہ کبھی بنایا جس پر میں خود عالم رہ چکا تھا صاحب رات ہو گئی تو محمدی نامی اکیب توال اور داد نزاں کو ساتھ ایکر اندر آیا اور چند عافنقاتہ اور پرسوں غزلیں گا بیس جو تقدیم کے زنگ میں ڈوبی ہوئی تھیں دوسرے دن مم لوگ حضور سے زندگی ہوئے میں نے ٹوٹے چھوٹے الفاظ میں ان کا شکریہ ادا کیا لیکن میں اپنے الفاظ کی بے لفڑائی پر کڑھ رہا تھا میں اسی جہاز پر سوار ہو گئے مصہر ہو چکا اور قاہرہ کے قریب طویں کے مقام پر فتحہ ہلکی میں قیام کیا۔ میں اکیپ سال پلے بھی یہیں تقیم تھا اور یہ مقام مجھے اسیکے پسند تھا کہ اس کے پاروں طویں نہ سمجھا تھا۔ اپنے نفس کا یہی حال تھا کہ اس کے چاروں طرف دنیا کا وسیع ریاستان ہپلایا ہوا

تھا اور اس نے ابھی کے درد کی خواہ اپنے سے بہت دیا دیکھ لگئی تھی اس طرف دوست میں مہینے
گزرنے کے ایک رات خواب یا یوں کہئے کہ کشف کے عالم میں کیا دیکھتا ہوں کہ قبایل حاجی صاحب اکیل
گھٹے پیری طرف دیکھ رہے ہیں اور ان کے دامنے میں مسخر رنگ کا بڑا اناار ہے میں نے پھانٹ
کی کوشش کی کہ یہ کون بھل ہے لیکن میں پھانٹ سکا میں نے پلے کہا ٹماڑ ہے اور پھر جرس میں کہا کہ پرا اوپا
پہلی بیسی اناار ہے۔ قبلہ حاجی صاحب نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور پھر آدھا بھل خود کھدا یا اور جو پنج رہا وہ مجھے
دیا جوں ہی میں نے بھل ان کے ہاتھ سے لیا اور غائب ہو گئے اب ان کی حکایہ اول گھٹ شاہ گھٹے تھے
اوگھٹ شاہ نے کہا مرشد کو وصال نصیب ہوا۔ اس پر میں اس فدر رویا کہ ہمکی بند نہ گئی پھر سمجھی میں
خوش تھا اور جانتا تھا کہ یہ آنسو ہیں یا عنہ کے آسی حالت میں بہری آنکھ کھل گئی یا یوں کہئے
کہ میں عالم خیال سے عالم وجود میں آگیا میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ بھل ان کا دل ہے اور وفات سے پہلے انہوں
نے اپنا آدمخا دل مجھے سمجھ دیا ہے دو میں دن بعد لندن سے شیخ جیب احمد کا نار آیا کہ قبلہ حاجی صاحب
کا استقبال ہو گیا عکری نے جب میکہ خواب کا حال نہ اور اس کو اس قدر سچا پایا تو بہت حیران ہوا
مجھے اس پر کچھ تعجب نہ ہوا لیکن مجھ پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اور میرا دل عقیدت کے جذبات سے بھر
گیا کیونکہ اس خواب کی تعبیرہ ہی مبارکہ الفاظ نہ چودیوہ شریف میں مرشد کی زبان سے سن
چکا تھا جو باس حاجی صاحب نے غایبت کیا تھا اُسے میں نے کہی سال تک اپنے یتکنے کے نیچے رکھا اور
سونے سے پلے میں ہمیشہ اُسے بو سہ دیا کرتا تھا۔ میں مجھے ایک بڑتہ ہتھی کے ذریعہ سے مجھ پر تمام کا بنتا
کی حقیقت کا انکشاف ہونے لگا اکیل سی ہتھی کے ذریعہ سے جو عالم محسوسات سے بالا تر ہے اس ہتھی کے تصویر
کو میں نے اپنی روح کے اندر لپنے محبوب نزیں دوست سے بھی اوپنے درجنے پر رکھا۔ لیکن قبایل حاجی صاحب
کا تصور اب بھی بیسے شور اور بہری بے نام روئے کی گھر ایوں میں جلوہ لگن ہے پر سوں جو سوال آپ نے
مجھ سے پوچھا تھا ایسے کہ اس کا مکمل جواب اب آپ کو مل گیا ہو گا دیوہ شریف کے اس پاک طینت بزرگ
کے متعلق میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آپکا مخلص

گلزار اوابیکونٹ آف سینٹ کلارا

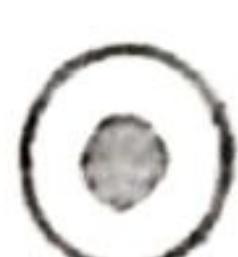
لہذا میں اُن حضرات سے لمبی ہوں کے جو وارثیہ سلام پر اعتماد کر رہے ہیں راستہ چلتے چھپیہ ہیا کرتے
اس کی کیا وجہ ہے وارثیہ سلام والے تو کسی کو کچھ نہیں کہتے لیسی پر اعتماد نہیں کرنے تو پھر خلیفہ صاحب پا
حضرات کیوں مستعرض ہوتے ہیں کیا وارثیہ سلام والوں کے پیری مریدی کرنے سے آپ کو کچھ نفقہان ہوئے
ہے آپ کا بھگڑتا ہے جو وارثیہ سلام والوں کے نیچھے آپ پڑے ہوئے ہیں گلی کو چوں ملکوں پر وارث
سلام والوں کی بُرائی عام طور پر کرنے سے آپ کو کیا حاصل ہو گا اگر وارثیہ سلام والے پیری مریدی کرنے
ہیں تو وہ آپ کے ذمہ دار ہیں اور آپ پیری مریدی کرنے ہیں تو اپنے فعل کے آپ ذمہ دار ہیں کیا یہ باز
تو نہیں ہے کہ وارثیہ سلام والوں کے پیری مریدی کرنے آپ کے پیٹ کے دھنے سے میں کوئی نمل پڑھ رہا
ہے یا آپ کی روٹی میں کمی پڑ گئی ہے آپ کا کون سا نفقہان ہو گیا جو ساری برائی وارثیہ سلام پر ہی آپ نے
ناذکر دی اور آپ حضرات بالکل صاف ثقافت پارسا ہنگے جیسے بگاہ صاف ثقافت ہوتا ہے وہ بگاہ
بھگت بنے ہوئے آپ پیری مریدی کریں تو آپ کے لئے جائز اور وارثیہ سلام والوں کیلئے پیری مریدی نا
جانز اس لئے کہ آپ حضرات ہیں تو کوئی براحتا ہے نہیں جتنی بائیں جتنی برائیاں ہیں وہ وارثیہ سلام والوں
ہی کے اندر ہیں اس لئے کہ نہ تو ان کے پاس کوئی منارہ اور نہ ساری طبقات ہے اس لئے کہ یہاں سلام مشجع ہے نہ
ہے یہاں خالص فقیری ہی ہے اس لئے اُن پر آپ حضرات کا اعتراض تو صدور ہو گا ہی کہ کیوں پیری مریدی
وارثیہ سلام والے کرتے ہیں اس لئے کہ قبلہ حاجی صاحب تو کہی کو اجازت دی نہیں اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا تو
پھر کہاں سے رنگے زنگائے یا لوگ پیدا ہو گئے اور کیوں یہ پیری مریدی کرتے ہیں یہی اعتراض تو عام طور سے

نور ط متشتم عین معنی شیخ : نور ط ملہ حدیث بنوی اعلم : الْفَقَرُ فِنْرُی وَالْفَقَرُ وَمِنْ
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لقوف ہیں فقر حاصل کرتے ہیں یعنی بجز خدا کے اور دنیا کی ہر
شے سے اپنی ذات کو مہبہ اسکھتے ہیں اُس پر مجھ کو فخر ہے اور فقر مجھ سے یعنی میں فقر کا منع اور مخزن ہو
اس حدیث مبارک سے فقر کی عظمت کا پڑھتا ہے جسکی تعریف بیان کرنا انسان کے اس احاطہ قدرت
سے باہر ہے پڑے پڑے مقرب بارگاہ احادیث نے اسکو اپنایا اور اپنی مہنی کو فنا فی اللہ کر کے دریا میں قطرہ
لوزنہ کر دیا۔

نے والے کیا کرتے ہیں اور خلیفہ صاحب کو اس بات پر نماز ہے کہ میں صاحب اجازت خلیفہ ہوں یعنی طریقہ
شیخیت پر ہوں۔ خلیفہ صاحب آپ اس بات کو خوب غور کر کے سوچیں اور سمجھیں سمجھنے میں کوتا ہی نکاریں
بھیجئے اور سنبھلیے شیرہ کا بچہ شیرہ اسی ہوتا ہے گیدڑ نہیں ہوتا اور گیدڑ کا بچہ کبھی شیرہ نہیں ہو سکتا اب خلیفہ صاحب
پڑھ تو بتا بیے کہ آپ کیسی خلافت چاہتے ہیں آپ کو خلافت کے طریقے اجازت کے قوا عد و فضوا رہا یعنی
علوم ایسا یا بچہ صرف آپ نے خلافت کا نام سن لیا ہے خلافت کے طریقے سے خلیفہ صاحب بے بہرہ اس
لئے تودہ دار شیخ سلامہ والوں پر اعتراض کر رہے ہیں اگر انھیں کچھ معلومات ہوتی تو اس طرح کے الفاظ اسکی
زبان سے نہ سکلتے اور نہ وہ کبھی کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھتے

خلیفہ صاحب نبینے خلافت کی کہی فتنہ ہیں ہیں بہت سے طریقے ہیں ان ہیں سے آپ کون سی خلافت
چاہتے ہیں اور کون نہ خلافت کا آپ کو طریقہ معلوم ہے۔

چنانچہ خلافت کی مختلف قسموں میں سے چند قسمیں درج کر رہا ہوں غور فرمائیں اپنی جانب سے اپنے
علم کی اشاعت اور اپنے سلامہ کی تنظیم کے واسطے جو جائز و مختار کیا جائے اسکو عرف عام میں غلبہ کہتے ہیں ۱۰۰۰



اور اس مرتبہ پر ہو پنچا مرشد کی عنایت پر موقوف رہنے اور علاوہ اس کے ہندوستان میں بعض مرضیوں کو بھی عرف عام میں خلیفہ کہتے ہیں۔ مثلاً جیسے حجام کو دہقانی زبان میں خلیفہ کہتے ہیں۔ اور یعنی آجھی بعض خلیفہ صاحب ایک مرغ دو طبقے پر خلیفہ بناتے ہیں۔ لہذا صاحب نبیت بزرگ یا وسیع النظر حضرات کو بس نہیں کہتا ہوں اور نہ ان حضرات سے میں مولیٰ کرتا ہوں ان سے تو میں معافی کا خواستہ گار ہوں صرف جو مفترض حضرات سالہ وارثیہ غالیہ پر اعتراض کر رہیں ان کو تاہ نظروں سے میں پوچھتا ہوں کہ ان میں سے کون سی خلافت آپ چاہتے ہیں اور کون سی خلافت آپ کو معلوم ہے مجھے تو یہ اندازہ ہوا کہ معتبرین حضرات کو خلافت حقانیہ کے فتحم میں سے کوئی بھی طریقہ اپنے معلوم نہیں ہے نہ تو خلافت الہمیہ اور نہ خلافت نظامیہ اور نہ بزرگان دین میتین کے طریقہ خلافت ہے۔

میں اس سے وہ لعلم ہیں اس لئے وہ دوسروں پر اعتراض کرنے سے ہیں معتبرین حضرات کو نئے ضرورت وہی جو خلافت یا ایک مرغ دو طبقے والی خلافت کا طریقہ معلوم ہے اس لئے انھیں جبکہ کورسی خلافت ملی ہے اسی کا طریقہ بھی معلوم ہے اور اسی طرح کی کورسی خلافت خلیفہ صاحب دیکھیں یا وہی کورسی خلافت خلیفہ صاحب دیکھیں جسکی چاہیں جو امت بنا کی شروع کر دیں اس لئے کہاب ان کو کیا خوب ہے وہ تو صاحب اجازت خلیفہ میں انھیں کس بات کا عالم ہے وہ خوب چھوٹ کر کھلیں پہری مریدی کریں ان کو اب روکنے والا کوں ہے خود اور ڈور تو وارثیہ سلسلہ والوں کو ہے کہ نہ تو ان کے پاس کوئی سند اور نہ ساری ٹیفیکٹ جسے وہ کس طرح سے نہ مریدی کریں گے ان کو کہا جائی ہے وہ تو صاحب اجازت انھیں ہے قباد حاجی صاحب نے کسی کو نہ خلیفہ بنا یا اسی کو مرید کرنے کی اجازت دی تو پھر کیسے وارثیہ سلسلہ والے مرید کریں گے ان پر تو خلیفہ صاحب کا اعانت ہو گا ہی اس لئے کہ وہ سند یا نشہ خلیفہ ہیں اور دوسرے کہ پاس کوئی سند ساری ٹیفیکٹ نہیں ہے۔

لوٹ علیہ معاوب نسبت بزرگ و دکھلاتا ہے جب میں بطریق اور یہی یا کسی پرانے دلی یا پیغمبر ان اولی العزم کے صفات کی کا تجھک میں یا ہو جاتی ہے اور وہ اس ذات کو اسی ولی یا پیغمبر سے منسوب کرتے ہیں اور اس میں اسی پیغمبر یا ولد کے حالات اور غادہ و صفات کی تجھک ملتی ہے نوٹ خلافت الہمیہ ای جاںی فی الارض خلیفۃ الرسول۔ زخم مجھکو بنانے ہے زمین میں ایک نام تفسیر حضرت آدم علیہ السلام علی الحمد لله و اشیعیم کو خلافت الہمیہ روئے زمین پر تغولیں فرمائیں گئی عوام یہ سمجھتے ہیں کہ اس خلافت کا

فعد کیت اور فرمادیا ہے لیکن یہ جنین کے خلاف ہے فرمادیا صرف مالک حقیقی کی ہے خلافت بنزد ایالت کے ہے ان رمیں کا ایالت دار مقرر کر کے یہاں کا انتظام و انعام عطا فرمائیا ہے اس کو اختیار حصل ہے کہ جب چاہے نسل انسانی سے ایالت واپس لے کر کسی دوسری مخلوق کو اپنی حکمت سے ایالت دار کر دے۔

امہدا جو حضرات وارثیہ سلامہ پر اعتراض ہوتے ہیں وہ یہ پہلے بزرگان دین میں کی سوانح
جیات کو پڑھیں تو اتنے کو دیکھیں کہ کس طرح اسے اجازت ہوتی ہے یا کس طرح سے فیض حاصل ہوتا ہے اس سے
معترض حضرات بالکل یہ بہرہ اور صاف کو زدہ سفالی آب نار بیدہ نظر آتے ہیں جب ہی تو دوسرے پر اعتراض
کرتے ہیں اپنے اوپر تو نظر پڑتی نہیں مگر دوسرے پر بہت حلہ نظر پوچھ جاتی ہے خاص کر وارثیہ سلامہ والوں پر
اس لئے کہ وہ بغیر سند یافتہ ہیں۔ لقول شخصے

ہرگاہ ہ بیٹی ز کے شیرب و ہنسہ
شیرب و ہنسہ خوش زر آور باظہ

علوہات تو کچھ ہے نہیں لیکن خلیفہ صاحب بنے ہوئے ہیں اور دوسرے پر معترض ہو رہے ہیں پہلے مفترض
حضرات بزرگان دین میں کی سوانح جیات کو دیکھیں کہ کس طرح سلامہ پر فزار رکھنے کیے فرمایا ہے یا سلامہ پسلہ
کا طلاقیہ کیا ہے میاں خلیفہ صاحب صرف پدر مسلطان بودنگر بنہنے سے کام نہیں جلتا ہے
لہذا جا ب خلیفہ صاحب ذرا غور سے سنئے اور دیکھئے کہ بزرگان دین میں کے کیا طلاقیہ جب کوئی
شخص کسی بزرگ سے مرید ہوتا ہے اور وہ پسیر صاحب کی دل و جان سے خدمت کرتا ہے تو پھر صاحب خوش
بُوکر اپنا خرقہ یعنی لبائیں کرتے ہیں یعنی خدمت کا اسے سایہ مل جاتا ہے جیسے کہ بر بار خدمت پیغمبری تک
نیسب ہوئی۔ لقول شخصے

بستانِ وادیٰ امین گھے رسد کمراد
کہ چند سال بجا خدمت شعیرب کرد

اور وہ صاحب اجازت کھلاتا ہے یا سمجھا جاتا ہے۔ لقول شخصے

ہر کے خدمت کر دا و مندوم شُد ہر کے خود را دیدِ او محروم شُد

پھر پہلے دین بزرگوں کا تابع یہ ہے کہ پچھلے سر میں بامدھی جاتی ہے اور بعض بزرگوں کے بیان صرف کیا یعنی ٹوپی دی جاتی ہے بعض بزرگ روہاں دیتے ہیں بعض بزرگوں کے بیان تمدکرنا ٹوپی وغیرہ دیا جاتا ہے یہی تو طریقہ خلافت یا احادیث بزرگان دین میں نے رکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ ہوتا ہے۔

علیٰ نہرا یہ تو آپ بتا یہ کہ ہمارے پیشوائے برحق ہادی مطلق حضرت سیدنا وارث پاک عالم نواز اعظم ادا ذکر کرنے کی کوئی پہنچ نہیں دیتا ہے اپنے دست مبارکے اپنا باس عطا کیا ہے پا انہیں معترض حضرات کے کو نظری سے تو علوم ہوتا کہ شاید قبلہ حاجی صاحبؒ نے کسی کو اپنے موجودگی میں رپنا باس یعنی احرام شریف دیا ہی نہیں بعد وصال رک نبلہ حاجی صاحبؒ کے ان لوگوں نے پیلے رنگ میں کٹرازگ کر لپھن لپھن ہوتا ہے اور پیری مریدی کرنا شروع کیا ہے۔ اس لئے دارثیہ سلسلہ والوں کی پیری مریدی جائز نہیں ہے۔ کیوں معترض حضرات آپ کے دل و دماغ میں ہی توبات ہے جس سے آپ حضرات دارثیہ سلسلہ والوں پر معترض ہیں۔ اے نصیب دشمنان اپنا نیال نہ کرو کے قبلہ حاجی صاحبؒ نے اپنے موجودگی میں کسی کو اپنا باس یعنی احرام شریف نہیں دیا ہزاروں کیا لاکھوں کی لفڑاد سے بھی زائد کو تباہ حاجی صاحبؒ نے اپنے دست مبارکتے باس یعنی احرام شریف عطا فرمایا اور اب بھی وہی طریقہ دارثیہ سلسلہ غالبہ میں ہے کہ ایک احرام پوش فیقر کے ذریعہ دوسرا فیقر زمام پوش ہوتا ہے اور سلسلہ کی تاویلی بھی ہے کہ زنجیر کی کڑی میں کڑی پڑی اور برابریہ زنجیر ڈھنی چلی جا رہی ہے اور یہ نیفن ہمارے سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم اللہ ذکرہ کا تبارتہ کا جاری ہے کہ سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم اللہ ذکرہ نے رسم درواج زمانہ کے موافق خلافت ظاہری پہنچ سک و منصب کی بناء پہنچ سلسلہ نایاب میں پند نہیں فرمائی کیونکہ بیان شجاعت کے بجائے فیقری خصی بیان باطن ہی باطن ظاہر کی کوئی نیوں خصی لیکن نیشن خلافت سے اپنے خلا میں کو خالی بھی نہ رکھا اور یہی احرام پوش فقرار کے ذریعہ داخل سلام ہوتے ہیں اور قبلہ حاجی ناصحہ کے سامنے بھی یہی احرام پوش فیقر جا بجا سلسلہ رشد و ہدایت جاری کئے ہوئے تھے اور اب بھی یہی احرام پوش فقرار کے ذریعہ داخل سلام ہوتے ہیں اور تا تمام عالم ہوتے رہیں گے

لہذا مفترض حضرات سے دریافت طلب بات یہ ہے کہ وہ کس خلافتے قائل ہیں اور کبھی خلافت چاہتے ہیں اگر اب بھی ان کے سمجھ میں نہ آیا ہو تو پھر بعد میں اور بزرگان دین شہست کے حالات و واقعات نگارش کروں گا لیکن ابھی اس موقع پر ان سے میں یہی دخواست کروں گا کہ معزز عن خلافت اپنی خلافت اور وارثیہ سلسلہ والوں کی خلافت پر غور فرمائی۔ سلسلہ وارثیہ عالیہ کے احرام پورے ہیں و آپ نے نہ ہو گا اور وہ کہا بھی ہو گا کہ بعد وصال کے بھی ان کا رخت آخرت یہی زرور نگہ کر جو شریف ہنا ہو بھی احرام شریف میں وہ دفن ہوتے ہیں اور قبر میں عالم بزرخ حشو نشر ہر جگہ بھی انہیں باس یعنی احرام شریف ہو گا جو ہائے پیشوائے برحق بادی بسطمن سرکار وارث پاک عالم نواز شرمنہ ذکرہ اپنے دست مبارک دنیا ہی میں اپنے علماء کو عطا کر دیا وہ کیا چیز ہے یعنی احرام شریف مفترض خلافت کے فہم و ادراک سے لبعید ہے احرام شریف کو سمجھنا ان کی سمجھ سے باہر ہے اور معتبر جو معاشر آپ کو جس خلافت پر ناز ہے اس کا کیا حال ہو گا کہ بعد ممات آپ کے جب عزل کی نیارہ ہو تو سبے پہلے وہی چیز آپ کے جسم سے علیحدہ کی جائے گی جس پر آپ کونا ز ہے اور عزل دینے کے بعد تین بیکڑے سفید کفن کے باندھ کر آپ دفن ہونگے اور جب اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سامنے پیش ہو رئے تو اس وقت آپ کف افسوس ملیں گے کہ ہائے جس خلافت پر مجھ کو ناز تھا وہ خلافت ہماری دین سکھنے مارتی پھر تی ہو گی اور سلسلہ وارثیہ عالیہ والے آج یہاں بھی فرد کر رہے ہیں جو باسر سب احرام شریف دنیا میں ان کے جسم پر تھا وہ آج یہاں بھی پہنے ہوئے ثاداں و فرحاں پھرتے رہے ہیں و کچھ آپ نے ہائے پیشوائے برحق بادی مسطق سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم کا فیض کر کس طرح سے لپٹے علماء کو فیض ہاں کیا اور کس طرح نوازا جو عقل انسانی سے بالآخر ہے وہ کوئی سوال آپ نا رسیدہ کے سمجھ میں کب آئے گا وہ تو مفترض ہوتے ہی رہیں گے۔ میرے سرخ سماجی ایسے بالکل کوئے نہ بنو بزرگان دین متن کی خدمت کروں اسے تعلیم حاصل کرو بزرگاں بتائیں کی سوانح حیات کو پڑھو کہ کس طرح سلسلہ پسلسلہ انسان مستفیض ہوتا ہے۔

لہذا بہت سے حضرات لیے ہیں جو کہ اپنی کتابوں میں تحریر کر چکے ہیں زبانی بھی گلبوں و کوچوں اور سڑکوں پر عام طور سے قابو حاجی صاحبؒ کی شان بسگت فی کرتے ہیں کہ قابو حاجی صاحبؒ

نہ از نہیں پڑھتے تھے باؤں کے مریدوں کو نازِ معاف ہے میرے سہائی اتنے انہ میں نہ بوا یہ
غیارات کو اپنے دل و دماغ نے بحال و قبل حاجی صاحبؒ کی ذات پر حمل آور مت ہو یا ان کے غیارہ
کو خفارتؒ کی نظر سے مرث دیکھو درنہ ہٹائے لے سوائے تباہی دبر بادی کی صورت کے افپا
ہنہیں ہے تبدیل حاجی صاحبؒ نے ابغض رکھنے والا پا اُنکی شان میں گتا خی کر بیوال شخص کبھی سرے
و شاداب نہیں ہو سکتا وہ خانماں برباد ہو جائے گا اور کتنے خانماں برباد ہو گے اُس فبل حاجیؒ
کے سبق آپ اُن بزرگ صاحب نسبت سے دریافت کریں خواہ وہ صاحب نسبت بزرگ کبھی
کے ہوں اُن کے زبانی آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ تبدیل حاجی صاحبؒ کی کیا ذات تھی اور کیا ذات ہے
کیا شان تھی اور کیا شان ہے میں اُن بزرگ ہستی صاحب نسبت سے معافی کا خواشنگار ہوں اور
پردہ از ہوں است. عاگلہ تباہیوں کا طفیل سر کار تاجدار مد بنہ کے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اُن معتبر خوا
حضرات کو زد سفال آب نار سیدہ کے ظرف کو خداوند قدس نور محمد میں صلی اللہ علیہ وسلم سے بھر دے اور
ان کے قلب کو اللہ تعالیٰ روشن کر دے انکی آنکھوں میں روشنی عطا کر دے دل اُن کے روشن ہو جائی
تاکہ وہ پھر کسی پر اعتراض نہ کریں اپنی حلال روزی نلاش کریں کہا میں کہا میں اور اللہ تعالیٰ کی باد میں
محور ہیں حلال رزق کھانی بے دل صاف ہوتا ہے اور پھر وہ کسی کی برائی نہیں کرتا ہے اور نہ اُس کے
دل میں کسی کے برائی کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے

میرے معتبر صحن سہائی شاید آپ کے کوئی خود رو فقر و اثری کو دیکھا ہو گا جس سے آپ کو اعتراض
کا نو قع لا اور عام طور سے سب پر آپ نے اعتراض شروع کر دیا ہے این الدین شاد خود رو فقر
و اثری بنے ہوئے لوگوں کو مرید کرتے پھرتے تھے اُسی طرح کوئی خود رو آپ نے دیکھا ہوں گے

نوت ۱ صاحب نسبت بزرگ وہ کہلانا ہے تب میں بطریق اویسؒ یا کسی پردانے والی
یا پنیبران اولی الغزم کے صفات کی کچھ جملک پیدا ہو جاتی ہے اور اس ذات
کو اُسی والی یا پنیبران سے منسوب کرتے ہیں اور اس میں اُسی پنیبران اولی کے حالات اور عادات و صفات
کی جملک ملتی ہے۔

اور معتبر امن حضرات کلیٰ آئی طرح خود رو کو زد۔ غال آب نامہ سیدہ ہو ہنگے جب تو وہ جملہ سلام وارثہ عالیہ پر اعلان
کر دیجئے لیکن پھر آپ نے وہ کچھا کہ امین الدین شناہ کا کیا حال ہوا اور مردیوں کے اوپر کیا شفقت وہم ربانی
ہمارے پیشوائے برحق ہادیٰ مسلطن سرکار وارث پاک عالم نواز انظم اللہ ذکرہ نے فرمائی اور کس طرح پڑھ
غلاموں کو نوازا اور فاقم و مقام رکھا اور خود رواہمین الدین شناہ کا کیا حال ہوا لقول شخص - وحشی
مرض کا کتا نگہ کا نگہاں کا

معترض حضرات اب خود اپنے دل میں آپ غور کریں اور خود ہی نسبیہ کریں
کہ حجام والی یا اکب مرغ والی کو رسی خلافت ظاہری کی ہے یا جس پر آپ معترض ہیں
اسکی باطنی خلافت کی ہے آپ خود کبھی کبھی خلافت کا نسبہ کر لیں اس کے بعد پھر دوسرے پرمعترض ہیں لیا
لہذا جو حضرات سلام وارثہ عالیہ والوں پر اعتراض کرنے والے ہیں ان سے
میری درخواست ہے کہ وہ خود کسی بزرگ صاحب نسبت کو تلاش کریں جو انکی نظر وں میں پسند ہوں
خواہ وہ صاحب نسبت بزرگ کسی بھی سلمہ سے مناک ہوں سلام وارثہ عالیہ والوں کو کسی سلام کے
بزرگ صاحب نسبت سے اختلاف نہیں ہے۔

نوٹ احتمال بزرگ وہ کہلاتا ہے جس میں بطور اولیٰ یا پنجمین اولیٰ الغرہ کے صفات کی کچھ
تفصیل پیدا ہو جاتی ہے اور اس ذات کو اُسی ولی یا پنجمیرہ شنبہ کرنے سب کرتے ہیں اور اس میں اسی پنجمیرہ یا دل کے عادات
اور عادات و معرفات کی جملہ کہ ملتی ہے

چونکا سلسلہ وارثیہ عالیہ والے ہر اکب سلسلے سے منکر ہیں اُن کو کسی سلسلہ والے پہاڑ عزیز انہی نہیں ہے
ان کے لئے سب سلاسل فلکے بہادر ہیں اس لئے میں معتبر من حضرات کے اوپر جھوٹا ہوں کہ وہ جن کو
چاہیں اپنا منصف منقر کر لیں اور کھروہ منصف صاحب کو تکیر دربار غالی سرگار و ایش پاک غالی
اعظم امۃ ذکرہ دیوبہ شریف صنیع بارہ شنبی۔ یوپی میں آکر سلسلہ وارثیہ عالیہ والوں سے لفڑا کریں اسی ذات
میں مفترض حضرات کو شک و لائے ہو معلوم ہوا اسکی وجہ انسانی و تشفی فرمائیں دلوں مرن کی لختگوکے بعد آپ کے خدم
صاحب جو فیصلہ کر دیں اُس پر مفترض حضرات اور سلسلہ وارثیہ عالیہ والے عمل کریں اگر منصف صاحب پر فتح بد
دیں کہ حقیقت شد میں سلسلہ وارثیہ عالیہ والوں کی پیری مریدی جائز نہیں ہے تو اسی وقت وہیں پر دربار غالی
میں سب احرام پوش فقروں کیلئے آپ حکم نافذ کر دیجیے گا کہ آجتے ہنہلے سلسلہ وارثیہ کی پیری مریدی ختم
ہو گئی اس لئے کہ تھا رے پاہر کوئی شردار ٹیفیکٹ نہیں ہے، بلکہ آپ اخباروں میں بھی شائع کروا
دیجئے گا کہ دوسروں کو بھی معلم ہو جائے کہ سلسلہ وارثیہ عالیہ کی پیری مریدی بند ہو گئی کوئی شخص اب
وہ کوئی میں نہ پڑنا چوکہ اُن کے پاس پیری مریدی کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور آپ خوب تھوڑت کر
جکی چاہیں سیدھی یا اُلٹے استرے سے جماعت بنائیں خلیفہ جی آپ کو روکنے والا کون ہے آپ زندگی
اجازت نہ دیا فتنہ خلیفہ ہیں ہر قوت آپ کے راہ میں رکاوٹ پیدا کر نیوالا اکب سلسلہ وارثیہ عالیہ والا ہی آپ کے
حلق میں کانٹا بنکر کھپنا ہوا ہے اور حبیب یہ کانٹا آپ کے طبق نے بکل جلسے گا تو ہر جائز و ناجائز علال جزم
کو نجئے کیلئے آپ ہا حلق ہمیشہ کیلئے صاف ہو جائے گا

اب میں چند نتزوں افغہ اور نگارش کرتا ہوں مذکور حضرات ذرا غور سے ٹریسیں اور سمجھیں اگر کبھی
داقعہ میں آپ کو شک و بثہ معلوم ہو تو کتاب کا حوالہ موجود ہے اُس کتاب کو پڑھ کر اپنی تسلی و تشفی فرمائیں
چنانچہ جو خاصان خداونیں بلا واسطہ سےستیفیض ہوتے ہیں ان کے احوال مبنی بالیور یگر بزرگان
دین کے زیادہ روشن اور مستاذ نہیں۔ شاہ حضرت بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمۃ کی مقدس بیتہ
کامطا لعلہ بہ نظر تماں کرتے ہیں تو آپ کی جملہ صفات کو خصوصیات سے خالی نہیں پاتے اس کا جب
مہی خاک آپ کو بلا واسطہ حضرت خاتم الرسالت صلیعہ سے افاضہ نصیب ہوا جسکی تفسیر صحیح اور آپ کے
جالی و عظمت کی تفصیل کتاب تحفۃ الابرار فی منائب قطب المدار مصنفہ شاہ عزیز امۃ مداری غیرہ ام

مرزا دارالشکوه اور کتاب الاممال فی اسرار الرجال مصنفہ شاد عبد الحق صاحب محدث دہلوی اور رسالہ ایمان محمودی مصنفہ قاضی محمود کنتوری اور بھری المعانی وغیرہ ہیں مسطور ہے اور صاحب لطائف اشنی کھنے ہیں کہ قطب الدار مدینہ منورہ بہس حاضر ہوئے تو بر و حابیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صفار باطن اور امیر سرگشت آنحضرت صلیم بکمال مہربانی خود دست او گرفت اسلام حقیقی تعلیم فرمودناء و بر و حابیت علی مرفقی کرم احمد جہہ پسر دنداس کے بعد کہتے ہیں کہ پس شاد دار صاحب حسب الحکم درجت اشرف رفتہ و کار خود نام کردہ باز پہکہ آمدند

علی ہذا محمد ابوالموامہب شاذی علیہ الرحمہ جو مهر کے ہمایت ابرار اور صاحب حوش بزرگ
 نئے چنگوں نے موشحات رہائیہ نظم کئے ہیں اور اکثر حالت استغراق میں رہتے تھے ان کی کتاب تبا نون اور شرائع میں امام عبد الوہاب شعرانی نے ان کا یہ قول طبقات الکتبی میں نقل فرمایا ہے کہ رسول امیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری بیعت دی، دا لبستی و مسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خزانۃ التصویف کے محبکو خرقہ تصوف بینا یا اور کبھی امام موصوف نے اپنی اسی کتاب میں لکھا ہے کہ سید ابراہیم بنوی علیہ الرحمہ جو اپنے وقت کے شاہین کے امام اور صاحب دوائر کبریٰ تھے ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے سوا کوئی پیر نہ تھا اور وہ بیداری میں آں حضرت صلیم سے اپنے معاملات میں مشورہ کرتے تھے اور شیخ اکبر محی الدین ابی عنان علیہ الرحمہ کو علاوہ ان فیضان کے جو توسل سے حاصل ہوئے بغیر کسی واسطہ کے بھی اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ صاحب مراثۃ الاسرار کہتے ہیں کہ شیخ اکبر بے واسطہ خرقہ از دست حضرت خضر علیہ السلام پیر پوشیدہ است۔ غرض کتبہ میر بن ابی شعیب مقبولان احد بیت کا ذکر منقول ہے جن کو بغیر توسل پیران طریقت بارگاہ رہت صلیم پادریت مرفقی کے حضور سے فیض حاصل ہوا۔

اور ان کے علوی مرتبت کا اظہار اسی طرح خلو میں ہوا جس طرح ہائے آملے نامدار سرکار و اٹا پاک عالم نواز اذنم امیر ذکرہ کے ذوق و شوق غشمہ وجہالت کا نقابہ دینا میں بجا چنانچہ غرف صوفیہ میں اسی کو عنایت وہی کہتے ہیں اور یہی وہ مرتبہ ہے جو کب دکوش سے نہیں حاصل ہوتا اور اسی کو فیض اولیسیہ سے بھی تغیر کرتے ہیں اسی کا نام بردست اولیسیہ ہے

قاعدہ کے بیعت کے وقت شجرہ پڑھا جائے اسکو جھی نہیں تجوڑا اور جس طرح حضرت شاہ سید علیہ السلام
علی الرحمہ نے شجرہ میں اپنے نام کے بعد ان منع نیف و عطا کے سامنے مبارک نام فرائے جو فیضانِ شیخ
کے افاضہ کمنڈہ تھے اور یہی شجرہ اپنے مریدوں سے بیعت کے وقت پڑھوا کر ہاتھ پر رکھ دیا ہوں ہیر کا بین
پاک ہا رسول خدا کا لئے

چنانچہ اکیب متندر واقعہ میں سرکار عالم پناہ مکا ٹھگر ش کرنا ہوں جو کہ کیا نظر علیہ شاہ صاحب
وارثی فتحوری نے آشانہ شریف پر بیان کیا تھا اس واقعہ کو جناب پنڈت و میندار شاہ صاحب والیاں نے
اپنی تفہیف کر دی کتاب تصریفات وارثی میں سخیر کیا ہے جن حضرات کو لیکر و شہ معلوم ہو وہ تصریفات والی
کو پڑھ کر اپنی تسلی و شفی فرمائیں۔

جناب حافظ عبدالقدادر صاحب وارثی فتحوری جو نہایت نظر اور ابزار بزرگ تھے سرکار عالم پناہ
کے اُس وقت کے غلام ہیں جبکہ حضور کا عنوانِ ثنا ب پرستا رہ ناٹل ہیں اکیب دفعہ کا واقعہ ہے کہ سرکار عالم
پناہ فتحور شریف لائے حسب معمول حضوری میں حافظہ نشانہ کر دشمن سفارہ کار ہیں حاجہ ہوئے اعبد قدیمی
کے عرصہ کیا کہ حضور ہم لوگ دلمی کے رہنے والے ہیں ایک مسئلہ کی تحقیق میں بیان نہیں پونچے ہیں لیکن
بزرگوں سے اسکو دریافت کیا گماں اس وقت تک مسئلہ حل نہیں ہوا حضور نے ارشاد فرمایا کہ کیا پوچھتے ہو
عرصہ کیا کہ حضور مسئلہ یہ ہے کہ ہم سے اکیش شخص سے عقیدت ہے اور اسکی بیعت کی عطا دل رائی ہے لیکن
کہا یہے اتفاق ہوتے رہے کہ بیعت کی نوبت نہ آئی اور وہ بزرگ پرداز کر گئے اور ہمارا دل انھیں کی بیعت
کا خواہش مند نہایا تو اب ہیں کیا کرنا چاہیے سرکار وارث پاک عالم فواز اعظم اللہ ذکر نے فرمایا ہے
کہیں مرتا ہے اسی ڈھیر پر مرید ہو جائے جس اتفاق سے اکیب مرتبہ جناب حاجی فیضیہ شاہ صاحب
وارثی نے مولوی حکیم محمود علی صاحب دارثی فتحوری نے فرمایا کہ مولوی صاحب حافظ عبدالقدادر
صاحب دارثی کو دیود شریف اکیب مرتبہ پھر لے آئیے عرصہ سے حافظ صاحب کو انہیں دیکھا جائے
چیزیں سولوی صاحب نے حافظ صاحب سے حاجی فیضیہ شاہ صاحب دارثی کا بیوام پوچھا
دیا حافظ صاحب اگرچہ پیرانہ سالی کی وجہ سے نقل و حرکت سے جبرد تھے مگر دیود شریف صاحب ہوئے چونکہ
حافظ صاحب حضور کے ممتاز غلاموں میں ثمار کے جانے تھے جس وقت لوگوں کو اطاعت ہوئی تو بت سے

از طفیل عبد الرزاق ولی بالشوشی ۔ بهم احمد عبد حق حضر صراطِ مستقی
حرمت خواجہ جلال الدین و شمس الدین نزک ۔ ہم علی احمد علاء الدین صابرہ کلیبہ سی
مناقب رضا تیہ کی اس منتدرو ابیت سے جس طرح یہ ثابت ہو گیا کہ طالبان حق کو متقدین بزرگان طریقہ
کے فرضیان باطنی سے لطیق روحا نیت افاضہ حاصل ہوتا ہے اسی طرح بکمال وضاحت یہ کچھی معلوم ہوا کہ
کو مستفیض بلا واسطہ کو بجز اپنے مفیض کے دیگر درمیانی پیران سلسلہ کے توسل کی ضرورت نہیں رہتی اور نہ
مفیض کے شجرہ میں دیگر درمیانی پیران سلسلہ کا نام ہوتا ہے ہر چند کہ فیض کنہ د کا زمانہ کتنا ہی بعد کیوں نہ
البتہ ماقبل مفیض جس قدر بزرگان سلسلہ ہوں گے ان کے ذرائع کی ضرورت رہتی ہے جیسا کہ شاہ سید عبدالعزیز
علیہ الرحمۃ کو حب مخدوم الملک احمد عبد الحق ردودلوی قدس سرہ اسے لطیق روحا نیت سلسلہ حضنیہ صاحب
فیض اور اذن حاصل ہوا تو با وجود یہ حضرت مخدوم کا زمانہ آپ کے زمانہ سے تین سوال پہنچتا اور
اس درمیان میں چند پیران سلسلہ کا واسطہ حاصل نہ ہاگر ان کے وسیلہ کی ضرورت نہ ہوئی اور کسی کا نام صحیح
میں نہیں لکھا گیا ہوا یہ کہ جس طرح بغیر کسی توسل کے انتقام میں ہوا ۔ اسی طرح بلا واسطہ اپنے مفیض مخدوم الملک
سے سرو کا، ہا اور اپنے نام کے بعد حضرت مخدوم الملک کا نام شجرہ میں لکھوایا یا کیون حضرت مخدوم کے قبل ح
پیران سلسلہ تھے ان کے ذرائع کی اجتنبیج باقی رہی اور ان کا نام شجرہ میں ابتدئور فائم رکھا
غلىٰ ہذا حضرت خواجہ بزرگ جن کے پاتنخ سوبرس کے بعد حضرت سید عبدالرزاق صاحب پیدا
ہوئے مگر چون کہ حضرت مہدیہ الولی سے آپ کو اجازت بلا واسطہ نفیب ہوئی اس لئے درمیان کے پیران سلسلہ کے
توسط کی اجتنبیج نہ ہوئی اور بلا واسطہ اپنے نام کے بعد حضرت غریب نواز خواجہ اجمیعی غلبہ الرحمۃ کا نام افسوس طبع
کرایا ۔ ۔ ۔

لہذا غور کرنے پسی یہ ظاہر ہو گیا کہ ہم اسے حسنور حبہ عالم سرکار وارث پاک اعظم امتداد کرنے اپنے
علاموں کی بیعت لینے کے وقت بکمال احتیاط و اہتمام کبھی فرمایا کہ جو حضرات صوفیہ کی سنت حابیہ تھی یہ فرعی
نوٹ خدا تاریخ وفات سلسلہ منادب رضا تیہ ۲۳ تاریخ وفات سلسلہ عارج الالائیت

معہد اکثر صوفیاے کرام نے دوسرے مسلم کے ابے بزرگان طائفت کے فیضان باطنی سے بطریق روحاں بتائے
کیا ہے جن کا زادہ صدیوں پہلے تھا

چنانچہ حالات صوفیہ میں ابے اوز کارکش مسطور ہیں جن میں سے بظرا ختمار اور تیناً ایک مستند و قائم
نگارش کرتا ہوں محقق مجھر مولانا نظام الدین فرنگی محلی جن کے نجروں لفہس کا شہر ہے منافب رزاقیہ کے وصل اول میں شد
آئاق حضرت شاہ سید عبدالرزاق باالسوی قدس سرہ کے شجدہ قادریہ کی تصریح کے بعد نظر فرمایا ہے کہ شجرہ حشیرہ میں
بطریق روحاں بتائے جناب مددوح کو خاص حضرت معین الدین حشیرہ علیہ الرحمۃ سے اجازت یوں حاصل ہوئی کہ جب قبیلہ
موہان میں ایک شخص کی منزلے بیعت قبول فرمائی۔ آں مرید صادق گفت من گرویدگی بجناب خاندان چشت دارم۔
هر چند ہم خاندانہا برحق و بنرگ اند۔ لیکن غصیدہ ما بایں خانوادہ لعلن گرفتہ بیس آنحضرت مکوت فرمود گفت
خواجہ بنرگ لافات معنوی شدوا جازت فرمود پس آں شخص مرید در طریقت چشت شد۔

اس کے بعد ملا صاحب نے لکھا ہے کہ اس مرید کیلئے خاندان چشت کا شجرہ خود جناب سید حب
لے اس ترتیب سے لکھوا یا۔ اہمی راز و نیاز سے ک فیض عبدالرزاق بتودارد۔ اہمی راز و نیاز کے خواجہ بنرگ شیخ
الاسلام خواجہ معین الدین حشیرہ رضی افلاعہ عنہ بتودارد ای آخرہ مولانا مددوح کی اس سحریہ سے ظاہر ہوا کہ حضرت
قطب الاتقاب سید عبدالرزاقی قدس سرہ کو پہلے خاندان چشت سے لعلن نہ نکا۔ لیکن با واسطہ بطریق روحاں بتائے
حضرت خواجہ بنرگ سے اجازت حاصل ہوئی اس وجہ سے اپنے نام کے بعد شجرہ میں حضرت خواجہ بنرگ کا نام ای
لکھوا یا۔

چنانچہ مسلم رزانیہ میں ہنوز وہی شجرہ بدستور حماری ہے اس کے بعد مسلمہ صابر حشیرہ
کی نسبت مولانا صاحب موصوف نے اپنے پیشوائے برحق کا یہ واقعہ سحریہ فرمایا ہے و نیز در قبیلہ روڈی نزوں
فرمودہ ہو تو۔ مردم ارادہ بیویت آور دنار حضرت قدس سرہ در حظہ آور دنکار ای، فقرہ والی شیخ احمد عربانی
است رضی افلاعہ و مزار بارک در آں قبیلہ است د بیزار و نبرک) فی الحال تھے معنوی شد۔ بر زخمک
اشراق شد۔ آثار اجازت و رضا لائح شدن گرفت

چنانچہ شجرہ حشیرہ صابریہ میں بھی آپ کے نام کے بعد با واسطہ حضرت احمد عربانی قدم قدس سرہ نام
پاک مرقوم ہے جس کے دو شریعہ میں۔

تو حضرت حافظ صاحب سے لئے کے واسطے آتنا شریف پر حاضر ہوئے ایک ڈسی جات غلامان داریٰ کی موجود تھی۔ حافظ صاحب سے خواہش کی اس وقت بختمہ آپ موجود ہیں۔

لہذا آپ اُس تھمہ کو جو ڈھیر پر بعثت کے متعلق حضور نے ارشاد فرمایا ہے ان سب حضرات کے سامنے بیان کرد تھے تاکہ ہم لوگوں کے واسطے نہ ہو جائے دوسرے یہ کہ ہمارے اکثر برادران طریقہ کو اس قسم کی بعثت میں شکار ہے دوسری بیان ہو جائے

چنانچہ حافظ صاحب نے وہ پورا فقہہ دہلی سے آئیوالوں کا جو اپنے دکوہ ہوا بیان کیا بہت سے لوگوں نے اس قصہ کو حافظ صاحب کی زبانی سنائی اس سے یہ صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ کسی بزرگ کے مزار شریف پر مرید ہو جانا صیغہ بعثت ہے اس میں کچھ شکار و نہیں کی گنجائش نہیں ہے

اسماعیل حاضر ہے آتنا شہزاد

حاجی فہیم شاہ صاحب داریٰ حاجی مولوب شاہ صاحب داریٰ بیدم شاہ صاحب داریٰ پنڈت دین دار شاہ صاحب داریٰ شاکر شاہ صاحب داریٰ جناب امامت اللہ خالص صاحب داریٰ حکیم موسیٰ سید محمد علی صاحب داریٰ سلطان الحمد صاحب پر داریٰ وغیرہ وغیرہ۔

لہذا پھر یہ اُن معترض حضرات سے کہہ رہا ہوں کہ شاہید اخنوں نے کبھی کوئی تاریخ یا بزرگان دین متنہن کی سوانح حیات نہیں لکھی اور زخمی کبھی کسی بزرگان دین متنہن کی صحبت غیب ہوئی اور اگر کبھی سوانح جہات بھی ہوئی تو ان کی سمجھوئے جاہلی جو نہ ممکن سے اور نہ اخنوں کو پھر معلومات ہو سکا لیکن یہ ہوا کہ سلسلہ واثیقہ عالیہ پر بہت بلند انسکی نظر پہنچنے لگئی اور وہ فوراً اعتماد اصنی کرنا شروع کر دیا معتبر من صاحب بہ آپ کے آنکھ ہم کپڑے کی پٹی جو بندھی ہوئی ہے یا حصہ ٹیڑے کا جو تھا آپ نے لگا رکھا ہے اُس کو آپ اپنی آنکھ سے علیحدہ کرے اور اتفاق کی عنکار لگا کر ذمہ سوچ کر غور ہے پڑھیں صرف خلیط ہے اور بناء سے کام نہیں چتا ہے بزرگان دین متنہن کے واقعہ واقعہ صادقہ اور دایاںت صبحی کو جھی دیکھیں کہ کس طرح سے سلسلہ پسلسلہ انبیاء متباہے اور کس طرح سے اجازت حاصل ہوتی ہے لیکن معترض حضرات تو اس فیض سے بے بہرہ اور کوڑہ سفال آپ نارسیدہ ہیں اخنوں کی انتہا آئے گا

اور وہ کیا دیکھیں گے بقول شخصے ۔ ترے

آنکھ وala تری جو بن کامن شاد نکھے

دیدہ کو رکیا آئے نظر کیا د نکھے

پس سمجھو مجھے کہ جس طرح کی اخوبی کو ری خلافت ملی ہے اسی طرح سے وہ بالکل کو زدہ سفال ہے
نا مید خلیفہ بھی ہیں وہ کیا جابیں کہ خاصان خدا کے کس طرح سے فیض ہمیشہ جاری ہیں اور قیامت تک
جاری رہیں گے جو مفترض حضرات ہیں وہ دل کے اندر ہے تو ہیں ہی لیکن وہ ظاہری آنکھ کے بھی اندر ہے ہیں اخوبی
دنیا میں کچھ دکھائی نہیں دے گا اور نہ دین میں کچھ دیکھیں گے وہ دونوں جگہ سے محروم ہیں اور ہمیشہ ہی محروم ہیں
ہیں گے جیا کہ کلام پاک میں ہے پارہ پندرہ سورہ بنی اسرائیل و مَنْ كَانَ فِي الْأَذْلَاءِ
آعْلَمُ وَأَضْلَلُ سَبِيلًا ترجمہ اور جو کوئی رہا اس جہان میں اندر حاسو پھیلے جہان میں اندر ہا اور زیادہ
دور پڑا رہے ہے ۔

لہذا کہاں تک مفترض حضرات کو سمجھانے کیلئے کوشش کروں گا جبکہ ائمہ نقائی ہی کے طرف
سمان کے قلوب پر ہرگز ہوتی ہے تو پیری تحریر یا میسکے بزرگوں کی تحریر کیا اُن کے سمجھ میں آئیگی میہرے بزرگوں
نے توہہ بات کو صاف تحریر کر کر ہی دیا ہے جب اُن کے سمجھ میں پیری کے بزرگوں کی تحریر نہیں آ رہی ہے تو پیری تحریر
کہ اُن نا سمجھوں کو اثر کرے گی اور پیری دروسی سے ان کے دل پر کیا اثر پڑے گا ۔ چہہ داند بوزنہ لذات اور
مفترض صاحبان خلافت لیکر خلیفہ بنے ہوئے پھر رہے ہیں اور سلسلہ وارثیہ پر مفترض ہو رہے ہیں کہ
سلسلہ وارثیہ عالیہ والے تو لوگوں کو مگراہ کرتے ہیں ۔ اس لئے کہ ان کے یہاں پیری مریدی کی نبلہ حاجی حصہ
نے کسی کو احجازت دی نہیں اور نہ خلافت دی کہوں لوگوں کو یہ سلسلہ وارثیہ والے دھوکا دے رہے ہیں
تو یہ کہنا بھی اُن کا ایک حد تک درست ہے اس لئے کہ وہ سندہ یا نہ خلیفہ ہیں اور دروسے کے پاس
کوئی سند ہے نہیں بلا ثبوت ہیں اس فتنہ کے الفاظ سے کہا ॥ انکی خلافت یا خلیفہ ہونے کا فضور نہیں ہے بلکہ
اصلیہ نہ رکن لاتی ہے اور اصل اصل ہی ہو کر رہتی ہے جیا کہ حد بٹ شریعت میں وارد ہے ۔ کل شیعی
بیوی جمع ای اصلیہ ۔ = قوہ مفترض ہونے میں کیا بجا ہے کسی کی بانی و بدگونی کرنا اذانکی اصل میں شامل ہے
کبھی شاعر نے خوب کہا ہے ۔

خطل کسی تدبیر سے ہوتا نہیں شیرین
بدائل کی طبیعت سے بُرائی نہیں جاتی

کسی کی بُرائی و بدگونی کرنا تو اسی احیثیت کا تفاہ نہ ہے وہ سلسلہ وارثیہ عالیہ اور کسی کی بُرائی و بدگونی کریں تو بجاہ درست ہے اس لئے کہ وہ ہزار کوشش کریں کہ اپنی احیثیت کو خلافت لیکر اور سند بنا نہ فلیفہ بنکر جھپٹیں لیکن وہ کبھی بھپ پہنچ سکتی لقول شاعر =

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
ک خوب شو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھلوں سے

اب میں صاحبِ نسبت بزرگوں اور رشیں ضمیر و سعیِ النظر اہل فہسم حضرات سے ملتی ہوں کہ وہ حق و انصاف کی روشنی میں مسلم خلافت کو بذریعہ تحریر و تقریظاً خاص دعا مکاپ پہونچانا اپنا فرض منصبی منتسبور فرمائیں تاکہ کوئے باطن سیاہ و مردہ دل عقل کے اندر ہے طابان حق کو اپنے دام فریب میں کھپنا کر متزلزل اور گراد نہ کر پائیں ہا
سوال کھٹلے یا ائمہ استمرے والے خلفاء بد طبیعت کا ان کو تو مرغ کی امکیب ہی ٹانگ یا رہے انکے حلکے پاٹھے تو بغیر سلسلہ وارثیہ عالیہ کی مخالفت کیئے سید ہے نہیں ہوتے لہذا ان کو سمجھانا اندر ہے کوچرا غ دکھانا
چند کتابوں کے پڑھ لینے سے اپنے کو شیخ سمجھنے والے چار پائے بر و گلبے چند کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتے
محبت کو سمجھنا ہے تو ناصح خود محبت کر کے دیکھو
کارے سے کبھی انداز طوفان ہو نہیں سکتا

اگر شنیت اور رموزِ عشق و محبت کو سمجھنا ہو تو اس اہم کی شخص برداری و خدمت نہ آرہ کر کے ہے، کچھ سلسلہ
ہو سکتا ہے = لقول حافظہ شیرازی رج

گ درست ہوائے وصال است حافظا
پایدہ کے خاک درگہ اہل الصبر شو

جب ہی مسئلہ خلافت کے آسرار سے پرده اٹھ سکتا ہے
رازِ درون پر دہ زرند ان مدت پُرس
کہ ایں حالِ نیت صوفیٰ عالم مقام را

بپ تک آن کے در پر جنت سائی نہیں کر دیگے گمراہی اور بھر ٹھماں میں بھیستے رہو گے
سخن عشق نہ آئند، کہ آید ہے زیال،
سائیا می دد دکو تاد کند اب ایں گفت و شجند

حقیقت یہ ہے کہ اپنی دنیا کو اپنی ایڈ کی نسل کا پتہ معلوم ہو جائے تو سب اپنے ایڈ ہی نہ ہو جائیں اپنی ریاست کا ناون
اور اپنے ایڈ کا ملک اور قانون اور ہے میں اپنی دنیا کو راز درود کا پروگرام سمجھا ہوں جو آسان طریقے تھا
بتلا دیا گیا اب اس کے بعد بھی اگر کوئی ایڈتریشن نہیں ہے تو سراغزب پر اپنے سمجھی ہے، چونکہ بہت اور مش
جلہ اسرار عینہ میں سے اکیپ ستر عینہ ہے
ان سطور کے پر اکیپی ثبوت اور فہیم کی شاید صفر درت باقی نہیں رہی اپنے دل
اور صاحب بیجاہ اس کو لببور شایمی ملاحظہ فرم کر قبول و میثبور فرمائیں گے۔ بعکسر دیے کی بیٹے نور آنکھوں کی طرح تاریکی دل
اس سے زیاد بھی اگر پاہیں تو لمعبداق -

ن محقق بود نہ دانش مدد

چار پاکے پر دکنا بے چیند

پس میں اپنے در در سری کو اب اسی مصیر پر اختتام کرتا ہوں۔ لقول فنسکو ٹکر در در سری بیا ہو د

آپ کا شہزادی آپ کا سلسلہ نسب مندرجہ ذیل واسطول سے حضور سرور کائنات محبوب مصطفیٰ امسی ائمہ علیہ
والله و بنیام سے اصلاد فتحاً دا بۃ ہے ملاحظہ ہو
۱) مرشدنا حضرت عاذ ظهرا جی سید وارث علی شاہ ان غلطیم ائمہ ذکرہ ۲) ابن مولانا اکیم سید قربان علی شاد علیہ الرحمۃ
۳) ابن سید سلامت علی علیہ الرحمۃ ۴) ابن سید کرم ائمہ علیہ الرحمۃ ۵) ابن سید میران احمد علیہ الرحمۃ ۶) ابن سید
عبدالاحد علیہ الرحمۃ ۷) ابن سید عمر نور ظیہ الرحمۃ ۸) ابن سید زین العابدین خلیل الرحمۃ ۹) سید علیہ الرحمۃ ۱۰) ابن سید
سید عبد اللہ علیہ الرحمۃ ۱۱) ابن سید عبدالاہ علیہ الرحمۃ ۱۲) ابن سید اشرف ابی طالب اعلیٰ بزرگ علیہ الرحمۃ ۱۳) ابن سید
غزال الدین علیہ الرحمۃ ۱۴) ابن سید اشرف ابی طرب علیہ الرحمۃ ۱۵) ابن سید محمد وقی علیہ الرحمۃ ۱۶) ابن سید ابو القاسم علیہ الرحمۃ
۱۷) ابن سید عکری علیہ الرحمۃ ۱۸) ابن سید ابو محمد ظلیلہ الرحمۃ ۱۹) ابن سید محمد عفی غیبہ الرحمۃ ۲۰) ابن شیعہ نہدی علیہ الرحمۃ

(۲۱) ابن سید علی رضا علیہ الرحمۃ رحمۃ رحمۃ (۲۲) ابن حضرت سید امام موسی کاظم علیہ السلام
 (۲۳) ابن حضرت سید امام جعفر صادق علیہ السلام (۲۴) ابن حضرت سید امام باقر علیہ السلام رحمۃ رحمۃ
 زین العابدین علیہ السلام رحمۃ (۲۵) ابن حضرت سید امام جسین علیہ السلام رحمۃ، ابن حضرت سید و مولانا علی بیٹھ خدا مرضی علیہ التہنیہ
 والشارز مج حضرت سیدۃ المناج فاطمہ ذہرا علیہ اور علیہا بہت حضرت احمد بن حنبل محدث علی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کی ولادت کی بشارت

متفرقہ بین بارگاہ احادیث کی ولادت بسا عادت کی بشارت آئش مقدس اور ابہار حضرت دیتے ہیں جس کو دوسرے
 نظلوں میں یہ کہنا چاہیے کہ مُنکری آمد آمد کا بغاہت اللہ اعلان ہوتا ہے۔

علی ہذا مہماںے حصہ قبیلہ عالم وارث پاک اعظم اثر ذکر کی تشریف آوری کا تذکرہ بھی نیکروں پر بس
 پہلے اولیے عظام نے اپنے اپنے وقت میں فرمایا ہے جتنی کہ بجمال شرح وسط حضور کے صفات و برکات
 کے ساتھ آپ کے ملک و مشرب سے بھی خلق کو جبردار کر دیا ہے۔ جن پیشین گوئیوں کو نولفین سیرت وارثی میکلوڈ
 حقانیہ وجہات وارث وغیرہ تحریر پر فرمائی ہیں لمکاہ حضرت سید شاہ عبدالرزاق بالشیعی قدس سرور کی پیشین گوئی اور
 حضرت مولانا شاہ بنخات اللہ صاحب علیہ الرحمۃ کا کشفی ارشاد اور مولانا عبد الرحمن صاحب موحد لکھنؤی علیہ الرحمۃ
 کی بشارت کو بہاپت و مناحدت کے ساتھ میکلوڈ حقانیہ نے تسلیم فرمایا ہے اور ان بنوارتوں کا معالع بھی ناظرین
 نے فرمودیا ہو گلا اس لئے اب پیشین گوئیوں کا مکرر اعادہ کرنا بے محل طوالت ہے
 لہذا بہ نظر انتصار میگر تصور ہی و معاہدت کے ساتھ نقل کرتا ہوں سراج العارشین سید اسادات مولانا شاہ
 عبدالرزاق صاحب بالشیعی قدس سرور کا مشہور و مستند ارشاد ہے کہ سیری پانچویں پشت میں اکبہ آناتاب
 طالع ہو گا جبکی روشنی میں اب دیکھتا ہوں

چنانچہ پانچویں پشت میں حضور کے ظہور نے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا اسی طرح
 شیخ الشیوخ مولانا شاہ بنخات اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت سیدنا خادم علی شاہ صہب رحمۃ اللہ علیہ کے پڑی طبقت
 تھے اور سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم اللہ ذکر کے دادا پیر، دیود شریف کی طرف پیلامبار کو کھول کر آئش
 فرمایا کرتے تھے کہ میں اس آناتاب کی روشنی سے میں اپنے بیٹے کو بھرتا ہوں جو عنقریب برآمد ہونا چاہلے ہے۔

حضور والا کے انوار و فیضن باطنی کی لکھنا مورگھتا ہیں وہ نکے عالم پر محیط ہو چکی تھیں لیکن ظہور قدیم سے پیشتر ہی عصر حاضرہ کا ہر صاحب باطن بارش تخلیقات و تقاطر انوار سے شرابور ہو چکا تھا اس طرح کی پیشین گوئیاں اکثر دبیتیں اکابر صاحب کشف و حال کی زبان پر آ جایا کرتی ہیں جن میں کبھی فلسطی کا امکان نہیں ہو سکتا اس لئے کہ یہ حضرات برادر ارشت عالم ارواح سے متصل ہوتے ہیں عارف رومی نے خوب فرمائی ہے

گفتہ، او گفتہ اللہ بُوْر

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بُوْر

ولادت باسعاوٰت اعلیٰ حضرت قادر قادر طاوس رفعت خورشید نزلت حضرت الحضرات سیدی
دمواںی امام الادیار مرشدی و آقا نی حافظ حاجی سید سرکار وارث پاک عالم فواز اعظم اونٹہ ذکرہ ماد وہن ان
البارک و بر واپت دیگر ۷۳۴ھ صفر المظفر شریف کا ذکر مطبع میں عالم ظہور میں رونق افروز ہوئے وہ کرامات
و برکات جو اکب ایسے برگزیدہ اور حفائق و معارفت آگاہ کی ذات میں منبع السعادت سے بر و دست و لادت جلوہ
افروز ہوئیں اُن کا اعادہ دکرنا اور صورت شرح میں لانا بھلکے خود آئیہ طولانی تفصیلیں، کام ہے قفسہ بیوہ
شریف کا ذرہ ذرہ اپنی آنکی پر جس قدر نماز ال ہو وہ کم ہے جسکی سرزین سے آفتا ب فال تاب مطلع انوار قدیم
و مقطع اسرار الکہیہ جلوہ فیگن ہوا جسکی آنکی مٹی ہوئی اور بتاہ شدہ دینا کو اکب مدت سے اشتدہ درت سخنی
حضور کا ولی مادرزاد ہونا دلائل مختلفہ جو بالاتفاق اکیمی رضا ب پر آکر قرار پکڑتی ہے اس امر پر
صاف روشنی ڈال رہی ہے کہ حضور پر نور کی ذات مبارک، ولی مادرزاد انشی جن پر وہ اسناد تھیں دلائی ہیں جو وقت
پہلی اس فیز بعد زمانہ دادستہ دلتا ہوتا اور سندہ بنے ظاہر ہوتی گیں مثلاً رامضان المبارک میں حضور کا دن
کو دو دھنہ نہ پینا رامضان دلائل دلائل کو چہ گرو اطفال کے حضور کا کھیل کو دیں شغول نہ ہونا رامضان عالم طفلی میں کبھی بھول کر
مجھوٹ نہ بولنا رامضان رظا ہر کسی علم کا بصورت تکمیل حاصل نہ کرنا اور ہمہ دلائل ہونا وغیرہ بھی دلائل اور اسناد ہیں جن کو پہلے
ایک پچھے کبھی بہت کچھ حضور کے وہی مادرزاد ہونے کی بابت معنی اخذ کر سکتا ہے اور یہی وہ دلائل میں جو اثاثہ کے
واسطے لازمی اور لابدی ہیں حفائق بین وغیرہ دلائل ہیں ان دلائل کی کبھی محتاج نہیں تھیں وہ نہیں اور ہر حال
میں حضور کی ذات کو جو کچھ کم جتنی ہیں اس کامزہ اور لطف ماعنہ حاصل کرنی میں کی

تعلیم و تربیت حضرت محمد مصطفیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آله و کلم کا دنیا بس مینم لقب نبکر جلو ذفران
جس حدائق ارباب نظر کے نزدیک مستحسن اور موجب برکات تھا اسکی تقلید اور اتباع کی تجدید باری نعلیٰ
نے سر کار وارثت پاک عالم نواز اعظم اللہ ذکرہ کی ذات اقدس سے بدیں جبکہ فرانی کے اول تو آپ آل
رسول صلعم سے تھے دوم اپنے زمانہ کے قطب الاقطاب بھی تھے آپ کا زمانہ طفویلیت میتی میں گزر آپ کی پروش
اول مہما مختصرہ دادی صاحبہ سے ہوئی بعد د آپ کی بہیرہ صاحبہ مخدومہ اور حضرت قدوسہ السالکین زبدۃ العارفین
سیدنا حاجی خادم علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز آپ کے بھنوئی کے یہاں ہوئی اکیپ تو نفس نفیس حضور
کا ولی مادرزاد ہونا دوسرے اپنے بزرگوں کی عاطفت و حضوری اور چار چاند لگ گئے جو بات پرسوں
میں ہونے والی تھی وہ ہمیں پوچھ کیم کیوں کو ہوئے گئی علوم ظاہری کی تعلیم کے لئے اکیپ مولوی صاحب
منفرد ہوئے جو آپ کو دینیات کی تعلیم فرماتے تھے۔

بیعت و دستار بندی مخدوم حضرت حاجی سید خادم علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عمر ۴۰ سال
مورخ ۱۳ اگسٹ صفر المظفر ۱۲۵۳ھ بروز دشنبہ بعد نماز فجر وصال فرمایا واقعہ آپ کے مکان واقع مسجد باباطیہ
چوک کے مقابل ہوا اور آپ گولہ گنج کے تکبہ باغ خلائق میں جہاں اپ کر سچین کا ہے دفن ہوئے بعد فراغت
تجهیز و تکفین و تدفین علماء فرنگی محل نیز سید محمد اکبر شاہ صاحب مدینی دیوبندی محقق جو حضرت نوشت
گوایاری کی اولاد سے تھے بالاتفاق رسم دستار بندی سجن امام الاویاء حضرت سید وارث پاک عالم نواز اعظم اللہ
ذکرہ ادا فرمائی اس وقت سن شریف حضور کا ۴۰ سال کچھ ماہ نباہ حضرت مخدوم حاجی سید خادم علی شاہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال کے قبین روز پیشہ آپ کو شرف بیعت سے ہمی خرمت فرمایا تھا اور اس طرح آپ
صاحب رشد و ہدایت مبنی است پیر طریقت قرار پائے نیز دستار بندی کے وقت پیشہ نہ رہ بن خادمان آستانہ
کی ملت سے گزری اور بہت سے حلقة گوش دخل بیعت یوٹے جس کا سلسلہ چھ ماہ تک لکھنؤ میں جاری رہا
اس طرح ہزارہا کی لقائد مریدین کی ہو گئی جو نہایت نعمتی پر رفتار کے ساتھ اطراف و جواب میں سچلیتی
گئی دستار بندی کے چھ ماہ بعد آپ نے ارادہ حج بیت اللہ شریف کا کیا۔

سفر حج پہلی مرتبہ آپ نے پاپیا وہ سفر حج اختیار فرمایا جو براد خشکی طے کیا پس فر ۱۲۵۴ھ میں ہندستان
سے ہوا بعد فراغت حج بیت اللہ شریف دیوارتہ مدینہ منورہ دیگر مالک عرب اور ماواع النہر عجم خیام

یاد فرماتے ہوئے آپ چھپ پاسات سال کے بعد واپس ٹلن ہوئے اور اس مدت سفر میں پانچ بار چھچھ ادا کیا اسی طرح متعدد بار ہندوستان سے آپ نے پاپیا دو سفر حج کیا اور چار چار پانچ سال کے قریبے والپس ہوتے رہے اس مدت میں نہ صرف ہندوستان ملکہ ہندوستان کے باہر دیگر ممالک میں آپ کے خادموں اور مریدوں کی تعداد میں غیر محدود اضافہ ہوتا گیا جس کا حق اندازہ ناممکن ہے اکثر اولیاً کے کام اور شائخ نظام سے نیومن روحانی حاصل کئے مقامات مقدس کی ذیارت اور فتوحات روحانی سے مبنیہ فیضیاب ہوئے کوئی مذاہم جس کا کچھ بھی تعلق اسلامی دنیا سے نہ تھا آپ نے تذکرہ نہیں فرمایا اور متعدد زیارت حاصل کی جسکی تفصیل بیان کرنا اکیب طولانی کتاب ترتیب دیتا ہے ممالک غیر کے بڑے سے بڑے ممالک سیستان، مازندران، طہران، دشیق، مصر، رے، کوفہ، فلسطین پیشہ، حضرموت، یہودیم، قندھار، غزنی، بلقان، بیونان، سرانہ پیپ، کوہ فاف، بیر الالم، پل آدم، چین، چاپان، روس، امیریکہ، چین انگلینیہ وغیرہ وغیرہ کی حستیا فرمائی اور وہاں ہزار کیا لاکھوں کی تعداد میں مرید کئے حرم زخم کعبہ و سرزمیں مدینہ منورہ کر بلائے معلیٰ و بخفت اشرف بعهد اشرفیت خراسان پنج بخارا میں آپ کے مریدین وزائرین کی پرکشش ہو گئی آپ کو اکب وقت میں دس دس گیارہ گیارہ جگہ مدعو کیا جاتا تھا پھر بھی اکثر مشتاقان زیارتی ہجوم رہ جاتے تصحیح تقداد حج کی کوئی نہیں بتا سکتا گیونکہ آپ اکثر حج دوران سفر میں کیہے جن کا علم یہاں کی کوئی نہیں ہو سکا بخیت بھوئی یہ تقداد پہاڑ سے زامنہ نہیں جاتی ہے ابتداء سفر جس میں گیارہ بار دو حج شامل ہیں براہ خشکی ہوا مگر آخ کے سفر اور حج آپ کے برآہ سمندر ہوئے جو کسی طرح دیکھی اور بركات سے خالی نہ تھے۔ آپ کا عاشماہہ لباس اعلیٰ مذاہب احضور قبلہ عالم سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم امیر ذکرہ لائیں اور زادہ بادی بھی با دیہ و نہایت ساد و اور غایت بے تکلف ہوئے کے اپنی نوعیت میں فرد اور وضع میں بیگناہ ہے جس کے تباہی سے تجزیہ کا نگار اور تفسیر کی شان نہیاں طور پر نظر آتی تھی اور جسکی عظمت اور منزلت کی نسبت اسی قدر زیغ کرنا کافی ہو گا حضرت مالک المالک کے سماں اللہ دربار کی یہی مخصوص مددی ہے

لہذا یہ تو قریب قریب سب کو معلوم ہے کہ احرام شریعت آپ کا ریگیں اور عموماً سوتی کپڑے کا اور عرض میں ڈبڑھ گز اور طول میں چند گز ہوتا تھا اگر ایام سرما میں اگر کسی ارادت مبتدا نہ اولی کپڑے

احرام شریف پیش کیا تو حضور نے اس کو بھی قبول فرمایا ہے اور جس کے استعمال کا یہ طریقہ تھا کہ نصف حصہ سے ستر پوشی اور دوسرا حصہ بطور چادر ہنا بہت سادگی سے زیب دو ش اس طرح فرماتے کہ فرق انور بالکل کھلا رہتا تھا اس لئے صرف حالت ناز میں یا خاصہ نو سن فرمائے کے وقت گو شہ احرام شریف یا دوسری چادر شریف سر اقدس سے اوڑھی جاتی تھی ورنہ آپ کے خصوصیات میں ہے کہ سردی کی احتیاط یا تازت آنٹاپ سے حفاظت کیلئے کبھی آپ نے یہ اقسام نہیں فرمایا کہ گو شہ احرام شریف یا دوسرے پیرے سے فرق انور چھپایا ہو بلکہ کہنی شہ سر اقدس سے بے نقاب رہا جو محرم کیلئے خاص شرط ہے لیکن اعین مسیح حضرات سے سنا ہے کہ ادائی میں کسی خاص وجہ سے یہ بھی ہوا ہے کہ اسی عرصن و طول کا احرام شریف دو حشوں میں منقسم ہوا ایک حصہ کو حضور نے تنہ بند بنایا اور دوسرا بکڑا بطور چادر کے استعمال فرمایا شاید اس وجہ سے آپ کے نقدس احرام شریف کو ارادت مند تہبند بھی کرتے ہیں۔

رنگ لباس

لیکن جس طرح آپ کا تنہ بند رنگیں ہونا لازمی تھا اُسی طرح باعتبار دیگر الوان کے زرد یا زری مائل جس میں بادامی بھی شامل ہے حضور کو زیادہ بند تھا اور سیاہ و سفید و سرخ زنگ کسی وجہ سے مرغوب نہ تھے اور اس قد متروک تھے کہ ٹھوٹا آپ کے تہبند کے دامنے منسون عسکری جاتے نہیں اور بہ خلاف اس کے زروری نہیں ہو گیا تھا

چنانچہ محققین حضرات صوفیہ نے بطور کلیہ فرمایا ہے کہ ربانی اہل طریقت کا کہا کارنگ ہمیشہ ان کے واردات قلبی کے مناسب حال ہوتا ہے مگریں وجہ ذی مرتبہ سالکین نے اپنی اپنی حالت و رکھیت کے لحاظ سے مختلف الوان اختیار فرمائے ہیں اسی اہمبار سے حضور قبلہ عالم نے اپنے بیاس کے لئے زروری نہیں فرمایا کیوں کہ یہ مسلمانے کر آپ کا مسلک صرف عشق ہے اور عشق کی معراج کمال فنا عالم ہے کہ عاشق اپنے وجود کو منکر خود شاہد حقیقی میں فنا ہو جائے اور اہل قتا کو خاک سے مناسبت ہے جس کا حقیقی رنگ زرد ہے۔ اس وجہ زروری نہیں کہ اشقروں کو طبعاً مرغوب

ہوتا ہے۔

ہذا ہمارے سرکار عالم پاہ نے منازلِ عشق و مراحلِ محبت اس خوبی اور اتمام کے ساتھ طے فرمائے کہ آن کے واژات کو بھی نہیں چھوڑا ستی کہ اپنے لباس کے لئے بھی زرد ہی رنگ پسند کرایا جس کو اہل قتا سے خاص مناسبت ہے۔ علاوہ اس کے حضور قبلہ عالم نے جو شی کے حقیقی زمگ کو دیگر الوان سے زیادہ پسند فرمایا تو اس کو خون کا اثر اور خاندانی مذاق کہا جائے تو بھی نامزد نہ ہوگا کیونکہ آپ کے جد ناادر کو سرکار حضرت رسالت صلیعہ سے ابو ترابؓ کی متاز بخیت مرحمت ہوتی اور منقول ہے کہ حضرت علی رضاؓ کرم اللہ وجہہ کو باعتبار و میگر اتفاق کئے یہ خطاب بخیتی زیادہ پسند تھا جہذا وارثؓ ارش مرتضوؒ نے جد ناادر کی پست ادا فرمائی کہ اپنے لباس کے واٹلٹ شی کے حقیقی رنگ کو پسند کیا۔ قطع نظر اس کے کہ اگر اصولاً دیکھا جائے اور رد و ایات صحیحہ سے استدلال کریں تو بھی زرد رنگ کی فضیلت کی حقیقت ہوتی ہے کیوں کہ منقول ہے کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتعلیم کو زرد رنگ پسند تھا۔

چنانچہ غیر القاری نے جواز الوان کی بحث میں زرد رنگ کی نسبت لکھا ہے کہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ایں بہترین رنگ ہاست آنحضرت دوست میداشت آزاد کر رنگ می کر د۔ علیہ ابصیر بخاری کتاب اللباس میں منقول ہے کہ عبد بن جریح نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ چار باتیں آپ ایسی کرتے ہیں جو دیگر صحابہ نہیں کرتے۔ ازان جملہ ایک بات یہ ہے۔ ذَأَيْدَكَ لِتُبَيِّنَ بِالْقُوَّةِ آپ زرد رنگ استعمال کرتے ہیں۔ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَبْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَمَا الْقُوَّةُ لَا قَاتِلَتْنَا أَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُهِيَّمْ لَهُ۔ فرمایا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ زرد رنگ استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے زرد رنگ استعمال کرتے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے وانا اُبَيَّنُ لَهُ اپس میں زرد رنگ کو درست رکھا ہوں۔

الغرض احادیث شاذ کو رہ سے معلوم ہوا کہ مدرس رنگ کا استعمال سنون ہے اس وجہ سے صفاتِ مسیحیت کے منہر اتمم نے اپنے لباس کے واٹلٹ زرد رنگ پسند فرمایا۔ جن حضرت

کو اس سے زیادہ مخلوقات کی ہو وہ چیزات دارث کو پڑھ کر اپنی اسلی دلشی فرمائیں۔

عام حالات زندگی

آخری بچیں۔ تیس سال کا زمانہ مستقبل طور سے دلن و اطراف دلن میں ختم ہجرا۔ اس مدت میں لاکھ کیا ملکہ کڑا وڑوں کی تعداد میں زائرین حاضر ہوئے اور مشرف بعیت ہونے سب کے ساتھ پھر اس محبت اور رداداری کا برتاڈ تھا ہر شخص یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ سرکار عالم پناہ ہم سے زیادہ کبھی سے نہیں محبت فرماتے مرد عورت بچے ہام طریق پر آپ سے شرف بعیت حاصل کرتے بلکہ آخر وقت میں یہ حالت ہو گئی تھی جب مریدوں کی تعداد میں غیر معمولی تحریم ہوئے لگا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہم کو صرف دیکھ لیا وہ ہمارا مرید ہے جس نے ہماری کتابیتی ہو گئی گاڑی کی زیارت کی وہ ہمارا مرید ہو گیا تہبینہ کا گوشہ اگر کپاس آدمیوں نے ایک ساتھ چھو لیا وہ سب مرید ہو گئے۔ حتیٰ کہ جس نے ہمارا نام لے لیا اور محبت کی اگر اس نے نہ بھی دیکھا وہ بھی مرید ہے قیامت تک جو ہمارے ملکہ میں داخل ہو گا۔ وہ ہمارا مرید ہے پس اگر یہ تعداد شامل بعیت کی جائے۔ اور جس کے نشانے کے جانے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی تو حضور کے مریدین اور خادموں کی تعداد اور اعداد و شماری کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا اور یہ سلسلہ محبت قیامت تک ختم نہیں ہو سکتا آج پر کیا منحصر ہے آئندہ کی نسلیں اہمیت اپنی محبت و عقیدت کے حد میں برابر داخل و شامل بعیت ہوتی رہیں گی۔

چنانچہ بعد دسال سے آج تک تقریباً چھال سو سالہ یا سو سو سو برس کی صورت میں کہ از کم کئی ہزار کی تعداد ایسی لفڑاں نے جو مخصوص اپنی عقیدت و محبت سے داری کیتی ہے اور آستانہ داری سے فیضاب ہو رہی ہے حضور قبلہ عالم کے ارشاد کے مطابق یہ جماعت حضور قبلہ عالم کی ایسی ہی مرید خادم ہے جس کا آپ کی چیزات ظاہری دیکھنے والی جانیں نہیں۔ آپ کا اخلاق کرم اور سادگی عام تھا۔ جس سے ہر کوئی

بیان مستفید و مستفسر ہوتا کبھی آپ نے قسمیں کیا واداری نہیں فرمائی آپ کو بہان بہت عزیز ہوتا تھا۔ بغیر کھانا کھلانے کوئی بہان نہ آتا سفر میں بھی آپ کے ہمراہ آپ کے ہزاروں کی کافی تعداد پہنچیں ہے جو نہایت صفات مختصر شیریں اور دلکش تھا کوئی بات بلا ضرورت اور خلاف حقیقت زبان ببارک سے کبھی نہ مُسْنی گئی۔ آپ اپنے مریدوں اور خادموں کی بحید داشت فرماتے اور ان سے خاص اُنس دمحبت رکھتے سب کو شل اپنی اولاد کے سمجھتے اور انہیں تم تکالیف کا ازالہ فرماتے غیر مریدین دعائم زیرین کے آپ کا بر تاذ ایسا ہر دلعزیز رہاں کی تیر آں بھجت کا ہےں آپ کی تذہیل جو شخص حاضر رہتا آپ اس کو اللہ رسول صلیم اور اپنے شیخ سے محبت کرنے کی بدایت فرماتے علار دشائی اور صوفیانے کرام کا بیدار احترام فرماتے اور اُنکی حقیقی تعظیم کرنے کی دد صردن کو بھی بدایت کرتے بجز نہاد رسول صلیم کی محبت اور اس کے استغراق کے کوئی اور شغل آپ کا ایسا نہ تھا جو آپ کے حالات زندگی میں نابالذکرہ سمجھا جائے۔ جو بات تھی خدا رسول صلیم کی رضا جوئی کی طالب جو خصل تھا مشیت ایزدی کے مطابق فہرست کر آپ کی جمیع نقل و حرکت امر الہی کے تابع تھی۔ آخری چار پانچ سال کی درت استغراق اور شکر کی بیفتی میں گذری تیارہ تر آپ خاوش اور بخند سے منہ پیٹھ رہتے تھے ایسیں اوقات خادموں کے بار بار یاد دلانے سے بھی کوئی بات نہیں ایسا تیار کی جاتی حالانکہ اور محنت سے بہت کم بیدار رہتے لیکن اس حالت میں بھی اسی سکون دست ببرداری پہلی لڑائی پہنچنے کے مریدوں دعادرموں کو نام نام بادھاتے تھے اس سے اس بات کا امداد کیا جاسکتا ہے کہ جس طرح بھی یار رسول کو اپنی استعزیز ہوئی کچھ بھی اسی طرح آپ کو خدام اور مریدین علیہ نعمت اور حضور قبلہ کام کا یہ خاصہ فضل مطابق حدیث نبی کے تھا کہ الشیخون فی تزویہ کا لذتیں ایسے احتیبہ۔ ثم می تھا راستہ ایسا ہے جسے قوم عرب بغیر

مختصر ارشادات تضليلیات

- ۱) بخدا اپر بھروسہ کرتا ہے خدا اس کی مدعا ضرور کرتا ہے۔ ۲) جو سائنس لکھا۔ ۳) اللہ کے نام کے ساتھ نہیں جو سائنس بغیر اللہ کے نہ لکھتی ہے وہ مرد ہے ۴) اکیب ذکر ایسا بھی ہے جس کو نہ سائنس سے تعلق

ہے: زبان سے (۱۷) اگر شوق کا مل د طلب صادق ہے تو ہر ذرہ میں جیب کی دیدارِ فیض ہو سکتی ہے (۱۸) جو تم سے محبت کرے اُس سے محبت کر دے کسی کے حق میں دعا کر دئے بد دعا۔ تم رضا و تسلیم کے بندے ہو (۱۹) تسلیم و رضا جب ہے کہ شر کو بھی خیر بھی اور خیر تو خیر ہے، ہی۔ (۲۰) عشق کا ترسانہ اور جہاں دعایا کرنا ہے تو حرم وفضل ہے عشق کی دمی اولیٰ تکلیف کہیں عینہ ہوتی ہے۔ (۲۱) فقیر کا کوئی گھر نہیں ہے اور سب کھر فقیر کے ہیں۔ (۲۲) نگوٹ بند وہ ہے جو مسلم عورتوں کو اپنی اہل اور بیان کے غل جس طرح جانتا ہے اسکا طرح وہ خواب میں بھی کسی عورت کو لفڑی خواستہات کے ساتھ نہ دیکھے۔ (۲۳) جو طبع میں بھر جائے وہ سہارا نہیں بلکہ فقیر کیا یہ ہے کہ ہاتھ نہ پھیلے۔ (۲۴) ہر شخص پر پاسند ہی شریعت و ایمان مفت کردا ہے (۲۵) عشق تین حصہ فول میں مرکب ہے۔ ع. عشقم۔ ق۔ عین عبادت الہی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ شیع۔ شروع کے تمامی شرائیط ادا کرنے کی بدایت کرتا ہے۔ ق۔ قربانی کی رعنیت دلائی ہے کہ اپنے نفس کوچھ ذوق و شوق سے قریان کر دو۔ عاشق کی ابتداء میں عین شروع کے آخری میں ہے یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ جو کوئی شرع شریف کے درجات کو آخوندک طلنہ کرے وہ عشق میں کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ کمال عشق یہ ہے کہ عاشق عشق ہو جائے عاشق وہی ہے جو ذات عشق میں محو ہو جاوے۔ عاشقی ایک ملاست ہے انسان دین اور دنیا سے نگذر جاتا ہے اور صفت ذات (۲۶) خیال میں صورت عشق کی نقش کرنا چاہیے جو صورت نفس ہو گی وہی بعد مرگ بھی قائم رہتی رکھی اُسی کے ساتھ اُس کا حشر ہوتا ہے (۲۷) لذتِ عشق میں کفر اسلام ہے جو کچھ عاشق حشوں کی نسبت ہے وہ بجا اور درست ہے۔ (۲۸) **کَلَّا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ** زبانِ اہناء اور ضربِ لکڑا اور بات ہے بے دیکھ کسی چیز کا خیالِ محال ہے دیکھ کے عاشق ہونا ممکن ہے جب کوئی کسی کا عاشق ہو سکا ہے تو اسی کی کوئی سانس عشق و عشق کی بیانیں با کسی دذکر عبادت ہے عاشق غافل نہیں ہوتا عاشق کی یہی دزد ہے عشق میں انتظام نہیں عاشق لا ارید ہے ایمان نہیں مرتا عاشق کو خدا عشق کی صورت میں لتا ہے محبت ہے تو ہم ہزار کوس پر تھاں پر یہ محبت ہیں ایمان ہے۔ فقیر کم مشانچ زیادہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ منزل عشق سخت و شوار لگذا ہے کہ

لے لایا اس راستہ کو کم پسند کرنے ہیں (۱۶) وہی اَلْفُسْكُمْ أَفَلَا تَبْغِي مُؤْمِنُونَ ڈھونے کو کم جو اس کو مجھے
پیا تصدیق ہو گئی اپنے میں جو سانسِ جیتنی ہے ہمی ذات ہے پس تصدیق شکل ہے تصدیق ہزاروں
اکیں کو ہوتی ہے یہ سچھن کا حصہ نہیں (۱۷) لیکن اعتقاد کی روح ہے جس کی نظر دوست پرہبھائیں کا
ذمہ کوئی نہیں (۱۸) اس کائنات کا نام دنیا ہیں غلط کا نام رینا ہے۔ (۱۹) پیر دل کو رسکی مرید یہ بہت سوچتے
ہیں مگر مرادِ قسمت سے باقاعدہ آتا ہے۔ (۲۰) مرید کو اپنا لیعن کابل کرنا چاہیئے مرید ہر خاک کے ڈھنپر ہی سے
حاصل کر سکتا ہے (۲۱) خاندان قادریہ کے مریدوں پر جادو دہنے کا اثر ہیں ہوتا (۲۲) وہ مرید کیا جو پر
کو جانتا گر مرید نہ ہو اور وہ پیر کیا جو وقت پر کام نہ آئے دہ پیر تو شبل اس درود کے ہے جو تکلیف دہ
ہوتا ہے۔ (۲۳) میرے چال محبت ہی محبت ہے (۲۴) فقیر کی میں سب مسئلے ایک ہیں یہاں روپیاں ہیں
ہے (۲۵) منزلِ عشق برتر ہے ذکر و اشغال سے جو کسب ہے میں ذہبِ عشق رکھا ہوں جو مجھے محبت کے
خاک دب ہو یا چاہو وہ میرا ہے صرفت کسی چیز ہیں ہے وہی ہے جس کو خداوند کریم اپنی معرفت بخشنے کسی کا
اجارہ نہیں۔ (۲۶) خدا جس کا محافظ ہوتا ہے اسے کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ (۲۷) فقیر کو چاہیئے ہر
حال میں خوش رہے۔ اور زندگی کے دن کاٹ دے۔ تکلیف ہو تو شکایت نہ کرے اور آرام ہو تو شکر بکال
فقیر کو چاہیئے نہ تکلیف سے گھرا نے اور نہ شکایت کرے۔ کیون کہ محبوب کی دلی ہوئی جزئیت گھرنا
محبت کے منافی ہے۔ اور محبوب کی شکایت مشربِ عشق میں کفر ہے۔ (۲۸) فقیر کو چاہیئے کسی کی چیز کو حیات
کی لگائے سے نہ دیکھئے۔ (۲۹) فقیر دہ ہے جو اکنگ رہے (۳۰) فقیر دہ ہے جو اپنی بستی میں رہ کر خوش د
اقرباً کامنون نہ ہو فقیر جہاں رہے لاطع رہے بڑی بات ہے کہ فقیر اپنی بستی میں نیک نام ہو (۳۱) تمام فقرت
بر احتمام ہے اور اکثر حضور نے یہ بھائی فرمایا ہے کہ سلسلہ فقر الہبیت کرام علیہم السلام سے ہے فقیری حضرت
ماملہ زیرہ مرضی المدنی عینہ سے ہے اور حضرت امام حسین طیبہ السلام کے ذریعہ سے یہ بخشی چاہی ہوا۔

(۳۲) یہ بھی فرمایا کہ مقام ہو ایک عجیب صورت ہے جس اب بعد (۳۳) کے ۶۔ ۹۔ ہوتے ہیں رپاٹ اور چھوٹ کر لیا رہ
ہوئے حضرت غوثؑ پاک کی ہی منزلِ عشقی انتہایا کر گیا رہوں والے سالِ مشہور ہو گئے۔ (۳۴) فقیر دہ ہے جو انتظام سے علیحدہ
ہو۔ فقیر دہ ہے کہ جس کے پاس چھوٹ نہ ہو اور فقیر دہ ہے جو کسی چیز کا نہ مالک ہو۔ اور نہ خود کسی کی ملکہ سا ہو (۳۵) فقیر کو چاہیئے
کہ نہ کسی کے لئے دعا کرے اور نہ لذت اتویند کرے۔ فقیر کو لازم ہے کہ ذمیا کیوں اس طے کوئی کام نہ کرے اور خدا کے واسطے جان دیدے
(۳۶) جو شخص اپنا کام کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ابھی علیہ نہ ہو جاتے اور حادثہ تعالیٰ کے بھروسے پر چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے کام کو دوڑا
کرتا ہے بس لازم ہے کہ جو کام کرے اشد تعالیٰ کے بھروسے پر کرے۔ (۳۷) اکثر حضور قبلہ عن عالم

نے یہ بھی فرمایا ہے کہ نماز وقت پر ادا کرنا افضل اور قرآن برداری کی نشانی ہے (۳۸۰) یہ بھی ارشاد مہوا ہے کہ میں عمدًاً دیر کرنا کارہی کی دلیل ہے۔ اور ماں کے کے حکم میں کارہی بعدیت کے نتالی ہے۔ (۳۹۱) اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص باضصور رہتا ہے تیامت کے دن وہ پر ہیزگار دل کی صفت میں ٹھوڑا ہو گا۔ (۴۰۱) اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اعضاۓ دخنو قیامت کے روز فرمانی ہوں گے۔ (۴۱۱) یقین کیسا کہ خدا کو اپنا مدگار جانو و لکھنِ بال اللہِ وَکِلْهُ لَدُخْنَ

خدا ہر چیز کا مالک اور ہر چیز پر قادر ہے۔ (۴۲۱) یہ بھی ارشاد مہوا ہے کہ ایک صورت کو پکڑا لو دہی تھمارے ساتھ یا ان بھی رہے گی اور دہی تبریز اور دہی حشر میں بھی ساتھ ہو گی محبت میں شاہ گدہ اکافر قبیلہ رہتا ہے جیسے محمود دایاز کا دا قصہ ہے محبت میں انسان اندھا ہو جاتا ہے مرید اس طرح پرستے میں جس طرح قطرہ دریاۓ بل جاتا ہے جبکہ قطرہ نہیں ملتا ہے قطرہ رہتا ہے اور جب بل جاتا ہے تو دہی قطرہ دریا ہو جاتا ہے پھر کوئی اُسے قطرہ نہیں کہتا ہے۔ (۴۳۱) حasmہ تہشیہ ذلیل رہتا ہے جس سے اپان خراب ہوتا ہے اور کسی کو ہراثہ کہو، اور نہ بُرا سمجھو کسی کی عادات کو دل میں جگہ نہ دو دشمن کیسا خوشلوک کر دیے حضرت شیر خدا کی سنت ہے (۴۴۱)

جس دل کو محبت سے سروکار ہوتا ہے اسیں عادات کی گنجائش نہیں ہوتی۔ (۴۵۱) ہماری نزل عشق سے اور نزل عشق میں جانشینی نہیں جو ہم سے محبت کرے دہ ہے اسے بلکہ متعدد ذرائع سے معلوم ہوا ہے اور رسالہ علیہ السلام میں بھی لکھا ہے کہ سوراخ ۲۲ نومبر ۱۸۸۷ء کو یہ فرمان بایں صراحت صبغت تحریر میں آیا کہ ہماری نزل عشق ہے جو دعویٰ کوئی جانشینی کا کرے دہ باطل ہے۔

نماز کی بد اہمیت

بلکہ اسلام میں جس طرح باعتبار دیگر فرائض کے نماز کو غاص اہمیت حاصل ہے اسی طرح اخوان ملت کی سنتی دریافت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حدود قبلہ عالم نماز کی بد اہمیت میں بھی شریف فرمائی ہے

چنانچہ چودھری خدا گذش صاحب وارثی متوطن اٹا وہ جو پیغمبر قدیم اور نہایت همادق العقیدات ملعون جو شستھے دہ نائل تھے کہ ایک سال اسک بارش کی وجہ سے عمر ماؤگ پریشان تھے اسکا در دن ایس سرکار دارث پاک عالم نماز اعظم اعلیٰ ذکر اُگرہ سے سنکروہ آباد تشریف لئے تو سب نے حالت افسوس

میں عرض کیا کہ حضور پانی ہیں برستا ہمارے گھر میں اگر دو چار روز بھی یہی حالت رہی تو ہم خانہ برباد ہو جائیں گے آپ نے فرمایا کہ خدا مجذب بہت پسند ہے تو بکر دار یا بندی کے ساتھ نماز پڑھ کر دیکھوں کہ نماز سے رضا پاپ ہے کی تصور یا اور عہدیت کی نشانی ہے وہ رقم کرے گا یہ سن کر سب نے تو بکر دار نہ کی پابندی کا عہد کیا وہ سبے روز پانی بر سار پیدا دار بہت ہوئی۔ ٹلی بڈا نشی تقفل حسین صاحب دامتہ دیکھ اونا دُجن کے صدق ارادت کا یہ خاص ثمرہ تھا کہ جب حضور قبلہ عالم اس ماستے سے گزرے تو تو نکھلے ہزار مہان ہوتے تھے۔ وہ مائل تھے کہ ایک مرتبہ موسم گرامیں سرکار عالم نیا ہو پختہ نہیں کے روز کا پنور سے تشریف لائے جیسے عالم تھا کہ آپ حبوب کی نماز کے واسطے ہمیشہ پاپیا وہ جاتے ہیں اس مخالف سے میں نے محلہ کی تشریف لائے جیسے عالم تھا کہ آپ حبوب کی نماز کے واسطے ہمیشہ پاپیا وہ جاتے ہیں اس مخالف سے میں نے محلہ کی تشریف میں انتظام کیا کہ دوپہر کے وقت دور جانے میں ملکیت زیادہ ہو گئی جب لوگ جمع ہو گئے تو میں حضور مسجد میں انتظام کیا کہ دوپہر کے وقت دور جانے میں ملکیت زیادہ ہو گئی جب لوگ جمع ہو گئے تو میں حضور مسجد کی خدمت نہیں کرتے ہیں نے عرض کیا کہ اس محلہ میں کوئی نمازی ہی نہیں کھوڑے تاہل کے بعد ارشاد ہوا کہ تم اس مسجد کی مرتب کراؤ اور سب تھے کہ جو نماز نہ پڑھے گا وہ ہمارے علاقہ بیعت سے خارج ہے مال فرمان داری کا ایسا گھبرا خر ہوا کہ پر شخص نے نماز کی پابندی کا عہد کیا اور میں نے اسی روز سے مرتب کراؤ نہ خرد کر دی اور ایک مروزن بھی مقرر کر دیا کچھ عرصہ کے بعد جب سرکار عالم نیا ہو پختہ تشریف لائے اور اسی مسجد کو مرتب اور آباد کیا تو بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ حشر کے روز یہ مسجد تھا اسے سجدہ دل کی گواہی دے گی۔ اسی مضمون کی بہت مشہور اور نہایت مستند دوسری روایت یہ ہے کہ جناب شاہ فضل حسین قادری شنبہ دار تقبیہ دیوبہ شریعت و مسند آراۓ حضرت شاہ ولایت محمد عبید المنعم قادری حبہ کنفر المرفت علیہ الرحمۃ نے اکثر بکال صراحة بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم کی تشریف یا آور میں کامنہ دہ سُنکر ہم لوگ یعنی کے باہر شاہ ادیش کے باغ میں بغرض حصول قدموںی حاضر تھے جب سرکار عالم نیا ہو کی سواری قریب آئی اور آپ نے ایں تقبیہ کو مجتھ دیکھا تو پاکی سے اُتر کر پہلا جملہ جو ارشاد فرمایا وہ یہ تفضل ہے سب سے کہہ دکر جو نماز نہ پڑھے گا وہ ہمارا علاقہ بیعت سے خارج ہے۔

ایک روز قبل میاں حاجی ادگھٹ شاہ صاحب دارثی رحستہ افٹر لائیہ نے حضور قبلہ عالم کو مخاطب ہا کر عرض کیا کہ حضور اکثر لوگ نماز نہیں پڑھتے ارشاد ہوا کہ نماز خفرد پڑھنا چاہئے یہ نظام عالم ہے۔ اگر یہ

چھوڑ دی جائے گی تو نظامِ عالم میں خرابی آجائے گی۔

مولوی علی احمد صاحب دارال Qiودھی ورثیہ اگر ہو جو ہنایتِ ثقہ اور منتشر شاخص تھے ان کا بیان ہے کہ اس میں تو
داخل مسلمان ہمیں ہوا تھا کہ صرف قدیم بوسی کی غرض سے حاضر خدمت ہوا تو حضور قبیلہ عالم نے برہتہ فرمایا کہ مولوی
صاحب ہر شخص کو شرعاً ہیت کی پابندی و درست کی اتنا لازمی ہے۔

اکیل مرتبہ حضور قبیلہ عالم شاہ بہمن پور میں حکیم کان خاں صاحب دارال Qiودھی کے مہمان تھے جمعہ کے روز بادی
ضعف پیرانہ سالی کے پا پیادہ سجد تک جانے کا قصد فرمایا حکیم صاحب نے عرض کیا کہ تمازت آفتاب
سے زمین بہت گرم ہے حضور براں الکی پر تشریف یہ ہمیں۔ سرکار عالم پناہ نے فرمایا کہ صحیح حدیث ہے تھا جتھے
کوئی مسافت سجد کو پسیل طے کرنے سے ہر قدم پر اکیل ثواب ملتا ہے۔

اکیل مرتبہ حضور عالم پناہ بانجھی پور میں خاں پہاڑ مولوی سید نفضل امام صاحب دارال Qiودھی کے مہمان تھے
آپ نے جمعہ کے روز مسجد میں جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا خاں پہاڑ نے مازین کو حکم دیا کہ پاں الکی تیار ہے
خدمت نے بھروسے اسی کا اہتمام نہ کرو جناب دالا دستور ہے کہ نمازِ جمعہ کے ناسطے پا پیادہ جاتے
ہیں خاں پہاڑ کے بہت قریب اکیل سجد کی اس میں نماز کا انتظام کیا اور اس سجد میں سب لوگ آپ کے
ہمراہ پا پیادہ گئے بعد نماز کے جب آپ جانے تیام پر واپس تشریف لائے تو فرمایا فضل امام تم نے
اپنی محبت کا حق ادا کیا کہ ہم کو د در ہیں جانے دیا مگر یہ نقصان ہوا۔ آج کی مردوں کی کم ہو گئی۔ اکثر حضور
قبیلہ عالم نے یہ بھی فسردایا ہے کہ نماز وقت پر ادا کرنا افضل اور فرمانبرداری کی نشانی ہے۔ یہ بھروسے
ہوا ہے کہ نہ زمین عجمیا دھیر کرنا کامی کی بسیل ہے۔ اور مالک کے حکم میں کامی بعذیت کے منانی ہے
اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص بار نزدیک تھا ہے تیامت کے روز وہ پر ہریز گارڈ کی صعنی میں کھڑا ہوگا۔

اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اعضاء نے دھنو قیامت کے رد نورانی ہوں گے۔ یہ ارشادات اور شمل ان گے
تعدد پڑیا ت ایسی ہیں جن کا ہموم بادی النظریں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور قبیلہ عالم نے سبورت
ہدایت عالم حلقائی طریقت کے ساتھ فرائض شریعت کی بھی بکمال تاکید تبعیع فرمائی اور جو بکہ نماز
کو اپنی اہمیت کے لئے نامنوجہ تھیں شامل ہے۔ جو دیگر فرائض میں نہیں پائی جاتی اس داسطے جملے
مریدین سے مخاطب ہو گرہ آپ نے اس کی پابندی کا بے اصرار حکیم دیا اور اس فرض عام اور قطعی کی ہدایت

میں یہ خاص اہتمام فرمایا کہ تر عجیب کے ساتھ بغیر کسی تحفیض و تلفوتی کے لیے بھر تو مہیب یا ارشاد میخواہ کر جو نازد نہ پڑے گا وہ ہمارے علیحدہ بیعت سے خانج ہے جس کو دوسرے الفاظ میں یہ بھی کہ سکتے ہیں کہ مرکہ بالم پناہ کو نہ مہیب اور شرب کی پابندی چونکہ بناست پسند اور خاست مرعوب تھی اس لئے مشودہ ہوا کہ اس ذرض لازمی کی خاص و عام کامل نگاہ داشت کریں تاکہ ہمارے جلدہ مریدین صورت اُوس سیرت اُسہنہ ب دمود ب پوچھ جائیں۔ اس سے زیادہ معلومات کرنی ہو تو حیات و درث کو پڑھ کر اپنی مسئلی و ٹشپی فرمائیں۔



آپ کا اس زمانہ چھاتِ عالم مجرد میں گذرا جس کی بلفاہر دجه بھی بیان کی جاسکتی ہے کہ آپ شہیر تھے۔ جب سین بلوغ کو پہنچنے پے تو بلفاہر اس باب کوئی مُرتَبی و سرپرست خاندان کا نہ تھا جو اس کی رسم کو ادا کرتا آپ نظرِ اُمحیا بالله تھے خود بھی خیال نہ فرمایا تجویہ یہ ہوا کہ پھاٹی سال کی عمر مجرد رہ کر گذاری اور اس طرح محاذ نہ لگی بس کی کہ ایک شاپ بھی نہیں بس کر سکتا اللہ تھے ورنہ ملک کے دہاء میں جن کا تعلق طبیعی ہے ان میں شاہزادہ۔ تھاٹر۔ ذیابیطس۔ ملسل بول۔ احترافی دعیزہ سب شامل ہیں مٹاٹ کی شکایت حضور قبلہ عالم کا اکثر رہنی تھی اور بلفاہر پر شکایت جزو چھات تھی۔

مورخہ ۱۴ محرم الآخرام ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو آپ بخاریہ قبیلہ ہوئے تھے شدید ہوتی گئی اور اسی سلسلہ میں پشاپ بھی بہت لکھیں سے ہوتا تھا علاج پر علاج ہونے کوئی قوتی رفتہ رفتہ کا آٹھا نہیں رکھا گیا۔ مگر وقت میوعود آگیا تھا تمام سماں نامشکور ہونے خاصہ یہ ہے کہ مورخہ ۲۹ محرم الآخرام کا دن گذار کر شبِ جمعہ بوقت صبح چار بکلر پندرہ منٹ پر یعنی یکم صفر المظفر مطابق مورخہ ۱۴ پریشان ۱۳۷۳ھ کو آپ نے اس خاکہ اونچا آب و سس سے عالم اور اس کو مرراجحت نہیں انا اللہ فدائا ایا میہ سے ای چھومند

آپ کی چھاتِ دہمات طالبانِ محبت و معرفت کے لئے کیاں خیر و برکات کا حکم رکھتی ہے۔ بخواہی دریت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حَيَا تِنْحِيْرُكَمْ وَ مَمْا تِنْحِيْرُكَمْ وَ خَيْرُكَمْ وَ خَيْرُ اللَّهِ

البته محبت خلوص و عقیدت تصدیق ایقان اور اقرار کی شرعاً بالالتزام لازم ہے۔

حضور کی مکافین چنانچہ جب مثل و کفن سے فارغ ہونے تو یہ مشورہ ہونے لگا کہ نماز بھاں ہوتا کہ جلد حاضرین مثیل ہو سکیں۔ لیکن باوجود یہ بہت غور کیا گیا مگر کوئی تدبیر نہ ہو سکی۔ کیونکہ اڑدہام اس قدر تھا کہ جنازہ دالان سے باہر لانا اور نماز کا اجتماع کرنا حالات سے معلوم ہوا۔ مجبور ہو کر قبر کے قریب حافظ عبد القیوم صاحب دارالشیعہ ریس کرناال نے نماز پڑھائی اور بعد صفر خاص خاص ارادتمندوں نے اس سیاعِ حالم مکتوت و اصل ذاتِ سچی کا نیجہ نیجہ تصور کیے جس کے بعد اطہر کو سپرد خاک کیا یعنی کیم صغر المظہر ۱۳۲۲ھ مطابق مورخہ ۱۹۰۵ء یوم جمعہ وہ حق ناضورت ہم ظاہر بینوں کی نظر سے پوشیدہ ہو گئی۔ چنانچہ یہ صریح اداة تاریخ ہے۔

پس چسراشد آفتاب اندر جواب
۱۳۲۲ھ

بایکہا بائے کہ فَضَّلُنَاكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝
۱۳۲۲ھ

— ۴۰۸ —

لعلیہم و لھن

یہ امر تو مسلم ہے کہ حضور قبلہ حالم کے دست گرفتہ عام طور پر جذبات عشق و محبت سے خصوصیت کے ساتھ سورپائے جاتے ہیں اسکے علاوہ بلا شخص ماوشہ آپ نے جکو اپنی غلامی میں داخل فرمایا اس کی وجہ و نظر کے موافق کبھی باعتبار ظاہر کبھی بہ پیرایہ باطنی کچھ تعلیم ضرور فرمائی ہے اور اس نعمت سے غالباً حسب استعداد کوئی محروم نہیں رہا جس مریض کا جیسا ارضاد کیا اس حکیم خاذق نے اس کے حسب حال دو تجویز فرمادی اور وہی اسکے حق میں ترجیح داکتیہ ثابت ہوئی۔ مثلاً حافظ احمد شاہ صاحب دارالشیعہ اکبر آبادی کو صلوٰۃ ملکوس کی ہدایت کی تو شیخ منظہر علی صاحب دارالشیعہ مسٹو لوہی کو علاوہ اور اشغال کے ایک پارہ کلام مجید کی روزانہ تلاوت لازمی کر دی۔ میاں عبدالقدیر صاحب دارالشیعہ مسٹو لوہی کو صلوٰۃ العشق کی تعلیم فرمائی۔ تو ولی شاہ صاحب دارالشیعہ امر ہوئی کو اس نام حق کے ذکر میں ایسی قومی حزب لگانے کا قاعدہ بتایا کہ جیسے کسی اجڑ پہنچوڑا چلتا ہو۔ حاجی مقصوم شاہ صاحب دارالشیعہ دہلوی کو اس نام حق کا ذکر یوں تعلیم فرمایا کہ ہر حزب یا حکومی انس کے ساتھ سمت اعلیٰ کو جائے۔ حق اللہ شاہ صاحب دارالشیعہ علاء پوری کو مستواتر فرب بغیر بساطت بنالی۔ تو چودھری خدا بخش صاحب دارالشیعہ کو اس نام حق کا ذکر دامی بطور پاس الفاس تعلیم فرمایا۔ حاجی نعمت علی شاہ صاحب دارالشیعہ سیدہاروی کو ذکر اسدی کی تعلیم فرمائی۔ میاں رحیم شاہ صاحب دارالشیعہ کو پاس الفاس میں دومنی کی بدایت نطالی۔ حاجی نعمت اللہ شاہ صاحب دارالشیعہ کو ذکر اثباتات کا ذکر بنایا۔ میاں احمد شاہ صاحب دارالشیعہ کو سترے خربی کی اس طرح تعلیم فرمائی کہ تائب کے نیچے کل پسلیوں میں سے حزب کے ساتھ ایک پسلی اور کو آجائے۔ میاں ستر کر شاہ صاحب دارالشیعہ کو ذکر اس نام ذات جلالی طریق پر تعلیم فرمایا۔ حاجی فیض نو شاہ صاحب دارالشیعہ کو نفی و اثباتات کا اعلیٰ طریق تبلیغ۔ تو نفعیت شاہ صاحب دارالشیعہ

کو علاوه اور شغل و اشغال کے آخر میں شغل درود شریف ارشاد فرمایا۔ عرض کبھی کو سلطان الاد کا رک آس ان طریق تبلایا تو کسی کو سلطان اندر پر اکے ساتھ بر زخم و لعور شیخ کا عادہ سمجھایا۔ کسی کو ایڈت ایڈیشن و عینہ کے مراقبات ارشاد فرمائے قصیدہ بردہ شریفہ دلائل فرا کی کسی کو اجازت سلطان فرمائی۔ تو کسی کو اسماے باری تعالیٰ میں سے کوئی اسم پڑھنے کو ارشاد فرمایا۔ کسی کو مناز غوثیہ تو کسی کو فرانس پنجگانہ کے علاوہ نوافل کی قید لگائی کسی کو دامم الصوم بنایا۔ تو کسی کو جم بیت اللہ کے نئے فرمایا۔ کسی کو سیاح کسی کو گوشہ نشیں بنایا۔ کسی کو آزاد کسی کو پابند نہ سب کیا عام اہل مہذد کو ارشاد ہوتا تھا کہ بدھم پہچانو پھر چنانچہ کا گوشہ نہ کھانا۔ تو یہود و لفماری کو حکم ہوتا تھا کہ ہو لا انہ کا اللہ علیہ روح النبیر۔ موسیٰ کاظم اللہ محب مدد رسول اللہ اور حرام چیز کے استعمال سے قطعی مانعت و نہ مالی جاتی تھی۔ مگر اس تقسیم و تلقین کے علاوہ اکثر و بیشتر خوش نصیب ایسے بھی دیکھیے گئے ہیں جو بلا تعلیم و تلقین اور ریاست و محابا پرہ و بیک وقت آن کی آن میں قطرہ سے دریافتہ سے آتا ہے گئے۔

لہذا اس موقع پر ایک واقعہ رجھو۔ تمثیل عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ جس کے طاحظہ کے بعد ناظرین بآسانی سمجھ سکیں گے کہ حصہ امام الادیا، سرکار دارت پاک عالم نواز آعظہم اللہ ذکرہ کے دربار میں کس سرعت کے ساتھ طالبین فیضیاب ہوتے تھے۔

چنانچہ حضرت مقصود علی شاہ صاحب شاہ جہان پوری خلیفہ حضرت شاہ ناصر الدین صاحب جمشیدی صابری فردوز آبادی از دس سرہ نے یہ واقعہ جو دھری خدا بخش صاحب دارثی سے اپنا چشم دید بیان فرمایا ہے کہ میں بارگاہ دارثی میں بمقام شکوہ اراد حاضر ہو اتو اس وقت مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص مرید ہو رہا ہے۔ میں باہر بیٹھ گیا۔ بخوبی دیر میں میں نے دیکھا کہ حضرت قبلہ حاجی صاحب باہر تشریف لئے جاتے ہیں۔ میں تقطیعاً کھڑا ہو گیا۔ مگر وہ بہت جلد چلے گئے۔ ادھر خادم نے

بھو سے کہا کہ اندر چلنے حضرت طلب فرماتے ہیں۔ مجھے حیرت لھتی کہ میں نے ابھی باہر جاتے دیکھا ہے اسی حیرت و استیحاب کی عالت میں خدمت عالی میں حاضر ہوا تو آپ نے سکر کر ارشاد فرمایا کہ ابھی ایک شخص مرید ہو کر باہر گیا ہے جو شخص ہم سے مرید ہوتا ہے ہم اُنے اپنا سماں بانیتے ہیں۔ پھر اس کا قفل اور اس کی قشست ہے جو صورت چاہے افتخیار کر لے ایسا ہی ایک رہساں ادا قعہ محبت شاہ صاحب صابریؒ نے شیخ رشید الدین صاحب فضلیؒ متوفی سکندرہ راؤ سے بیان فرمایا ہے حقیقت یہ ہے کہ سب سینے نے مجیب مجیب واقعات کا مشاہدہ کیا ہے ظاہر ہے کہ ان بر قی تاثیرات اور فیوض و برکات کے سامنے تعلیم کیا چیز ہے۔ حضور انور کی صفت اضافہ نہایت ممتاز درجہ رکھتی تھی اور الہ اللہ کے نزدیک یہ صفت تمام صفات سے برتر شمار کی جاتی ہے۔ لقول شخence

تجھے ایک چاندنے لاکھوں کے گھر کئے روشن

میں صدقے چاؤں مرے ہاتا ب کیا کہنا

حضور امام الاولیاء سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم اللہ ذکرہ کے مریدان و مطیعوں کے
بنظاہر دو طبقے ہیں۔ ایک تو مریدان طلقہ بگوش کا گروہ دوسرا طبقہ فقراۓ احرام پوش کامردان کی تعداد
اربوں سے بھی زائد ہے اور فقراۓ احرام پوش کاشار کروڑوں سے بھی زائد ہے۔ شیخ شمار سیسی کو
نہادیم نہیں۔ مریدان سے وہ لوگ مراد ہیں۔ جو تماہی تعلقات زیاد کی اول بارس نکلی و آبادی برقرار
رکھتے ہوئے طلاقہ غلامان دارثی میں داخل ہوئے، حالانکر ان کی بھی کمی قصیر ہے۔

(۱) وہ لوگ ہیں جو بالمشافہ بیت سے مشرف ہوئے۔ (۲) وہ لوگ ہیں جو بالموکالت بندی یہ
پایام بقید حیات یا بعد ممات داخل سلسلہ عالیہ وارثیہ ہوئے ہیں۔ (۳) وہ لوگ غیر ذہب و
فیراقوام ہیں جو اپنے قوم و ذہب آبائی میں رہتے ہیں۔ (۴) وہ حضور قبلہ عالم کے مرید ہوتے ہیں۔ (۵)
وہ لوگ ہیں جو بزریعہ خط و کتابت مذکور سلسلہ وارثیہ عالیہ ہوتے ہیں۔ (۶) وہ بیکار بخت ہیں
جو خواب میں بیت سے مشرف ہوئے ہیں۔ (۷) وہ لوگ جو میلوں اور مجموعوں میں گوشہ دام
خاتم کر حضور قبلہ عالم کے طلاقہ بگوشش ہوئے ہیں۔ (۸) وہ حضرات ہیں جو بنیاء، ہرزیا وی

بباس و ملاقات رکھتے ہوئے فیوض دارثی کی بدولت صاحب باطن ہوئے ہیں۔ میرا پنا محدث دہلوی کے موافق ایسے برگزیدہ لوگوں میں صرف چند مشہور بزرگوں کے نام نامی واسطے گرامی عہد التذکرہ عرض کئے دیتا ہوں۔ لیکن اس نامکمل فہرست پر تکمیل تعداد کا گمان نہ فرمایا جائے بلکہ جس قدر جواہر ریسے میں سمیٹ سکا اور جبقدر آفتاب کی کرنوں کو میں جمع کر سکا اور جبقدر گلہائے مراد میں چون سکا ہوں، صرف اسی قدر تھے تاثرین ہیں۔

جیسے کہ خواجہ سرفراز محلی صاحب دارثی و کلید بروار مدینہ منورہ ۰ مولانا عبدالکریم صاحب دارثی ۰ شیخ پورہ ضلع موگیر ۰ مولانا بجم الدین صاحب دارثی ۰ باکی پور ۰ مولانا حاجی غلام محمد صاحب دارثی ۰ جگراتی ۰ مولانا عبد العزیز صاحب دارثی ۰ بہاری ۰ حاجی رکن عالم صاحب دارثی ۰ نواب گنج ۰ خواجہ ذوالفقار علی صاحب دارثی ۰ اکبر آبادی ۰ مولوی سید اولاد علی صاحب دارثی ۰ حیراب رامپوری ۰ شیخ عبد الصدر صاحب دارثی ۰ مسٹولوی ۰ شیخ منظہر علی صاحب دارثی ۰ مسٹولوی ۰ حافظ گلاب شاہ صاحب ۰ اور اکبر آبادی ۰ مولانا شاہ عبد الحمی صاحب دارثی ۰ جگوری ۰ مولانا اکبر صاحب دارثی ۰ میرانی ۰ حاجی ظہور اشرف صاحب دارثی ۰ آیھوی مولوی مقصود علی صاحب دارثی ۰ میت پور بھی ۰ مولانا ہدایت اللہ صاحب دارثی ۰ حدیث سورتی ۰ مولوی محمد بارانی صاحب دارثی ۰ بھاؤ پوری ۰ مولوی محی الدین صاحب دارثی ۰ مظفر پوری ۰ مولانا مفتی ابوذر صاحب دارثی ۰ مسنبھل ۰ قاری حافظ عبد القیوم صاحب دارثی ۰ کرنالی رجنما ۰ شیخ غلام علی صاحب دارثی ۰ عرف گھیٹے میاں دیوہ شریف کو بھی شرف قبولیت حاصل تھا سرکار عالم نے ان کو سات دمڑی یعنی سات پیسے عطا کئے تھے جس سے کہ آپ کو سات گاؤں گورنمنٹ میلے تھے۔ یعنی سات گاؤں کے آپ زمیندار ہوئے ان کو احرام شریف یعنی سرکار عالم پہنچ عطا کیا تھا۔ لیکن آپ نے احرام شریف بازداہ نہیں وہی احرام شریف بعد سات آپ کو کھن دیا گیا۔ دیوہ شریف میں آپ کا مزار شریف نزد مکان مسکونہ جانب جنوب ہے آپ ہی کے نواسہ تھیں شاہ صاحب دارثی ہیں۔ میراحد علی صاحب دارثی ۰ مخدوم زادہ سندھ پوری ۰ حافظ حسن فاضل صاحب دارثی ۰ علی گڈھی ۰ مولوی سید عینی جد ر صاحب دارثی ۰ گیا وی

مرزا محمد ابراہیم بیگ صاحب شیدائیاں لکھنؤی۔ میاں منظفر علی صاحب وارثی عرف منظفر باباقمبوی
وغیرہ دغیرہ۔ اسی طرح فقرائے احرام پوش کے بھی چند اقسام ہیں۔

خاچہ ایک وہ ہیں کہ جن کو سرکار عالم پناہ سے تہبیند مونا گئے رحمت ہوا اور وہ نکست
تیور احرام پوشی کے پابند ہیں۔ درجے دہ جنکو صرف تہبیند عنایت ہے اور وہ متاہل ہیں تیرے
وہ جنہیں نصف تہبیند مرحمت ہوا اور بقیہ بوس ان کا ان کے حب و خواہ رہا جیسے کہ عسماجی
محمد شاہ صاحب وارثی جو پوری دغیرہ دغیرہ اور ہیں۔

قیوڑا حسیرم پوشی

- (۱) احرام پوش فقیر کے واسطے جسے پورا احسرام شریف عطا ہوا ہو نجرا احرام شریف
کرتے۔ لُوپی۔ علامہ۔ جوتہ۔ پاجامہ۔ سوزہ۔ گلو بند کا انتعمال قطعی ناجائز ہے۔
- (۲) باستفادہ سرخ دسفید دسپاہ کے ہر زنگ کا احرام شریف جائز ہے۔
- (۳) احرام پوش کا نام بھی ضرور تبدیل فرمایا جاتا تھا۔ جس میں لفظ شاہ ہوتا تھا اور
کہہ ۱۰۵۱ نام سے سہیٹ پکارا جاتا تھا۔
- (۴) فقیر کے واسطے سوال احرام ہے۔
- (۵) فقیر کے واسطے تعلقات دنیاوی بھی قطعی حرام ہیں۔
- (۶) فقیر کے آزادگی لازمی ہے۔
- (۷) تمازیات مذہبی میں فقیر کو شرکت کرنے کی سخت ممانعت ہے۔
- (۸) فقیر ائمہ و ائمہ کی تخفیف بھی اسی احرام شریف میں ہوگی۔
- (۹) تیراپی تکمیف اور مصائب کا کسی پر انہمار نہیں کر سکتا۔
- (۱۰) فقیر کے واسطے بھی حکم ہے کہ حصول معاش کے لئے کوئی تجارت نہیں کر سکتا قطعی
متوكلا نہ زندگی بسر کرے۔
- (۱۱) فقیر دنیا کے واسطے کوئی کام نہیں کر سکتا خدا کے واسطے جان تک دنیا درست ہے۔

- ۱۱۳۔ فقر کو کسی کے دامنے دھا اور بدلنا کرنے کی سخت مانعت ہے۔ گندم۔ تعلویہ جھوپوکا سے قطعی احتراز کا حکم ہے۔
- ۱۱۴۔ فقر ائے دارثی کو سر کے بال قصر کرانے کی اجازت نہیں ہے۔
- ۱۱۵۔ فقر ائے دارثی تخت، چارپائی مونڈھا کسی پر نہیں بٹھ سکتے۔ ان کا لبس سہیشہ زمین پر بے تکیہ ہو گا۔ حق کہ ان کا خنازد بھی چارپائی پر نہیں جا سکتا۔
- ۱۱۶۔ فقر ائے دارثی کو کسر و پارمنہ رہنا لازمی ہے۔
- ۱۱۷۔ فقر ائے دارثی کو بھیں کا گوشت کھانا منع ہے۔ جاہبے نہ ہو یا صاد۔
- ۱۱۸۔ فقر ائے دارثی کے مشرب میں غلاف و جانشی نہیں ہے۔
- ۱۱۹۔ فقر ائے دارثی کو ذبح کرنے کی مانعت ہے۔
- ۱۲۰۔ فقر ائے دارثی کو پابند وضع لاذمی ہے۔ جہاں رہیں آں میں سے رہنا چاہئے۔
- ۱۲۱۔ فقر ائے دارثی کو جاندار سواری پر چلا جات سوار ہونے کی سخت مانعت ہے۔

بندہ عیشق شدی ترک نسب کن جاتی
کاندریں راہ فلاں این فلاں چیز نے نیت

جیونت الحابین

معنی اُن فقرائے وارثی کی مختصر فہرست و مختصر حالات کے جنکو خاص
حضور قبلہ عالم سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم اللہ ذکرہ
کے دست عطا پاٹھ سے احرام شریف مرحمت ہوئے

مختصر فہرست فقرائے وارثی اعلیٰ اللہ مقامہ

حاجی میال سید صریف شاہ صاحب وارثی مقرب بارگاہ وارثی آپ رو ساد یوہ شریف سے تھے
آپ بھومنگری بادہ توحید تھے۔ آپ نے سرکار عالم بناہ کی خدمت نہایت درجہ خوش اعتمادی
کے ادا نظری ہے آپ کا سلسلہ بیت نہایت دستی پیمانہ پر جاری تھا۔ آپ کا وصال مؤذن
اللہ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ مطابق ۰۱ ستمبر ۱۹۰۹ء کو ہوا آپ کا مزار شریف نزد مکان دیوہ
شریف میں ہے۔

• حاجی میال بَدْنَام شاہ صاحب وارثی، آپ کا قیام موقع کھیولی مطلع بارہ بھگی

میں تھا آپ صاحب تفسیر و تحرید تھے آپ نے اپنے تمام عمر سرکار عالم پناہ کی خدمت بڑی سعدی سے ادا کی آپ کامزار شریف موضع کھیولی میں ہیں۔

• حاجی دامگم علیشتاہ صاحب وارثی خادم بارگاہ داری آپ کا وطن دیوبند شریف تھا آپ بھی سرکار عالم پناہ کے خادم خاص تھے دیوبندی شریف ہی میں آپ کا وصال ہوا رہا ہے۔

• خدا بخش شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن موضع پنڈ مرضی بارہ بیکی میں تھا آپ چند روز خدمات قرب کرنے کے بعد موضع مذکور میں بیٹھا دئے گئے اور آپ تمام عمر صائم الدہر اور قاسم الیل رہے۔ بجز لگاس اور خاکستر کے کوئی نیچکھاتے تھے اسی مجاہدی وصال فرمایا۔ از ارشاد شریف موضع پنڈ میں نیض بخش خاص و عام ہے۔

• حاجی میاں شاہ فضل حسین صاحب وارثی مقرب بارگاہ داری و حاذیت بخارہ شاہ دلایت دیوبند شریف آپ روساء دیوبند شریف میں سے تھے آپ کی تہذیب اور کرتہ بحیثیت سنجادی شاہ دلایت پہنچنے کی اجازت تھی۔ حضور کے حکم سے آپ نے حج ادا کیا۔ آپ کو سرکار عالم پناہ سے نسبت عشقیہ پدر جہا اتم حاصل کی آپ ارائی دربار دارشیہ میں درجیہ خاص رکھتے بعد وصال سرکار عالم پناہ آپ نے صدر مظاہر قوت میں وصال فرمایا۔ آپ کامزار شریف خانقاہ منعمی دیوبند شریف میں رہے۔

• حاجی میاں کریم شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن موضع امراء ضلع بارہ بیکی میں تھا آپ تاجیات خادم خاص رہے آپ کو دیکھنے سے ننانی الشیخ کی تقدیق ہوتی بھی آخر میں شہید ہوئے آپ کا شہید شریف موضع محل تحقیقیں نواب گنج میں ہے۔

• حاجی میاں حبیم شاہ صاحب وارثی تخلص نادم خادم بارگاہ داری آپ کا وطن بعد دیوبند شریف تھا۔ آپ نے سفر دھنیز میں ہنایت خوبی سے انجام دیکر حکم سرکار عالم پناہ گنگوارہ میں قیام فرمایا۔ آپ کو دربار و داری میں خاص طور پر رونخ حاصل کھا آپ پدر بہادر اتم ذاکر و شاغل تھے بعد وصال سرکار عالم پناہ را لگیرائے عالم بغا ہوئے۔ آپ کامزار شریف موضع گنگوارہ

- میاں بوحشید شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کو دہن قصبه لا داس تھا آپ کو ہم اکی
عرصہ تک شریف خدمت گذاری امام اولیاء عاصل رہا آپ کا مزار شریف نواحی روڈی
شریفہ ہے واقع ہے۔
- حاجی میاں فقیہ شاہ حسکہ دارالشیعہ آپ کا وطن بونش بہر اضلع سیستان پور تھا
آپ نے بحکم سرکار عالم پناہ نجع ادا کیا اور تین سال بقیدِ ترک ہیوانات روڈہ رکھا اور بعدزاں
نور محمد شاہ صاحب دارالشیعہ خادم بارگاہ عالی خادم خاص سفر ہبہ کرتا دم وصال خدمت مفرودہ بہایت
خوبی سے انجام دی آپ کا وصال سورہ ۲۴ زیقعدہ ۱۳۵۹ھ سلطانیہ نوری شاہزادہ یوم
جمرات بوقت صبح ہوا مزار شریف بمقام نہرہ میں ہے۔
- حاجی لعیت علی شاہ حسکہ دارالشیعہ آپ کا وطن بونش سیہارہ تھا زمانہ شہاب
سے تا آخر وقت خذب آپ پر غالب رہا آپ زیر دست ذاکر دشاغل بزرگ تھے قبل وصال
سرکار عالم پناہ کے حاضر دربار ہے بعد میں اپنی جائے قیام بوضع سیہارہ میں وصال محبوب
ہوئے وہیں آپ کا مزار شریف ہے۔
- حاجی میاں محمد وهم شاہ حسکہ دارالشیعہ خادم بارگاہ دارالشیعہ آپ صاحب تحریر و
تفہیم تھے آپ کو شرف خدمت گذاری سرکار عالم پناہ حاصل تھا۔ مزار شریف آپ کا
وضع اراڑ میں مرتبہ علائیت ہے۔
- میاں اڑاڑو شاہ صاحب دارالشیعہ آپ بہایت عصوم صفت بزرگ گذرے ہیں آپ کو
سرکار عالم پناہ میں عشق تھا قبل وصال سرکار عالم پناہ را بگائے عالم بقا ہوئے
- حاجی میاں لعیت اللہ شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن مل داس تھا سرکار عالم پناہ
کے عاشق تھے ذکر و شغل میں آپ کو کامل دست کا ہ حاصل تھا۔ صاحب بزرگ تھے ریسمیں آستانہ
آپ کا مزار شریف ہے۔
- حاجی میاں محبوب شاہ صاحب دارالشیعہ آپ بہایت باوضع فقیروں میں شمار کئے جاتے

ہر حصہ کے غائب تھے مفعول رسولی صلی اللہ علیہ وسلم بارہ بیگانی میں آپ کا مزار شریف ہے۔
• حاجی میمال قیام علیو شاہ صاحب دارالحکم آپ کا شمار حضور کے غشاق میں تھا آپ شاہی ہو کر بدوسرا نئے میں دفن ہوئے۔

• میمال ظفر شاہ صاحب دارالحکم میمال ببری شاہ صاحب دارالحکم میمال سور شاہ صاحب دارالحکم میمال ناہر شاہ صاحب دارالحکم میمال چیپ شاہ صاحب دارالحکم ان صاحبوں کا صرف اسی قدر حال علوم ہو سکا کہ سرکار عالم پناہ کے باوضع فقیر تھے اور لکھتے ویں بعد دسال فلمن شفات پر دفن ہوئے۔

• حاجی میمال حمید شاہ صاحب دارالحکم آپ بہت بڑے ذاکر و شاعر فقیر تھے آپ کا مزار شریف کا گورنی میں ہے۔

• مولوی حجی حاجی میمال نور کر حکیم شاہ صاحب دارالحکم آپ غشاق دارالحکم رکھتے تھے آپ کی روشن فلک درازانہ تھی۔ دربار دارالحکم میں آپ کو کافی رسونے شامل تھا۔ آپ برائی بڑے گاؤں میں بخوبی انوار و برکات ہے۔

• میمال رمضان شاہ صاحب دارالحکم آپ نہایت آزاد شرب فقیر تھے۔ آپ کا مزار شریف پہلیا موسمی میں کسی مقام پر داشت ہے۔

• مولانا حاجی میمال سید فتحی حسن شاہ صاحب دارالحکم آپ کا ازید بور جعلی گیا تھا۔ آپ عربی، فارسی، سنسکرت کے عالم تھے۔ اولاد آپ نے اپنے پری طلاقیت حضرت قبلہ مسی فرشتہ دینا قادری سنبھی قدس سرہ سے خرف بھیت و خلانت حاصل کر کے باہر تھوڑا سی جی بہاری سے تکملہ ہو گیا۔ ابھی اس کیا اور تمام مرافق سلوک و حجگ و علیزو طے کرنے کے بعد شاہزادہ ہجومی حصہ امام الادیٹ حضرت سرکار دارالحکم پاک، عالم نواز آغظہ اللہ ذکرہ کی خدمت با برکت میں حاضر ہوئے اس سنبھی سرکار نے خلعت فقر عطا فرمائے اور چار چاند لکڑا دیئے ایسی قطرہ کو دریانہ کو کو آنے کا انتاب بنادیا۔ اگر آپ کو آسی ان تحقیق و تصریح کیا جائے تو بجا نہ ہو گا۔ آپ کی کیفیت متعددی تھی کہ سارے جلسہ پر آپ کی برائی جذبات کا فرمی اثر ہوتا تھا غرض کو آپ سراپا محبت تھے،

ورخ ۲۹ ذی الحجه ۱۳۴۷ھ بھری مطابق ۲۲ جون ۱۹۶۸ء کو آپ نے پورا سی برس کی عمر میں وصال زمایا۔ ارشاد شریف آپ کا موضع بازیہ پور ضلع گیا میں زیارت گاہ خاص و عام فیوض و برکات ہے۔ حاجی میاں بسم اللہ شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن فرنخ آباد تھا احرام پوشی کے بعد بیرونی سیر و سیاحت کے بعد پھر تواج دیوہ شریف ہی میں سیر و سیاحت فرماتے رہے اس کے بعد پھر سرکار عالم پناہ کے اجداد کے مرارات پر جو تصل موضع سپہیا درائع ہے بمقام بُرلیہ مجاہد تھا جا روب کشی کرتے رہے وہیں آپ کا وصال ہوا شاہ اولیٰ میں دفن ہوئے۔ میاں ننگے شاہ صاحب دارثیؒ آپ سیاح تھے اور یا جی میں کسی مقام پر داس بحقا ہوئے۔

پنڈت فضل رسول شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا قیام بحکم سرکار عالم پناہ رو دلی شریف میں رہتے تھے۔ آپ سنکرت کے فاضل تھے۔ سرکار عالم پناہ کی محبت میں داخل اسلام ہو کر احرام پوش ہوئے آپ کا مردار شریف رو دلی شریف میں ہے۔

حاجی میاں گلاب شاہ صاحب دارثیؒ آپ صاحب تحرید و تفرید تھے ذکر و اشتغال میں خرت میں کنیلا مرہیا میں وصال وہیں آپ کا مردار شریف ہے۔

حاجی میاں سلطان شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا مردار شریف لکھنؤ کے کسی گورستان میں ہے۔

میاں سلطان علی شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن فرنخ آباد تھا۔ مرد صاحب تھے۔ میاں حمیر شاہ صاحب دارثیؒ کی خدمت میں بہت دن تک رہنے کے بعد لکھنؤ میں وصال ہوا وہیں دفن ہوئے۔

حاجی میاں عباس علی شاہ صاحب دارثیؒ بحالت یا جی کسی مقام پر وصال ہوا۔

حاجی میاں ثریب شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا قیام ٹو بخہ میں تھا اور وہیں آپ کا وصال ہوا وہیں پر آپ دفن ہوئے۔

حاجی میاں حسام علی شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا بحالت یا جی کسی مقام پر وصال ہوا۔

حاجی امید علی شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا قیام رسول پور میں تھا وہیں وصال فرمایا۔

- حاجی میاں نگی شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن مومن بڑی صلح بارہ نگی میں تھا صاحب
تجزید و تفرید تھے آپ تاں عمر صائم رہے اور متعدد رحلے ادا فرمائے آپ صاحب سلسہ بزرگ تھے
آپ کا سہار پنور میں وصال ہوا اور وہیں پر دفن کئے گئے۔
- حاجی میاں تیاحی شاہ صاحب دارالشیعہ سرحدی آپ کا وطن سرحد پر تھا آپ صاحب
تجزید و تفرید تھے۔ آپ کے تصرفات کی ثہرت تھی اور آپ نے کئی مرتبہ جمع بیت اللہ کئے آپ کا
سلسلہ رشد و بدایت و سیع پیمانہ پر تھا آپ کا مزار شریف بجھن ڈنڈ دارہ میں مرجع خلائق تھے۔
- حاجی میاں معصوم شاہ صاحب دارالشیعہ دہلوی آپ کا وطن دہلی تھا۔ آپ نہایت برگزیدہ
نوگوں میں سے تھے۔ آپ نے کئی مرتبہ جمع ادا فرمایا تھا۔ اور آپ صاحب سلسہ تھے آپ کی ذات سے
بیشمار طالب خدا فیضیاب ہوئے۔ آپ کا مراد آباد میں وصال ہوا اور آحاطہ شاہ بلا قی صاحب
رجسٹر اسٹریٹ میں دفن ہوئے۔
- میاں دین محمد شاہ صاحب دارالشیعہ آپ سرکار عالم پناہ کے درست حق پرست پر داخل
اسلام ہو کر احرام پوش فقیر ہوئے تیاحی میں کسی مقام پر وصال ہوا۔
- حاجی میاں تیاحی شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن خیر آباد شریف تھا آپ صاحب
حال بزرگ تھے اور لکھنؤ میں وصال فرمائکر لکھنؤ یا شکھا آباد میں دفن ہوئے۔
- میاں طالب شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن بندورہ میں تھا آپ صاحب بغائب الحال تھے
سیاحی میں کسی مقام پر وصال ہوا۔
- حاجی میاں ناصر شاہ صاحب دارالشیعہ آپ نماج بارہ نگی میں کسی مقام پر گونثرہ نشیں تھے
وہیں وصال فرمایا۔
- میاں دیوبیان شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن بر تھی تھا۔ ایسا بزرگان دین تھرت کا بہت
شوک تھا۔ سیاحی میں وصال ہوا۔
- حاجی میاں نیکھا شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن شاہ بہما پور تھا آپ کا قیام بیئی میں تھا
وہیں وصال فرمایا گھاٹ کو پہنچی میں آپ کا مزار شریف زیارت گا خاص و عام سمجھے۔

- حاجی میال سخنورے شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن ملیح آباد تھا۔ یا احمدیت وصال فرمایا۔
- حاجی میال گڈری شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن مومن بہیرہ تھا۔ نعل و رعنگ تھا آپ اجودیہ ہنو ان گڈھی میں بہت عرصہ کے تیام رہا۔ پھر دیوہ شریفہ لین میں قیام کیا وہیں وصال ہوا۔ شاہ اولیٰ میں دفن ہوئے۔
- حاجی میال عبداللہ شاہ صاحب دارثی آپ شاہاب کشناں و گرامات بزرگ تھے آپ کا سلسہ رشد و نہادیت و سمع پیانہ پر جاری تھا۔ آپ کا مزار شریفہ پینتے پور نعل سیدنا مسیح جاہانقیر ہے۔
- حاجی میال حیدر شاہ صاحب دارثی آپ کا لکھنؤ میں وصال ہوا وہیں دفن ہوئے۔ حاجی میال خدا بخش شاہ صاحب دارثی آپ کا وصال قصبه کرسی میں ہوا وہیں پر مزار شریف ہے۔
- حاجی میال گنمام شاہ صاحب دارثی آپ کا رائے پور تیام تھا وہیں وصال فرمائے۔
- حاجی مشازی شاہ صاحب دارثی آپ سیاح فقیر تھے دلوہ شریف میں وصال فرمایا شاہ اولیٰ میں دفن ہوئے۔
- حاجی میال الہی شاہ صاحب دارثی آپ کا قیام نیمارہ میں تھا وہیں وصال فرمایا۔ حاجی جھٹکے شاہ صاحب دارثی آپ نہادیت پر جلال شان والے بزرگ تھے زاد بارہ نسلیں شخصیت مہبود وصال ہوا۔
- میان لوگ شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن شاہ آناد دلوہ شریف میں وصال ہوا وہیں شاہ اولیٰ میں دفن ہوئے۔
- حاجی میال برکت الہی شاہ صاحب دارثی آپ کا قیام لکھنؤ میں تھا اور وہیں وصال فرمایا۔
- حاجی میال سعید حسوم شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن دیوگا دل تھا۔ گنجوارہ میں قیام تھا وہیں وصال فرمایا۔

- حاجی میال حنگلی شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن شان سیتا پور میں تھا جوگ اجھیاں آپ کو ناٹ زد ق تھا کشف دکرات تھے پو بسده میں آپ کا مرزار شریف ہے۔
- حاجی میال سینی شاہ صاحب دارثی ڈھیوی آپ کا دلن تھا سرکار عالم نپاہ کی دے سرائی آپ کا شغل تھا دیوہ شریف میں وصال فرمایا دیں شاہ اوسی میں دفن ہوئے حاجی میال سکلین شاہ صاحب دارثی آپ کا قیام نواح ال آباد میں تھا اور وہیں آپ نے اپنا سلسلہ بدایت جا رکی فرمایا تھا۔ آپ دائم الصوم اور قائم اللیل بزرگ تھے وہیں پر آپ کا مرزار شریف ہے۔
- حاجی میال ہور شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن شکوہ آباد تھا پنکھا کسی کی خدمت آپ کے سپرد بھی آپ بہایت بارض فیر تھے۔ دیوہ شریف آحاطہ شاہ اوسی میں آپ کا مرزار شریف ہے۔
- حاجی میال نادر شاہ صاحب دارثی زمانہ شاہی اور وہ آپ کسی متاز عہدہ فوجی پابوڑ تھے اور اسی زمانہ میں آپ نے ترک کیا صاحب ریاست بزرگ تھے نواح سلطان پور میں آپ نے وصال فرمایا اور وہیں دفن ہوئے۔
- میال ٹنگ شاہ صاحب دارثی بجدوب سین زبان قطب وقت تھے آزاد شرب نظر تھے تلوک پر میں وصال نہا ہے۔
- حاجی میال سن شاہ صاحب دارثی یہ بزرگ طبقہ نشان سے لیکاک بدایت دارثی نے اپنا پرتو اش رکھ کر یہ تاٹھ ہو کر احرام پوش ہوئے اور لکھنؤ میں بعدنچ وصال فرمایا۔
- ۷۶ میں جمن شاہ صاحب دارثی بحالت سیتا ہی آپ کا کسی مقام پر وصال ہوا۔
- دھاندر شاہ صاحب دارثی ۲۰ فلٹ بارنگی میں جہاں مقیم تھے وہیں وصال فرمایا۔
- نرم شاہ دارثی آپ کا دلن اہمیار تھا سیاہی میں کسی مقام پر وصال ہوا۔
- حاجی میال چماکیر شاہ شاہ صاحب دارثی آپ کا اندر دن سجن سجدہ موضع کھندنا میں ہوا۔

حاجی ییال بھجو رے شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن طیح آباد تھا آپ صاحب تفرید و تحرید بزرگ تھے آپ کا مزار شریف دیوہ شریف مسجد ہے۔

حاجی مخدوم شاہ صاحب دارثیؒ آپ دائمہ العسود اور فائیم اللیل فقیر تھے۔ گلپرائیں مزار شریف ہے۔

ییال نجیر شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن رو دلم شریف تھا سیا جھائیں وصال ہوا۔

ییال غریب شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن ارنوں تھا آپ اہل ہند سے تھے سرکار عالم پناہ کی خوبست میں داخل اسلام ہو کر احرام پوش ہوئے لکھنؤ میں وصال ہوا دیوہ شریف شاہ اولین میں دفن ہوئے۔

حاجی ییال رہنمائی شاہ صاحب دارثیؒ آپ بجالت سیاہی کسی تمام پر وصال ہوا۔

حاجی بشارت شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن نواح لکھنؤ میں تھا بکھم سرکار عالم پناہ بیت ائمہ شریف گئے اور وہیں وصال ہوا۔

ییال بھیریا شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا قیام نواح بہراچ شریف میں تھا اول دل آپ صاحب جذب اور سخنواری بحوال تھے آخر میں سد وک فاراب تھا آپ سے پیش کریات و خوارق دعادرات کا ثبوت رکابہ اکی علاوہ میں دامان ہوا۔

حاجی ییال احمد شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن دیہ سے الی شلی در بھنگ تھا۔ آپ خاندانی دش کفع سرکار عالم پناہ کے عاشق صادق اور صاحب تصریح و تحقیق بزرگ تھے آپ کی احرام پوشی سے مدد ہوئی تھی جب تھری نظریے داری تک رسالت مطابق تسلیم ہوئی اور آپ کی تائید حلقہ اعلانیہ تھی اور خدا ۲۰ جمادی اثنانی ۱۳۴۳ھ جم مطابق ۱۹۲۴ء میں مسلمانوں کو حنسہ دکھبر سے بود ریخت سمع و بحکم احتضان پر وصال بڑا قریب چار بجے شام مر آپ پھر دخاک ہوئے۔ آپ کا مزار شریف پہا در زنجی غلاد کشتنگ گلی پورہ نیہ صورہ ہماری میں با فیوض و برکات ریاستہ خاصہ دنام ہے۔

حاجی ییال سید برباد شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن شیخ پورہ ضلع موگیر میں تھا تبلیغ احرام

پوششی مرید ہوتے ہی آپ پر جذب غالب ہوا اور جب آپ کی احترام پوشی ہوئی تو آپ کا سارا جذب ببدل بدل ہو گیا۔ آپ کو سرکار عالم نیا امدادی سے کمال و رجہ بحث تھی۔ آپ کا سلسہ رشد و بدایت اچھے پیارے پر تھا۔ ایک بیک مخلص ساعت دیوہ شریفہ میں آپ پر کیف ظاری ہوا اور یہ کیفیت اکیب یاد و سال تک دانگیز حال رہی آخر آپ کا اسی حالت میں سورخہ اصفہانی المظفر شہ ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۳ء کو مقام چند عمارتی صاحب موسیٰ میں وصال ہوا۔ اور وہیں آپ کے طالبین نے دفن کیا آپ کا مزار شریف بائیض و برکات زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

• حاجی میاں احمد علی شاہ صاحب دارالٹی آپ کا دلن شیخ پورہ ضلع سونگرہ تھا آپ اپنے نواس میں سیف زبان مٹھا دو رہتے اُسی علاقہ میں وصال فرمایا۔

• حاجی میاں سید گبریے دلشاہ صاحب دارالٹی آپ کا وطن رمضان پور ضلع سونگرہ تھا آپ کو مولانا سید فضیحت شاہ صاحب دارالٹی کی خدمت میں رہنے کا مادر اتفاق رہا ہے مقام رانی گنج علاقہ آسنسوں میں آپ کا مزار شریف زیارت گاہ مرجب خلاقت ہے۔

• میاں بزم شاہ صاحب دارالٹی آپ کا وطن ہردوں تھا۔ سرکار عالم نیا امدادی بحث میں ترک دینا کر کے احترام پوشی اختیار کی آپ اپنی منود سے بھی۔ سرکار عالم نیا کے فیض برایت سے آپ موحدانہ زندگی بسر کی اور اُسی لفہی کے سماں تھا داصل بحث ہوئے۔

• حاجی میاں ابوالحسن شاہ صاحب دارالٹی آپ کا دلن اٹادہ تھا اور اُنہیں سونے سرہ برس کی عمر میں آپ نے ترک دینا کر کے سرکار عالم نیا امدادی بحث میں احترام پوشی اختیار کی بارہ سال تک متواتر حکم سرکار عالم نیا دائم الصوم دن کم اللیل رہے۔ آپ کا سلسہ رشد و بدایت بیٹے پیارے پر جاری تھا۔ آپ کی صحبت سے بہت سے طالبین حق فیضیاب ہوئے فقراء دارالٹی میں آپ امتیازی درجہ رکھتے تھے سورخہ ۲۱ ربیع دی الادل شہ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۶ء کو آپ نے وصال فرمایا مزار سترہ این آپ کا درگاہ دارالٹی اٹادہ میں فیض و برکات گاہ خاص و عام ہے۔

• میاں احمد شاہ صاحب دارالٹی بھومن آپ کا دلن بھومن تھا توجہ دارالٹی نے وہ برٹی اثر دلا کر عین جوانی میں مدھب آبائی درسم دروانج ملکی سے تائب ہو کر خلماں دارالٹی میں اسلام

پوشی اختار کی داخل اسلام ہو گئے اور آپ کی ذات سے بیشمار طالبین کو فیضیاب ہونے کا موقع ملا۔ ریاست ریوان میں آپ کا مزار شریف ہے۔

• حاجی یسائیں حبیل شاہ صاحب دارثی آپ کوہ شملہ کے کسی درہ میں مقیم تھے یا ایں سال ہر بکلم سرکار عالم پناہ بجھا۔ ایک ریشه دار درخت کے عرق پینے کے لچھو نہیں کھایا اُس مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی یسائیں حکیم سید عبد الاؤ شاہ صاحب دارثی آپ کا دھن شاہ ہو گیوہ ضلع گیا میں تھا آپ کو علاوہ عربی فارسی سنگرت میں کامل دہستگاہ ہونے کے فن طب میں یہ طولی حاصل تھا فارسی عربی ہندی زبان میں آپ نے سعد دکتاب میں تخفیف فرمائیں اپنی وحدانہ روشنے بیشمار شرکریں کو توحید پرست بنادیا اغشی و محبت آپ کی سرشنست فطری تھی سماں سے بیدار ذوق تھا۔ آپ کے جد اطہر سے روح پر واذ کر جانے پر بھی میں پھر متواتر اللہ ہوئی آواز جاری رہی آپ کا وصال ۱۳۲۴ء میں ہمارا مزار شریف آپ کا شکور بخی ضلع بند شہر میں اندر دن باغ نواب عبد الشکور خان صاحب دارثی کے فیض بخش خاص و عام ہے۔

• حاجی یسائیں سلطار و شاہ صاحب دارثی آپ کا وطن محمد نگر تھا آپ نہایت خوش اخلاق و سواسح بزرگ ہے وصال فرمایا۔

• سوائی مرأت شاہ صاحب دارثی آپ کا دھن جا کپور تھا اور وہیں پیشہ فتحاری کرتے تھے تھرک لباس کرنے کے بعد آپ زیر دست ہو گئے ترک ملہ اصل آخر زمانہ میں یہاں تک تری کی کہ بزرگیوہ جات کو دیکھ کر زندگی بسم فرماتے تھے اُسی ایافت کے ساتھ آپ واصل بھجو بھجو کے اتنے والے ضلع بھاگل پوسیں بکثرت تھے وہیں آپ کا مزار شریف ہے۔

• یسائیں رؤی شاہ صاحب دارثی ۔ یسائیں علیہ اللہ شاہ صاحب دارثی ۱۰ میاں لاٹی شاہ صاحب دارثی ان ہر سہ حضرات کا دھن پورب تھا یہ دگر یہ زبان تھے ان کو سرکار عالم پناہ نے خوت فقر سے سرفراز فرمائی دوست عذان سے الامان کر دیا اس سے زیادہ ان کے تفصیلی عادات معلوم نہیں ہو سکے کہ کس مقام پر وصال ہوا۔

- میاں بیگانی شاہ صاحب وارثی آپ کا دطن بیگانہ تھا۔ آپ اہل ہند سے تھے لیکن فیضان وارثی نے دولت ایمان کے ساتھ خلعت فقر سے بھی سرفرازی بخشی آپ کا توکل واستغفار حضرت پل تھا آپ کلکتہ میں داخل بھتی ہوئے۔ اور وہیں آپ کا مزار شریف ہے۔
- حاجی میاں تلندر شاہ صاحب وارثی آپ کا دطن محلہ میواتیان شہر گونڈہ تھا اور آپ نے وہیں وصال فرمایا۔ مزار شریف آپ کا نکیہ گلاب شاہ میں ہے۔
- حاجی میاں قاسم علی شاہ صاحب وارثی آپ بہایت منکسر المزاج اور مستواضع دردش تھے آپ کا قیام کوئی گنگوارہ میں تھا وہیں بعد وصال مدفن ہوتے۔
- حاجی میاں باور علی شاہ صاحب وارثی آپ سیاح تھے اور سیاحت ہمیں کسی مقام پر وصال فرمایا۔
- حاجی میاں بچوں شاہ صاحب وارثی آپ کا دطن ایٹھے میں تھا اور وہیں وصال ہوا۔
- حاجی میاں جماڑ و شاہ صاحب وارثی آپ کا قیام ہر رات شریف تھا وہیں داخل بھت ہوتے۔
- حاجی میاں ریاست علی شاہ صاحب وارثی آپ رؤساء ریاست بشن پور سے تھے حضور کی محبت میں احرام پوش ہوئے آپ کا مزار شریف بشن پور میں مرجع خلافت ہے۔
- حاجی میاں احمد شاہ صاحب وارثی آپ کا دطن گنج دندوارہ تھا سرکار عالم پیاہ کی محبت میں احرام پوش ہوئے آپ کا مزار شریف گنج دندوارہ میں تیار تک ۲۰ خاص دعاویں دبرکات ہے۔
- حاجی میاں موئی شاہ صاحب وارثی رند و آزاد دردش تھے شاہجاہانور میں آپ کا مزار شریف ہے۔
- میاں پنڈت دیندار شاہ صاحب وارثی آپ کا دطن اندر ورکھا آپ بڑھن تھے مگر رپر تو جمال وارثی نے اپنا پرستار بنایا اور آپ سے بیشمار مخلوق کو بہایت ہوئی چھ عرصہ تک آپ کا قیام دیوہ شریف میں رہا پھر اپنے دطن چلے گئے وہیں آپ کا دطن ہوا۔

• حاجی میال حافظہ سو لوئی احمد شاہ صاحب وارثی آپ کا دل ان اکبر آباد تھا و ہر میل پر
منصرم ریاست تھے عالم تحریر ہونے کے علاوہ آپ نایت درجہ کے تنشیع بزرگ تھے ترک بھائی
کرنے کے بعد سب سے آزاد ہو کئے۔ مگر کوچھ محبوب میں ایسے استقلال سے کام لیا کہ ذیں سا بستہ
اور جان دیکر پوندریز میں ہو گئے۔ آستانہ شریف کے پورب جانب آپ کا مرار شریف ہے
آپ کے مزار کے تکیہ پر تحریر ہے۔ عاشقِ جان باز۔

• حاجی میال نادر شاہ صاحب وارثی بعد از امام پوشی آپ کو سیاہی کا سکر بہادر بنیانی
کسی مقام پر داخل تھا ہوتے۔

• حاجی میال شاہ نادر شاہ آپ کا دل فرشتہ آباد تھا بعد از امام پوشی کے سیاہی کا حکم ہوا
سید و سیاحت، کیکھی مقام پر وصال ہوا۔

• حاجی میال نادر شاہ صاحب وارثی آپ کا قیام غسل راست میں تھا آپ نے وہیں مثال
نسل رہا اور میلوے اٹیش آپ کا مزار شریف زیارت کاہ نام و نام نیوض درجات ہے۔

• حاجی میال رحمت اللہ شاہ صاحب وارثی آپ کا دل نکاہ تھا آپ نے نج و زیارت
دینہ منورہ کے بعد ساخت عابر من وصال فاما۔

• حاجی میال شاہ نادر شاہ صاحب وارثی آپ صاحب بحریہ و لفریہ تھے
اکی زمانہ تک مخلوب الکیت رہے اور مزارات اولیا رکرام پر حاضری دیتے رہے بعد وصال سرکار عالم
پناہ چیش آستانہ کا یہ جوڑہ تحریر کرو کے مخصوص خدمات انجام دیتے رہے اسی متصل حصہ ری کے
ساتھ یہ نشر نہ دیا تا بل رہا ہیں آپ کو مداحنا دارت کا جی شوق تھا آپ کا وصال
برکت ۱۹۲۶ء کو ہوا۔ اسی تعمیر کردہ جوڑہ میں آپ کا مزار شریف ہے۔ مطابق ۱۳۷۵ھ مادہ تاریخ

صحیح مزارات

• حاجی میال محبت شاہ صاحب وارثی آپ کا دل سن راہ لپندی ملک پنجاب تھا رکھا
عالم نیا ہے کے فدائی تھے مختصر ہے کہ محبہ محبت میں مزارات اولیا رکرام پر اکثر زائرین کے داش
کا اہتمام بڑے پیمانہ پر فرماتے تھے آپ صاحب مسلم تھے اور آپ سے بسیار طالبان حق مستھنی

ہوئے آپ کا مرزا شریف نزد تھا نہ قصبه سیوہارہ فتح عجیور میں ہے۔
• میاں محمد شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن لدھیانہ ملک پنجاب تھا دربار دارثی سے
خلوت فقر کے ساتھ آپ کو دلت ایمان بھی مرحمت ہوئی تھی سیر و سیاحت میں وصال فرمایا۔
• میاں زریں شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن بجنور تھا احرام پوشی کے بعد بہت جلد آپ راہی
عالم تباہ ہوئے۔

• حاجی میاں خلور شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن نازی پور تھا آپ صحب سلسلہ بزرگ
تھے مرزا شریف آپ کا نازی پور میں ہے۔

• حاجی میاں محمد شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن سہر پور تھا آپ صاحب سلسلہ بزرگ تھے
مرزا شریف آپ کا نازی پور میں ہے۔

• حاجی میاں حسنه شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن بھاگل پور تھا سیر و سیاحت کے بعد آپ کو آخر
میں آپ کو دربار وارثی سے خلوت فقر عطا ہوا مرزا شریف آپ کا نوان بھاگل پور میں ہے۔

• حاجی میاں خلور شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن ادا تھا آپ سیاح متوجہ تھے
منیجی کسی مقام پر دعا میں ہے۔

• میاں الف شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن دہراویں ضلع گیا تھا آپ نے مدھب
آبائی چھوڑ کر سکارا عالم بنا ہ پر تھوڑی کر کے خلوت فقر حاصل کیا اور شکونگ ضلع لامپھن شہر میں پیدا ہوئے اللہ
شاہ صاحب وارثی کے مرزا شریف کی خدمت پر مأمور تھے آپ سے بنیار طابان حق مستقیم ہوئے
آپ کا وصال صورخ ۱۳۶۴ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۴۵ء ضلع ال آباد بعاصمہ رائی پور میں آپ
کا مرزا صبح خلافت ہے۔

• حاجی میاں قادر شاہ صاحب وارثی آپ قصبة پھرالیوں شلن مراد آباد میں مقیم تھے اور
اویسی نواحیں آپ کا سلسلہ رشد و نہادت جاری تھا آپ صاحب اصرفت بزرگ تھے آپ مشمار
طابان حق فرضیاب ہوئے آپ کا مرزا شریف محلہ پہاڑا پورہ قصبة پھرالیوں میں نیوض و برکات
خاص و عام ہے۔

• حاجی میاں ولی شاہ صاحب وارثیؒ آپ بحکم سرکار عالم پناہ امروہہ ننان مراد آباد میں
سقیم تھے آپ اسکے باسمی تھہ داقویٰ آپ کی دلایت میں کسی کو کلام نہیں تھا۔ آپ صاحب تصریح بزرگ
تھے آپ کام زار شرائیت اندر وون صحن سجد غلام علیٰ کمرہ اقصیہ امروہہ میں زیارت گاہ فیوض دریکات
ہر خانہ و عام ہے۔

• حاجی میاں احمد علی شاہ صاحب وارثیؒ بحالت یا جی کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں سید حسن شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا وطن سوچنے کی ہوئی مسئلہ بارہ بیکی تھا آپ
صاحب تصریح بزرگ تھے سلسلہ رشد و بدایت و سیع پیمانہ پر جاری تھا۔ پیشمار طالبان حق آپ سے
ستھنیفیض ہوتے آپ کا وصال مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ مطابق نومبر ۱۹۱۰ءؒ آپ کام زار شرائیت ائمہ
میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

• میاں ٹھوڑا شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا وطن عما صاحب نجع ضلع بھاگلپور تھا آپ کو خلعت
فقر کے ساتھ دو لت اسلام بھی عطا ہوئی تھی وصال فرمایا۔

• میاں خلق رسوا شاہ صاحب وارثیؒ آپ کو گونڈا میں احمد شریف عطا ہوا تھا بجانات
سیر و سیاحت میں وصال ہوا۔

• حاجی میاں احمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا وطن ماکین تھا آپ کا واعظ بذا بیت پر کیف ہوتا
تھا بحالت سیر و سیاحت کسی مقام پر وصال فرمایا

• حاجی میاں گڑ و سی شاہ صاحب ذارثیؒ آپ کا وطن آرہہ تھا اور وہیں آپ سے وصال
فرمایا۔

• حاجی میدان چنگھا شاہ صاحب وارثیؒ سیر و سیاحت کے لشکر گولیاں اس آپ آخر زمانہ میں
پھاڑتی پر قیام کیا اور وہیں پر آپ نے وصال فرمایا۔ مزار شریف آپ کا وہیں پھاڑتی پر ہے۔

• حاجی میاں خادم حسین شاہ صاحب وارثیؒ • حاجی میاں مولانی شاہ صاحب وارثیؒ

• بلبل شاہ صاحب وارثیؒ • حاجی میاں لٹیری کی شاہ صاحب وارثیؒ بحالت سیر و سیاحت
وصال فرمایا۔

حاجی میاں پیر اشناہ صاحب دارالقیٰ آپ کا دلن دو آئے میں تھا آپ جھنپیں سال دامہ الصوم اور قائم اسیل ہے ہر دو نی میں آپ کا مردار شریف زیارت گاہ خلاائق ہے۔

میاں رام سہنائی شناہ صاحب دارالقیٰ آپ نے سرکار عالم پناہ کی نجت میں اسلام قبول کیا اور اجرام پوش ہوتے تام عمر بیرونی سیاحت میں زندگی بسر فرمائی سیا جمایں وصال ہوا۔

حاجی میاں حکیم احمد شناہ صاحب دارالقیٰ آپ خاندان اطباء فتحوری میں سے تھے بعد احرام پوشی کیفیت جذب غالب ہوئی اور ہبہ نشہ اُسی حالت میں رہے اور اُسی حالت میں آپ کا وصال ہوا مزار شریف آپ کا قبصہ بڑوں روڈ لٹپاع بہراچ شریف زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

حاجی میاں مسید محرومی شناہ صاحب دارالقیٰ آپ سادات نورہ ضلع پنہ بیان تھے آپ نے سرکار عالم پناہ کے وصال فرمائے کے بعد سے تمام آستانہ شریف میں گردایا اور سرکار عالم پناہ کی خدمت کو اپنی زندگی کا منحصر خاتم تصور فرماتے تھے۔ وہی آپ نے وصال فرمایا مرزا شریف آپکا شناہ اور سچی میش طبی میاں امید شناہ صاحب دارالقیٰ کرنا میں ہے۔ حاجی میاں بیدل شناہ صاحب دارالقیٰ حیدر آبادی میں ہے۔ حاجی میاں احمد شناہ صاحب دارالقیٰ بھالت بیرونی سیاحت کسی مقام پر وصال فرمایا۔

حاجی میاں سلطوب شناہ صاحب دارالقیٰ آپ کا وطن پانی پت شریف تھا آپ بیس گان خند و مسلم جلال الدین صاحب کبیر الاولیار قادر سرہ سے تھے آپ کی ذات با برکات ایسا انتہار تھی آپ کا سلطوب رشتہ و بہادست ویسیخ پہاونہ پر جاری تھا آپ گامزرا شریف پانی بت شریف میں ہے۔

حاجی میاں سلطیح شناہ صاحب دارالقیٰ آپ کا قیام اجمیر شریف میں پھاڑ مدار میکری پر تھا آپ کو یہ حکم تھا کہ قطعی موجودات عالم میں کسی چیز کو نہ دیکھو چنانچہ اس صاحب بصیرت نے جبلہ اشیائی عالم کی روایت سے ایسا اصرہ از کیا کہ تہر عمال میں اس فرمان دارالقیٰ کی تیل میں آنکھیں بند رکھیں اور اسی حالت میں سے ۲۳۵۷ء میں وصال فرمایا وہی مدار میکری پر اجمیر شریف میں آپکا مردار شریف ہے۔

حاجی میاں کا وبا و شناہ صاحب دارالقیٰ آپ آخر میں مجدد صاحب تصریف ہو گئے تھے۔

در بار خواجہ میں آپ امتیازی درجہ خدمت پر مأمور تھے داہی وصال فرمایا مرزا شریف آپ کا جیسی شریف میں ہے۔

حاجی میال لفیر شاہ صاحب وارثیؒ آپکا قیام ریاست بھوپال میں تھا پھر بعد میں آپ دیوہ شریف میں قیام کیا دہیں بعد وصال آپ دیوہ شریف میں دفن ہوئے آستانہ شریف کے پورب جانب نزدیکتے چاہ آپ کا مرزا شریف ہے۔

میال دین علی شاہ صاحب وارثیؒ آپکا قیام لکھنؤ میں تھا آپ نے حضور کے دست پر پست پر اسلام قبول کیا تھا دامی گنج لکھنؤ میں آپ کا مرزا شریف ہے۔

حاجی میال سید علی شاہ صاحب وارثیؒ آپ مونگیر کے خاندان سادات سے تھے یعنی شباب میں آپ کو احرام شریف مرحت ہوا تھا اور آپ آخر حصہ عمر میں مسجد و ہائے کیف کی حالت میں کسی طرف کو نکل گئے۔ سیاحی میں وصال ہوا۔

میال علی شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن لکھنؤ تھا بوجہ پیرزادہ سالہؒ سی فواحیں بجالت سیاحی وصال ہوا۔

حاجی میال سید نامدار شاہ صاحب وارثیؒ آپکا دلن استھوا صنیع گپا تھا آپ نہایت خوش اخلاق بزرگ تھے۔ آپکا سلسلہ رشد و بدایت و سلیمانیہ پر جاری تھا اور سکرت گم کر دہ راء آپ کے فین سے راہ راست پر آئے تاریخ پیدائش مورخہ ۲۰ ربیوبالمرجب ۱۲۹۶ھ یوم دشنبہ تمام استھوا صنیع کیا آپ کا وصال مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۷۷ھ بھرنا یوم شنبہ مطابق ۱۹۵۸ء مبقاً میں دیوہ شریف مرزا آپ کا شاہ ادیسؒ میں زیارت گا خاص و عام ہے۔

حاجی میال غریب شاہ صاحب وارثیؒ آپکا دلن رسول آباد تھا بحال سیاحی کسی مقام پر وصال فرمایا۔

حاجی میال نواب نامدار شاہ صاحب وارثیؒ آپ نوابین اور دھم میں سے تھے آپ کو گورنمنٹ سے سنتول و شیقہ ملتا تھا آخر زمانہ میں آپ لے دیوہ شریف میں مستقل قیام فرمایا اور دہیں حال ہوا شاہ ادیسؒ میں آپ کا مرزا شریف ہے۔

• حاجی میاں خاک شاہ صاحب دارثیؒ آپ بگالی تھے بعد احسram پوشی حکم سکار عالم نیاہ آپ نے ملک عرب عجم و عترہ کی سیاہی کی اور سیر و سیاحت ہی میں کسی مقام پر وصال ہوا۔

• میاں پنڈت مہارادیونگش شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن بھاگ پر تھا وہ آپ اہل بندوں سے تھے آپ میں توحید فرماتے تھے۔ بحالت سیاہی کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں کریم شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا وصال اکبر آباد ہوا اور گورستان پچھے کو میاں پر مدفن ہوئے۔

• حاجی میاں احمد شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن نواح پانی پت میں تھا بحالت سیاہی کسی مقام پر وصال ہوا۔

• حاجی میاں حکیم عظیت علی شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا قیام بالو پور ضلع سیاپور میں تھا۔ آپ نہایت فنیں رسال بزرگ تھے آپ کا سلسلہ رشد وہ رائت و سین پیانہ پر جاری تھا آپ سے بکثرت طابان حق تتفیض ہوئے۔ آپ کا مرزار شریف بالو پور ضلع سیاپور میں زیارت گاہ بانیوض دبرکات خاص و عام ہے۔

• حاجی میاں احمد شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن سندھیہ تھا وہ سندھیہ وصال فرمایا۔

• حاجی میاں کلی شاہ صاحب دارثیؒ جو نوری بعد احصارم پوشی دیوبہ شریف میں قیام کیا اور وہ ہیں پیوند خاک ہوئے۔

• حسَاجی میاں ہولوی گنام شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن فتح پور مسہود میں تھا بعد تکمیل علم ظاہری احرام پوش ہو گئے تھے اور سیاحت میں کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حسَاجی میاں بنی شاہ صاحب دارثیؒ آپ ریاست جے پور کے باشندے تھے جن جوانی میں آپ احرام پوش ہوئے سرکار عالم نیاہ سے کمال محبت تھی آپ سیاہی کے بعد قصبه بکھرا ہوں میں حاجی میاں قادر شاہ صاحب دارثیؒ کے کوئی پر قیام فرمایا اور خدمت مردار شریف کی انخواہ دینے رہے بعد وصال وہیں آپ دفن ہوئے۔

• حاجی میاں نور محمد شاہ صاحب دارثیؒ آپکا دلن جالندھر تھا لکھنؤ میں آپ قیام پذیر تھے وہیں وصال فرمایا۔

• حاجی میاں گلی شاہ صاحب دارثیؒ آپکا دلن شمشر آباد نہلہ فرخ آباد تھا آپ صاحب اصرت بزرگ تھے یکنہ ت طالیان حق آپ سے فیضیاب ہوئے آپ کا مرزا خیر لیف فرخ آباد میں مرجع خلائق ہے۔

• حاجی میاں تین علی شاہ حسّاب دارثیؒ آپکا دلن ضلع بہراچہ شریف میں تھا آپ نے تمام عمر سیاحی میں زندگی برکی اور بحالت سیاحی کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں امید علی شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن رسول پور تھا سیر و سیاحت میں سالانہ حاجی میاں روشن علی شاہ صاحب دارثیؒ آپکا دلن فرخ آباد بھابھا بحالت سیاحی وصال فرمایا۔

• حاجی میاں بیدل شاہ صاحب دارثیؒ آپکا دلن نسل اوناؤ میں تھا سیر و سیاحت میں کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں خاکسار شاہ صاحب دارثیؒ آپکا دلن رائے پور تھا آپ نہایت جفا کش دردش تھے۔ اُستاذہ عالیہ پر خدمات خاص فرماتے تھے آپکا مرزا خیر لیف شاہ اوسیں میں ہے۔

• حاجی میاں محمد و م شاہ صاحب دارثیؒ آپکا مرزا خیر لیف محمود نگر مسویں ہے۔

• حاجی میاں احمد شاہ صاحب دارثیؒ متوفی ہواں • حاجی میاں احمد شاہ صاحب دارثیؒ متوفی بھائی بحالت سیر و سیاحت کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں ذاکر شاہ صاحب دارثیؒ عرف صوفی پیاسے آپ نہایت خلیق و متواضع دردش تھے۔ دیوہ شریف میں قیام کریا وہیں وصال فرمایا۔

• میاں قاری الفت شاہ صاحب دارثیؒ • حاجی میاں گناہم شاہ صاحب دارثیؒ حاجی غلام علی شاہ صاحب دارثیؒ بہیسری • حاجی میاں امیر شاہ صاحب دارثیؒ متوفی بارہ نگری بحالت سیر و سیاحت کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں محمد شاہ صاحب دارثیؒ آپکا دلن نواح ال آباد میں تھا سیر و سیاحت میں وصال ہوا۔

- حاجی میاں محمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلنِ صنیعِ منگیر تھا۔ بحافت سیاحی و صال فرمایا۔
- حاجی میاں محمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلنِ ایشہ تھا۔ سیرِ عرب میں واصل بحق ہوئے۔
- حاجی میاں احمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلنِ باز یہ پورسیوان تھا۔ سیرِ دیساخت میں صلنے فرمایا۔
- حاجی میاں آباد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلنِ فتحور تھا۔ بحالت سیاحی کسی مقام پر وصال فرمایا۔
- حاجی میاں آباد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا شاہ جہان پور میں تھا۔ وہیں وصال فرمایا۔
- حاجی میاں محمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلنِ ممالک توسطِ رمودہ میں تھا۔ بحالت سیاحی میں وصال ہوا۔
- میاں خزان شاہ صاحب وارثیؒ آپ ناپینا تھے تو نون میں قیام تھا۔ وہیں وصال ہوا۔
- حاجی میاں بانکے شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلنِ پنجاب تھا۔ آپ کا وصال اکبر آباد میں ہوا۔ وہیں دفن ہوئے۔
- حاجی میاں غفور شاہ صاحب حسامی اور ثیؒ آپ کا دلنِ ضلع گیا میں تھا۔ آپ نو عمری میں حرام پوش ہوئے تھے آپ سے سورجِ تعلیم یافتہ طبقہ میں تو سینے سلسلہ ہوتی آپ با وجود کم سنی فیوضاتِ راءِ شہ سے کامل تتفیف ہتھے۔ آپ کا مرزا شریفِ ضلع گیا کے علاقہ میں ہے۔
- حاجی میاں سعیج اللہ شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا قیام برام پور میں تھا۔ وہیں وصال فرمایا۔ آپ کا مرزا شریف چکنندی برام پور ضلع گونڈھہ تیں بانیں دبر کات زیارت کا ہ خاص و عام ہے۔
- حاجی حق اللہ شاہ صاحب وارثیؒ آپ نامی گرامی فیقر تھے جورہ علا پور ریاست گوائیار میں آپ کی خانقاہ ہے آپ سے سلسلہِ رشد و بدایت و سلیمانیہ پر جاری تھا آپ کا مرزا شریف خانقاہ وارثی جوارہ علا پور ریاست گوائیار میں با فیوض و برکات زیارت کا ہ خاص و عام ہے۔
- حاجی میاں الہی شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن گونڈھہ میں تھا۔ بحالت سیر و سیاحت وصال فرمایا۔
- حاجی میاں لیں شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلنِ شکوہ آباد تھا۔ آپ کا وصال اٹاوہ میں ہوا۔
- حاجی میاں شفیع شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلنِ شکوہ آباد تھا۔ سیاحی میں کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں حسراط الاستقیم شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا وطن ملک عرب تھا ہندوستان اگر احرام پوش ہوئے تھے۔ اور الطاف دارثیؒ نے آپ کو محیم حسراط الاستقیم بنا دیا تھا سیاحی میں وصال ہوا۔

• حاجی میاں الجدادی شاہ صاحب دارثیؒ آپ بھی ملک عرب کے باشندے تھے۔ ہندوستان اگر احرام پوش ہوئے تھے۔ سیر دیسات میں کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں صبغی شاہ صاحب دارثیؒ آپ خاندان چودھری صفی پور شریف سے تھے سیاحی میں وصال ہوا۔

• حاجی میاں خاکشاہ صاحب دارثیؒ بجالت یہ دیسات کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں گجرات شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا وطن فتح رہا دیسا ہے دیسات میں وصال ہوا۔

• حاجی میاں عبدالرزاق شاہ صاحب دارثیؒ خاوش آپ ضلع بارہ بیکی کے باشندے تھے آپ کو سرکار عالم پناہ نے کسی وجہ سے خاوش کر دیا تھا اور اسی خاوشی کے عالم میں راہی ملک بغا ہوئے آپ امداد شریف بر سکان ملوysi سیدفضل امام صاحب دارثیؒ کے اکیل کرہ میں ہے تھیل بارڈھ نسل پنہ۔

• حاجی میاں حافظ پیاری شاہ صاحب دارثیؒ آپ کو وطن ڈراما کوں تھا دیوہ شریف میں مکان نوا یا تھا آپ کا زادعہ انہم انسان ہے صاحب بسید بزرگ تھے بعد وصال آپ اپنے مکان میں دفن ہوئے۔

• حاجی میاں نہور شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا وطن رحیم آباد میں ہوا۔

• میسان ہمیکاستان صاحب دارثیؒ آپ کا قیام بہرائچ شریف میں تھا آپ مجذوب صاحب تھر بزرگ تھے وہی آپ کا وصال ہوا۔

• حاجی میاں علیز شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا نیام قبہ ڈبائی میں تھا وہی آپ نے وصال نہ رکا۔

• حاجی میاں کلن شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا وطن شکوہ آباد میں تھا وہی آپ کا وصال ہوا۔

• حاجی میاں قاضی عبد الحمی شاہ صاحب دارثیؒ آپ صاحب جذب فقر تھے کہ معنوں میں خدامت و صاحب تھر بزرگ گذرے ہیں وہیں آپ کا وصال ہوا

- حاجی پہا در شاہ صاحب وارثی آپ کو سرکار عالم پناہ لئے دینیہ سورہ میں تعین فرمایا
تما آپ بڑے صاحب کمال بزرگ تھے وہی وصال فرمایا۔
- حاجی میاں رنگین شاہ صاحب وارثی آپ پنجابی تھے بحالت بیجا ہی کسی نظام پر وصال میا
حاجی میاں چپ شاہ صاحب وارثی آپ بحکم سرکار عالم پناہ خاموش رہتے تھے۔ اجیر شریف میں
آپ کامراز ارشاد ہے۔
- حاجی میاں آسد شاہ صاحب وارثی آپ کامراز ارشاد پاک پن شریف میں ہے۔
- مولانا حاجی میاں عزیز شاہ صاحب وارثی آپ پر آخر میں جذب غالب تھا باشندی
میں وصال ہوا۔
- حاجی میاں سکندر شاہ صاحب وارثی آپ کامراز ارشاد رام پور میں ہے۔
- میاں کمال شاہ صاحب وارثی جو گی آپ کامراز ارشاد ترند پورے میں ہے۔
- حاجی میاں لٹو شاہ صاحب وارثی آپ ذصہ بھونگا کام ضلع میں پوری کے باشندے
تھے سرکار عالم پناہ سے محبت تھی اپنے وطن میں وصال فرمایا۔
- حاجی میاں علامت شاہ صاحب وارثی آپ کامراز ارشاد پاکاٹ ملک طالب میں ہے۔
- حاجی معصوم شاہ صاحب وارثی آپ کامراز ارشاد سندھ میں ہے۔
- حاجی میاں اطہر شاہ صاحب وارثی آپ کامراز ارشاد لکھنؤ میں مر جائی خلائق ہے۔
- حاجی میاں ایعقوب شاہ وارثی لکھنؤ میں آپ کامراز ارشاد ہے
- حاجی میاں محبت شاہ صاحب وارثی آپ کو وصال بلام بورڈ میں ہوا
- حاجی میاں محبو شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن ملک بنگال تھا جیب اللہ گورنر صوبہ بنگال
کے روکے تھے سیاحتی میں کسی نظام پر وصال فرمایا۔
- حاجی میاں حب علی شاہ صاحب وارثی آپ کامراز ارشاد کوہ اماد گرنا پر ہے۔
- میاں پنڈت سور شاہ صاحب وارثی آپ کامراز ارشاد رام نگر کوہ چیات فلمزدگر پر ہے
- حاجی میاں عاشق علی شاہ وارثی چھٹا جیت حاجی میاں بنگالی شاہ صاحب وارثی چھٹا

ستیا جی وصال ہوا

حاجی میاں احمد علی شاہ صاحب دارالقیم آپ کو ستاریہ علم مولیٰ تی میں کال حاصل تھا احرام پوشی کے بعد ادشریف کا حکم ہوا تھا سیاچی میں آپ کا وصال ہوا۔

حاجی میاں ولی محمد شاہ صاحب دارالقیم آپ کا مرزا شریف ملا دین میں مرجع خلائق ہے۔

حاجی مداری شاہ صاحب دارالقیم آپ کا نگری میں مرزا شریف زیارت گاہ خاص دنام

حاجی میاں خیرالی شاہ صاحب دارالقیم آپ سیاچ تقریبے بجالت سیاچ کسی مقام پر وصال ہوا

حاجی میاں سکین شاہ صاحب دارالقیم آپ کا وطن حیدر آباد تھا آپ مجدد ب صاحب اصرت

زرگ تھے بجالت سیاچ کسی مقام پر وصال فرمایا۔

حاجی میاں نور شاہ صاحب دارالقیم آپ کا دہلی میں مرزا شریف با فیوض و برکات زیارت گاہ

خاص دعام ہے۔

حاجی میاں حیات شاہ صاحب دارالقیم آپ کا مولینا میں مرزا شریف مرجع خلائق ہے۔

حاجی میاں نجیخش شاہ صاحب دارالقیم آپ کا مرزا شریف بھٹولی جیت پورہ ضلع گونڈہ میں ہے۔

حاجی میاں علاء الدین شاہ صاحب دارالقیم آپ کا مرزا شریف قصبه رد دلی شریف میں ہے۔

حاجی میاں مرثی شاہ صاحب دارالقیم آپ کا مرزا شریف رسول پور میں ہے۔

حاجی میاں عبد الکریم شاہ صاحب دارالقیم آپ مت و مدبوش تھے مرزا شریف آپ کا جیچہ میں ہے

حاجی میاں نوالاد شاہ صاحب دارالقیم قصبه سندھ میں آپ کا مرزا شریف ہے۔

حاجی میاں تیریق شاہ صاحب دارالقیم آپ کا مرزا شریف لکھنؤ میں ہے۔

حاجی میاں نزگی شاہ صاحب دارالقیم آپ کا طیم نگر میں مرزا شریف مرجع خلائق ہے۔

حاجی میاں گناہم شاہ صاحب دارالقیم آپ کا وطن رائے بریلی تھا وہیں وصال فرمایا۔

حاجی میاں احمد شاہ صاحب دارالقیم آپ کا وطن اندوہ تھا درمیان مک مغطہ و مد نیہ نورہ
راصل بھئی ہوئے۔

حاجی میاں غلام حسین صاحب دارالقیم آپ کا وصال مراد آباد میں کسی مقام پر ہوا۔

- حاجی میاں عبد اللہ شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن ہونہ میں تھا آپ صاحب اصرف بزرگ تھے مدار پور میں آپ کا مرزا رشہ ریف مرجع خلائق ہے۔
- حاجی میاں گنام شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن فتح پور بسداں تھا تیا خی میں دصال ہوا
- حاجی میاں زنگیشہ شاہ صاحب وارثی آپ کا وصال کا دن ہوئے میں ہوا۔
- حاجی میاں چاند شاہ صاحب وارثی لدھی بھلوال میں آپ کا وصال ہوا۔
- حاجی میاں غریب شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن کا پور تھا درجہ زیارت مدینہ منورہ ٹیکہ کی غرض سے بارہاہندوستان سے عرب گئے اسی انتادراہ میں پر دصال ہوا۔
- حاجی میاں بھول شاہ صاحب وارثی آپ کا صحسترا مرکنہ امیں مرزا رشہ ریف مرجع خلائق ہے۔
- حاجی میاں حافظ جانوش شاہ صاحب وارثی آپ کا مرزا رشہ ریف وہی مرا دیا دخلے بارہ بھی بڑے
- حاجی میاں روشن شاہ صاحب وارثی آپ کا مرزا رشہ ریف پلاس میں مرجع خلائق ہے۔
- حاجی میاں با وال اللہ شاہ صاحب وارثی ہالو پور میں آپ کا مرزا رشہ ریف ہے
- حاجی میاں گھوڑے شاہ صاحب وارثی آپ کا مرزا رشہ ریف بخشی میں ہے
- حاجی میاں محمود شاہ صاحب وارثی تقبیہ مولانہ میں آپ کا مرزا مرجع خلائق ہے۔
- حاجی میاں گرم شاہ صاحب وارثی آپ کا قائم بالبخاری دل میں تھا وہیں وصال فرمایا۔
- حاجی میاں سعی اسٹہر شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن شیخ پور صلعہ بارہ بھک میں تھا آپ صاحب سلسلہ بزرگ تھے آپ کا مرزا رشہ ریف زیارت گاہ بائیش دبر کات خاص دعا مہے۔
- حاجی میاں رزاق شاہ صاحب وارثی آپ بالہ رشہ ریف کے قریب کے باشندے تھے سیر ویساست میں زندگی پس کرتے تھے اسی میاں میں کبھی نظام پورہ صال فرمایا۔
- حاجی میاں گھوڑے شاہ دارثی آپ کا مرزا رشہ ریف کا پور تھے۔
- حاجی میاں دل چلے شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن بھلوال تھا آپ آہن پوش تھے سیاحت میں وصال ہوا۔

- حاجی میاں بھجنی شاہ صاحب وارثیؒ آپ سنبھالے سرکار عالم نپاڑ کے مدح میں بھجن گاتے تھے وہل فرمایا۔
- حاجی میاں سیم شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن ملادال تحا سیر و سیاحت میں دسال فرمایا۔
- حاجی میاں پھول شاہ صاحب وارثیؒ آپ نواح بارہ بھل کے باشندے تھے بھالت سیاحی و ممال بہا۔
- حاجی میاں آزاد شاہ صاحب وارثیؒ مزار شریف آپ کا کانپور میں ہے۔
- حاجی میاں دامڑ شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا مزار شریف، شہزادت گنج میں ہے۔
- حاجی میاں معصوم شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا قیام نگوارہ کوئی پر تھا و ممال فرمایا۔
- حاجی میاں کھڑ پاشاہ صاحب وارثیؒ آپ سیانع تھے سیر و سیاحت میں داعل بنت ہئے۔
- حاجی میاں بُو شاہ حطیح صاحب وارثیؒ خیر لہ لہ میں آپ کا مزار شریف ہے۔
- حاجی میاں چپ شاہ صاحب وارثیؒ پنجابی بحکم سرکار عالم نپاڑ خاوش۔ تھے تھے آپ کا مزار شریف فردی پور میں ہے۔
- حاجی میاں احمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن ملک صین تھا بھالت سیاحی و ممال فرمایا۔
- حاجی میاں خدا بخش شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا مزار شریف نگرام میں ہے۔
- حاجی میاں نواب شاہ صاحب وارثیؒ سو شہر ہیں کے آپ باشندے تھے دہیں دسال بہا۔
- حاجی میاں پھول شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن قطبہ سترک تھا وہ میں دسال فرمایا۔
- حاجی میاں محمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن جونپور تھا آپ کا قیام کلکتہ میں تھا آپ کا سلسلہ رشد وہ بہارت و سین پایانہ جا رکی تھا آپ کا مزار شریف کلکتہ میں مر جت خلاائق ہے۔
- میاں فتحی شریف شاہ صاحب وارثیؒ آپ امیر بخش بہشی آستانہ عالیہ شریف کے والد تھے آپ کا دسال دیرہ شریف میں ہوا شاہ ادیسی میں آپ دن ہوئے۔
- حاجی میاں مدنی شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن مدینہ منورہ شریف تھا بعد احرام پوشی بہنگام سیر و سیاحت اکبر آباد میں دسال فرمایا۔ آپ کا مزار شریف گورستان پر گیلان میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

- میاں صدر الدین شاہ صاحب وارثی آپ کا ولن افغانستان تھا۔ فیضان دار ثانے یہ کر خر و دکھلایا کہ آپ کو پہلے صاحب عذب کیا اور پھر آپ کو شاہ دلاست گونڈہ بنایا۔ بعد وصال سرکار عالم نپاہ آپ نے صدمہ مفارقت میں مرغد ۲۴ مریضہ الاصل ۱۳۲۷ھ بھر قیود وصال فرمایا آپ کا عز اثر ریفت متصل گونڈہ پکھری ہے جہاں پس لائے عس شریف آپ کا بڑے اثر دعام سے ہوتا ہے۔
- حاجی میاں احمد شاہ صاحب وارثی آیکا دیوب شریف وصال ہوا شاہ اولیں میں دفن ہوتے حاجی میاں حمیری شاہ صاحب وارثی آپ کا مرزا زار شریف دیوب شریف شاہ اولیں میں
- حاجی ہشتم شاہ صاحب شاہ صاحب وارثی آپ بیان تھے بحالت سیاقی نیپال میں وصال فرمایا دہن آپ کا مرزا زار شریف ہے۔

- حاجی میاں توکل شاہ صاحب وارثی آپ کا سر دیساحت میں کسی مقام پر وصال ہوا۔
- حاجی میاں حیرت شاہ صاحب وارثی آپ کا قیام بہراج شریف میں تھا وہی آپ کا وصال ہوا مدار شریف آپکا نزدیک اسٹیشن ریلوے براہ درگاہ شریف غازی پاک کے زیارت نماہ خاص و عام ہے۔
- میاں سوئی شاہ وارثی جس روز سے آپ احرام پوش ہوئے تا آخر وقت تک آپ کبھی نہیں اٹھنے بیٹھنے بیٹھنے وصال فرمایا آپ کا سنبھالیا میں زار شریف مرچ خلائق ہے۔

- میاں بیدم شاہ صاحب وارثی ایام تلفوت میں آپکا غلام حسین نام اور غلام تخلص کے ساتھ معمصر سراء داغ دہوی ونشی امیر احمد مینائی وغیرہم کے ساتھ رسال صحیح صادق و نیز و گر رائلز عنقریبات شائع ہوئیں آپ کا سلسلہ تلمیذ حضرت آتش لکھنؤ می سے مربوط ہے جب مرشد بحقی ہادی مطلق سرکار حضرت حافظ حاجی سیدنا دارث پاک آعظم اللہ ذکرہ سے صنیف سنی میں فرقہ بیعت حاصل فرمائی تو مرشد حقی نے شفقت کر کیا تھا اپنے غلام کو بیدم بنایا پھر کیا تھا تا بے بیدم میں روحانی جان پیدا ہو گئی۔ جس کے تھوڑے عرصے ہی بعد خلعت وارثی عطا ہوا یعنی بکم شوال ۱۴۱۸ھ بھری مطابق ۱۹۰۰ء بر دز عید الغظر بعد منازع صحیح بھر کے آپکی احرام پوشی ہوئی اور بیدم شاہ وارثی کے نام سے سرفراز فرمایا گیا اور اُسی نام سے آج ساری دنیا روشناس ہے آپ غراؤں میں سزاخ الشراء ملنے جاتے تھے آپکی بہت سی کتابیں تصنیف کر دہ ہیں شلاؤ دیا ہے۔

کام بیدم ار معان بیدم۔ مصطفیٰ بیدم۔ نظر دارٹ۔ صوت شرمدی و عزیزہ و عزیزہ
آپ ۱۳۴۷ھ میں ناظم حلقة نقراۓ داریٰ منتخب ہوئے اور تا حیاتِ ناظم حلقة نقراۓ
داریٰ ہے آپ کی تاریخِ ولادت مورخہ ۲۸ محرم الحرام ۹۹۷ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۸۷۶ء
یوم جمعہ قبل منازع تحریر ہے جائے پیدائش شہرِ امداد ہے آپ کا وصال مورخہ ۹ ربیعان المبارک ۱۳۵۷ھ
مطابق مورخہ ۲ نومبر ۱۹۳۶ء یوم شنبۂ شب کو ۲۷ بجکر ۱۵ منٹ پر ہوا اور تجھیز و تکفیل برداشت
چهار شبیہ بوقت نیجے نام ہوا مزار شریف آپ کا دیوبند شریف شاہ اویس میں زیارت گاہ
خلائق خاص و عام ہے آپ کے مزار شریف پر جو تاریخ وصال کندہ ہے وہ غلط تاریخ لگی ہوئی ہے
 حاجی میاں احمد شاہ داریٰ آپ کا وصال دیوبند شریف میں ہوا شاہ اویس میں مدفن ہوئے
 حاجی میاں محترم شاہ داریٰ آپ نواحی اندرونیں سیاحت فرماتے ہوئے کسی مقام پر وصال
بحق ہوئے۔

- میاں خیراللہ شاہ حسّا داریٰ گونڈہ میں نزد کھاڑا شاہ صاحب کے آپ کا مزار شریف ہے
- میاں ذاکر شاہ عروث مولوی بیٹیٹھ صاحب داریٰ آپ کا مزار شریف بارہ بُنگی میں ہے۔
- حاجی میاں فقیر شاہ صاحب داریٰ آپ کا دلن کر خیرتھا بزرگوارت سرکار عالم پناہ آپ
احسram پوش ہوئے تھے۔ بعد وصال حصہ رکھنے کے بعد احصار فوت میں جاں بحق تسلیم ہو گئے۔

- حاجی میاں شمس الدین شاہ صاحب داریٰ آپ کا دلن گونڈہ تھا آپ اسٹیشن گونڈہ کھڑی
اسٹیشن ماشر لئے سرکار عالم پناہ کے ذمہ میں آپ احسram پوش ہو گئے بعد احصار پوشی جنم سرکار عالم
پناہ میاں صدر الدین شاہ داریٰ کی خدمت میں رہے اور بعد وصال بھی آپ وہیں پر مدفن ہوئے آپ
کا وصال مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۵ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ یوم دوسری شنبۂ شب کو ہوا
اور وہیں دفن ہوئے۔

- حاجی میاں صفدر رشتا داریٰ آپ کا مزار شریف ستر کا کہ بارہ بُنگی میں مریع خلائق ہے۔
- حاجی میاں رسول شاہ صاحب داریٰ آپ گردناہ صاحب کے پیٹھ کے دیدھی سکھ تھے سر و سیاحت

کے بعد دو یوم قبل سرکار عالم پناہ کے وصال کے آپ احرام پوش ہوئے اور الحجہ وصال سرکار عالم پناہ آپ دریا رہنے مسونورہ میں داخل بھی ہوئے۔

• حاجی میاں تفضل شاہ صاحب وارثی آپ منیر ٹرکی تھے فیضان وارثی نے یہ کوششہ دکھلایا کہ آپ ملازمت قبودار کراحرام پوش فتحیر ہو گئے آپ نے مقیم مرتبہ جبنت اللہ شریف وزیر ارت مدینہ منورہ تشریف لے گئے ایں مزار شریف آپ کا کراچی پاکستان میں زیارت کا فیوض ذرکات خاص و عام ہے۔

• حاجی میاں کریم شاہ صاحب وارثی آپ کا مزار تھیں محلہ میواتیان گونڈہ میں مر جع خلائق
• حاجی میاں مہدی شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن ضلع لمبند شہر تھا بحالت سیا حسی آپ
لہا آس سہرہ تھا نہ ٹرھا گا چھٹلے پوری نیہ میں دسال ہوا دیں سہرہ میں آپ کا مزار شریف مر جع
خلائق ہے۔

• حاجی میاں سیجم اللہ شاہ صاحب وارثی آپ آخر میں بجز دب ہو گئے تھے آپ کا مزار شریف
موضع بدی کھوڑہ ضلع پوری نیہ میں بائیوض ذرکات زیارت کا خاص دسام ہے۔

• حاجی میاں عبد اللہ شاہ صاحب وارثی سیاح آپ میاں نیقر تھے بحالت سیا حسی وصال
مزار شریف آپ کا علاقہ اور ضلع پوری نزد روٹا ہاٹ چنی ڈوریا میں مر جع خلائق ہے۔

• میاں عناد علی شاہ صاحب وارثی آپ کا مزار شریف ملکہ میں علاقہ رکنج ضلع پوری
میں مر جع خلائق ہے۔

• میاں مراری شاہ صاحب وارثی بحالت سیا حسی آپ کا کسی مقام پر وصال ہوا۔

• میاں وزیر علی شاہ صاحب وارثی آپ کا مزار شریف دریا نیارہ نگی ددپور تشریف کے نزدیک
سرٹک مر جع خلائق ہے۔

• حاجی میاں صندل شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن محلہ بھٹی قبیہ محمد آباد تحصیل ضلع ناز پور
میں تھا بہت کہنی میں آپ کو بقام سیوال ضلع چھپرہ میں سرکار عالم پناہ نے احرام شریف عطا فرمایا
تھا پھر بکم سرکار عالم پناہ آپ کا سلسلہ رشد و بدایت کمیسیع پیانہ پر جاری تھا آپ

صاحب تصریف بزرگ تھے۔ مزار شریف آپ کا گورہ گورستانِ نگذشتہ میں مرینے خلاقتی ہے۔

جناب حضرت قائد حاجی میاں اول گھٹ شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ آپ کا وطن قمیرہ بچرا یوں پئی را دا باد میں تھا اور آپ حضرت شمس الدین شاہ صاحب حشیح صابری قدس سرہ العزیز کے فرزند اصغر تھے آپ کے والد ماجد صاحب بہت بڑے کامل فقیر گندرے ہیں۔ اسم بارک والدین نے بدالدین رکھا تھا آپ نے ناکحت نہیں کی اس لئے کہ آپ کے پدر بزرگوار نے شادی کے لئے من فرمایا کہ تم نکاح نہ کرنا اور حضرت قبلہ حاجی صاحب کے مرید ہو کر فقیر ہو جانا۔

چنانچہ آپ کے والد ماجد کا دصالت مورخہ ۱۳۱۲ جمادی یوم شنبہ بوقت نہر ہوا۔ مزار شریف آپکا باہر صحن مسجد سہرا ب شاہ صاحب قادری قدس سرہ میں ہے جواب خانقاہ دارثی کے نامے شہور ہے۔

لہذا جس وقت آپ سرکار عالم پناہ کی خدمت بارکت میں حاضر ہوئے تھے اس وقت آپکی عمر شریف ۴۵ یا تیس سال کی تھی مورخہ ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۸۷۲ء یوم شنبہ دن گذر کر شب یکشنبہ کو قریب امکب بجھے پیدا ہوئے تھے آپ کی پیدائشی مادہ تاریخ اصغر ہے اور آپ کی احرام پوشی مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۰۷ھ مطابق ۱۸۸۵ء یوم جمعہ دن گذر تقریب ۸ بجے شب میں سرکار عالم پناہ نے اپنے دست بارک سے آپکو حرام شریف معاونگاٹ اپنائیں اسی میں مرحمت فرمایا تھا آپ سچ بیت اللہ شریف دہنیہ منورہ شریف سعد زبار تشریف ہے گئے اس کے علاوہ ۱۶۱ ق دعیزہ کا سفر بھی آپ نے کئی مرتبہ فرمایا۔ دربار دارثی میں آپ کو چہئے خدمت نامہ نگاری تغولیف ہوئی تھی جس کو باخُن الوجود آپ نے انجام دیا اور کبھی خدمات آپ کے سپردی ہیں۔

چنانچہ ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۹۱۸ء میں جب حلقہ فرقائے دارثی قائم ہو تو صدر حلقہ جناب حاجی تبلہ احمد شاہ دارثی رحمۃ اللہ علیہ در بھلوہ می ہوئے اور آپ ناظم حلقہ فرقائے دارثی ہوئے۔

لہذا بعد دصالت جناب حاجی تبلہ احمد شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۳۶ جمادی یوم شنبہ ۱۳۳۷ جمادی یوم شنبہ ہوئے اور جناب قباد میاں بیدم شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ ناظم حلقہ ہوئے جناب قبلہ حاجی میاں اول گھٹ شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ تا جیات آپ ہی صدر حلقہ فرقائے

دارالثیر ہے آپ صاحب مدرس و خانقاہ ہیں آپ کا سلسہ مشد دہراست بھی لفظی دینے پڑا ہے یہ
لباری تھا آپ کے ذریعہ لاکھوں کی تعداد سے بھی زائد داخل سلسہ دارثیہ عالیہ ہوئے اور آپ کے
ذریعہ احرام پوش فقیر بھی ہزاروں کی تعداد میں ہوئے جن میں چند احرام پوش فقیر کے نام درج
کرتا ہوں۔

• جمال شاہ صاحب دارثیہ • حافظ اکمل شاہ صاحب دارثیہ پنجابی • مشور شاہ صاحب دارثیہ
سیما پوری • اوارشہ صاحب دارثیہ پنجابی • حفیظ شاہ صاحب دارثیہ پنجابی • فرمادشاہ
صاحب دارثیہ • احسان علی شاہ صاحب دارثیہ پیرپٹی • غالشہ صاحب دارثیہ رامپوری
برکت شاہ ھنبد دارثیہ کھنڈو • النور شاہ صاحب دارثیہ پیرپٹی • سیمان شاہ صاحب
ضخیوری سیمان شاہ ہے، انکے بیان کر شاہ صاحب دارثیہ بھرا یون • شبیر شاہ صاحب دارثیہ غازیہ
وزیر علی شاہ صاحب دارثیہ • رفیق شاہ صاحب دارثیہ پورپوری • حست شاہ صاحب
دارثیہ پیرپٹی • غفور شاہ صاحب دارثیہ بریاوی • عظمت شاہ صاحب دارثیہ کراچی پاکستان -
ناصر شاہ صاحب دارثیہ • کریم شاہ صاحب دارثیہ • وحشت شاہ صاحب دارثیہ کراچی پاکستان
زمشد شاہ صاحب دارثیہ • عیداللہ شاہ صاحب دارثیہ • جہانگیر شاہ صاحب دارثیہ حنتر
علیہ وغیرہ دیگر اس کے علاوہ آپ کے ذریعہ بہت سے جنات بھی داخل سلسہ دارثیہ عالیہ ہیں۔ اور آپ
کے ذریعہ جنات بھی احرام پوش فقیر بہت ہیں جن میں چند احرام پوش فقیر کے نام درج ہیں۔

عبد الرحمن شاہ دارثیہ اجنبیہ • سیمان شاہ صاحب دارثیہ اجنبیہ • رفیق شاہ صاحب
دارثیہ اجنبیہ • جمود شاہ صاحب دارثیہ اجنبیہ • متاز شاہ صاحب دارثیہ اجنبیہ دعیزہ دعیزہ آپ
صاحب تصنیفات کردہ چند کتابوں کے نام ہیں۔

رسالت الانس معات القدس • ضیافت الاجباب • شہاب ثاقب رذکفر
فیضان دارثیہ • دارست گن پرکاش • سیلیم خیگانہ دعیزہ دعیزہ

لہذا یہی بدلفیب راقم لہذا آخری وحشت خداوند اقدس میں ہمیشہ حاضر رہتا تھا۔ چونکہ آپ بہت
ضعیف ہو چکے تھے اور بوجہ ضعیفی کے آپ اٹھنے بٹھنے سے مجبور رکھے تو ہمیں بدلفیب آخری خدمت کو

اجام دیا کرتا تھا۔ راقم پروفیسپ کو مورخہ ۹ مارچ ۱۹۵۲ء یوم کینہ بوقت چار بجے شام مقام
مکہش پور بر مکان علی دارث خاں صاحب دارثی کے آپ نے اپنے دست ببارک سے احرام شریف
مرحت فرمایا۔ اس کے بعد پھر آپ نے کسی کو احرام شریف نہیں دیا احرام شریف لینے کی خواہش میں کئی
آدمی آئے احرام شریف لے کر کے مجھے احرام شریف بامددہ دیجئے لیکن آپ نے کسی کی درخواست
منظور نہیں فرمایا زاپس کر دیا سیرے بعد بھر کسی کی احرام پوشاک آپ کے ذریعہ نہیں ہوئی۔ قبلہ میان کی پانچ
یادگار سیرے جسم پر ہے۔ بہر حال بمقام پہنہ بر مکان علی دارث خاں صاحب دارثی جگہش پوری کے
مورخہ ۱۶ ارذی الحجہ ۱۳۷۸ھ محبوب کو کچھ بخار کی شکایت ہوئی اور مرض شدت سے روندہ بر دز بڑھتا ہوا گیا جو
جنون دوائی کی حیثیت مورخہ ۱۳۷۸ھ مطابق مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۵۲ء یوم شنبہ ۲ دن
اگذر کرشب مکہش بوقت مہجکر چالیس منٹ پر آپ کے قفس جسد کی سے خائر دفعہ پُر فتوح نے پردار
کیا۔ **وَإِنَّا لِكُلِّ هَمٍّ بِرَأْسَ الْجُمُودِ**

چنانچہ حکیم فرید الدین صاحب تھا خاص جائی دارثی جگہش پوری و ماشر عبد الرحمن
صاحب دارثی جگہش پوری یہ دو نوں صاحبان شام کی گاڑی سے قرب پانچ بجے پہنہ آئے
تھے حکیم صاحب اور ماشر صاحب اور یہ مد نصیب راقم یہی قیروں آدمیوں نے عنسل دیکھ احرام
شریف معا لنگوٹھ زیب جسم کر کے لاش ببارک تابوت میں رکھی پھر نماز جنازہ حکیم صاحب
نے پڑھائی بر دز مکہش پہنہ سے پانچ بجے شام کی گاڑی میں لاش ببارک کوئے کر چلے ہمراہ میں
ایک علی خاں صاحب دارثی ایڈ دیکھ۔ علی دارث خاں صاحب دارثی۔ عبد الرحیم خاں صاحب
دارث پہنہ سے روانہ ہوئے جب سٹہ ہا باز استشنا پر گاڑی بہر پچھی تو دبائل سے جہاں
ڈوار اکسن صاحب دارثی شوز مرچنٹ چڑلوی ہمراہ ہو گئے قرب محل بجے دن بر دز دشنبہ
کم لوگ لاش ببارک کوئے کر دیوہ شریف پڑھئے وہاں قبل سے آپ کے خوش واقفہ بقاعدہ
چھرائیوں سے آگئے تھے اور چھر آدمی جو آپ کے ذریعہ داخل سلسلہ تھے وہ دلبی سے تشریف
ائے تھے دیوہ شریف میں وہ لوگ موجود تھے لاش ببارک کو عالم پناہ کے پائیں تھیں جائی کے
اندر سہری کے وہ زیب رکھنی گئی پھر جناب شاہزادی شاہ صاحب دارثی نے قبلہ میان صاحب کے

سلام ادل کو پڑھا پھر لاش بارک کے لئے کہ باہر آستا نہ شرافت کے چھپو ترہ پر جانب مشرق رکھی
گئی اُس کے بعد پھر تین بجے سہر پر کونا ز جنازہ پورہ دھری مولوی محمد علیم اشرف صاحب پیار
بارہ نیکی سکر شری آستا نہ ہر سٹ دیوہ شرافت نے پڑھا اُس کے بعد پھر لاش بارک کو آستانہ شرافت
جالی کے اندر تغیریں مسہری سرکار عالم پناہ کے تدموں میں رکھی گئی اور پھر جناب شاہزادی شاہ
صاحب نے پھر دہی سلام ادل پڑھا اس وقت ایک سکوت کا عالم سب پر طاری تھا اُس
کے بعد ہم لوگ لاش بارک کوئے کہ پھر ایوں ردانہ ہوئے اور پہنچ سے جو لوگ اہم رہ لاش بارک
کے آئے تھے وہ لوگ دیوہ شرافت ہی سے اپنے رکان والیں جو گئے جب لاش بارک کوئے کہ
لکھو پھوپھے تو آپ کے خوش و اقارب کو بچہ بوسیم گرامی خیال گذا کہ لاش بارک خراب
نہ ہو جائے۔

لہذا میڈیکل ڈاکٹر سے انگلشن لاؤادیا جائے جب ڈاکٹر صاحب تشریف لائے تو مجھے
سے کہا آپ تابوت کھوں دیکھئے تو میں لاش کو دیکھوں میں نے تابوت کا تختہ روپ سے علیحدہ کر دیا
پھر ڈاکٹر صاحب جا پہنچ کر لفٹ لگے جب خوب اچھی طرح سے ڈاکٹر صاحب دیکھ پکے تو بود۔ کہ دیہ
لاش خراب ہونے والی نہیں ہے نا در نہ ہو گی آپ چاہئے جتنے دن رکھیں اس لئے انگلشن و عزیزہ کی
حسرت نہیں ہے اور نہ ہرگی آپ شوق سے لاش کو جہاں لے جانا چاہتے ہیں لے جائیں، پھر ہم لوگ
رات کی ٹھاٹی سی لکھڑی سے روانہ ہوئے قریب ڈیڑھ بجے دن کو شنبہ مراد آباد پھوپھے پھر دہاں
سے بذریعہ لاری لاش بارک کوئے کہ قریب ساڑھے جیھے بخ شام کو زخم ایوں پھوپھے قفسہ کے لوگ
قریب قریب سمجھی زیارت کے لئے آئے پھر نماز جنازہ مولانا ظہر علی صاحب پھر ایوں نے پڑھا اُس
کے بعد قبر میں بھی ایک طرف یہی بد نصیب راقم اور درس ناطق چور دھری غفتغیر حسین خاں صاحب
دار غوث بن میاں اُترے بھتائیت جبید الہر کو تمود دنوں نے قبر میں رکھا تب پہاڑ شنبہ ۲۵ جنوری
منٹ پر آپ خانقاہ وارثی میں پروردخاک ہوئے۔

چنانچہ یہ مادہ تاریخ ہے۔ **فَأَمْرَأْتُ أَلْخَلَدْ**
۳۲۷۴ **بِهِجْرِي**

ایک مقبرہ کے اندر تین مزار شریف ہیں امکی مزار شریف جو دریان میں ہے۔ وہ ایک والد ماجد صاحب ہے اور آپ اپنے والد ماجد صاحب کے دامنے جانب پھر کی طرف آرام فرمادے ہیں۔ اور پورب کی جانب جو مزار شریف ہے وہ آپ کے سماں شریف صاحب جو آپ ہی کے ذریعہ داخل سلسلہ اور احراام پوش فقیر تھیں صابرہ شاہ صاحبہ وارثیہ اُن کا نام تھا وہ اپنے والد ماجد صاحب کے بائیں جانب آرام فرمادے ہیں اور دریان میں آپ کے والد ماجد صاحب آرام فرمادے ہیں۔

مختصر تاریخ مولانا کولیاں والیہ

حضرت مولانا عطاء اللہ پناہ کے دست مبارک میں عطا ہوا

○ جن سنت قیم شاہ صاحبہ وارثیہ آپ خاندان رو سانچھرست تھیں عین شب بیس احراام پوش ہوئیں آپ صاحب کشف ذکر امداد تھیں دربار داشتی میں آپ کا بڑا اعزاز تھا۔ آپ کا مزار شریف قبہ فتح پور ضلع بارہ بندگی میں زیارت گاہ خاص دعا میں ہے آپ کا سالانہ عرس شریف بھی ہوتا ہے۔

○ جن احمد شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا دلن منک آباد تھا دہیں دصال ہوا۔

○ جن بیان اللہ والی شاہ صاحبہ وارثیہ جمیری آپ بھی حضور کی خرقہ پوش تھیں۔ آپ کی صاحب نظر ہونے کی عام شہرت ہے آپ کا مزار شریف صحن خواجه غریب نواز میں ضمیمے بخش دیدہ طالبین ہے۔

○ جن پاچھی شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا دلن فرخ آباد تھا آپ آخر عمر میں ہنا یت با فین بندوبہ گذری ہیں آپ کا مزار شریف لکھنؤ میں ہے۔

جمن شنی بی بی شاہ صاحبہ وارثیہ آپ خاندان خواجہ کان آعنلم گذھکی مائی ناز خاتون تھیں اول عمری سے سرکار کی محبت میں فقیر ہوئیں اور جہہ وقت خیال مرشد مسیح و مدد فرقہ رسمی تھیں وہیں رحلت فرمائیں۔

جمن احمد شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا دلن اٹیں میں تھا وہیں رحلت فرمائی۔

جمن گنام شاہ صاحبہ وارثیہ آپ حاجی سالین شاہ صاحب وارثی کی مسکونی تھیں اور سرکار عالم پیارہ ہوئی تھیں آپنے دلن گوڈھ میں سیال صدر الدین شاہ صاحب کی درگاہ میں قیام پڑی تھیں بعد وصال حاجی سالین شاہ صاحب وارثی کے بائیں جانب آپ کا مزار شریف ہے وصال آپ کا مورخہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۶۸ء کو ہوا۔

جمن گلر ارشاد صاحبہ وارثیہ آپ کا زانپارہ میں نیام تھا بعد وصال وہیں دفن ہوئیں۔

جمن احمد شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا پورہ میں تھا آپ دائی روزہ دار تھیں رحلت فرمائیں۔

جمن بگڑے دل شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا قیام محمد آباد میں تھا وہیں رحلت فرمائی۔

جمن الحب والی شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا نیام سہار پور میں تھا وہیں رحلت فرمائی۔

صادق شاہ صاحبہ وارثیہ گوڈھ میں درگاہ میال صدر الدین شاہ صاحب وارثی کے قیام تھا وہیں رحلت فرمائی۔

رسیم شاہ صاحبہ وارثیہ سیاحی میں کسی مقام پر رحلت فرمائیں۔

احمد شاہ صاحبہ وارثیہ آپ نواحی بارہ بیکی میں تھیں اور وہیں رحلت فرمائیں۔

جمن سید الی احمد شاہ صاحبہ وارثیہ آپ سید عبدالارشاد صاحب دارالحکم تخلص تحریر وارثی کی اہلیت تھیں اور سرکار عالم پیارہ کی فقیر تھیں رحلت فرمائیں۔

جمن حمود شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا قیام وہیں تھا میں مراد آبائیں تھا وہیں رحلت فرمائیں۔

مقبول شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا دلن دیوبند شریف تھا وہیں بعد وصال نزد آستانہ شریف

اپنے مکان میں دفن ہوئیں۔
و لفظین شاہ صاحبہ وارثیہ آپ نے سہیشہ سہیشہ تیسرے روز غذا آنادل فرمائی اور اسی ریاست
و مجاہدہ میں رحلت فرمائیں۔

جمن بدهنا شاہ صاحبہ وارثیہ آپ مجددب سعیف زبان تھیں سرکار عالم پناہ کی خدمت
گزاری کا بھی شرف حاصل تھا سیاست عرب میں رحلت فرمائیں۔

جمن بی بی وارثیہ شاہ صاحبہ وارثیہ آپ تیس سال سے زیادہ ایک مقام پر بٹھی رہیں بعد
یہ نگام سیاست علمی گڑھ میں رحلت فرمائیں۔

جمن کینہ شاہ صاحبہ وارثیہ آپ حافظ گلاب شاہ صاحب دارالیٰ کی ذخیرت تھیں سرکار
عالم پناہ کی خرقہ پوش تھیں اکبر آباد میں آپ نے رحلت فرمائی مراد شریف آپ کا قرستان پچکوئیاں
میں زیارت گاہ خلاائق ہے۔

بھولی شاہ صاحبہ وارثیہ آپ بجالت سماجی کسی مقام پر وصال فرمائیں وغیرہ وغیرہ۔
(لوسٹ) عورتوں کا رہاں ایسی خرقہ تھیں۔ شاور دوپہر زرد زمگ کا یہی عورتوں کے لئے حرام
شرافیت ہے۔

مختصر فہرست فہرست وارثی سدا سہماں جتنکو کہ

حضور قیامتہ عالم کے وصیت سہما کئے احرام شریف عطا ہوا

میاں یار شاہ صاحب وارثی سدا سہماں بجالت سماجی کسی مقام پر وصال فرطیا

میاں طالب شاہ صاحب وارثی سدا سہماں سماجی میں وصال ہوا۔

میاں جواہر شاہ صاحب وارثی سدا سہماں سید سیاست میں وصال فرمایا۔

میاں بھوارٹ و شاہ صاحب وارثی سدا سہماں مقیم موقع سہماں ضلع بارہ بکی مجددب سالک

- میفت زبان تھے وہ موضع سہای میں وصال فرمایا وہی دفن ہوئے۔
- میاں حجم علی شاہ صاحب وارثی سداہماگ ملیح آباد میں وصال فرمایا وہی مدفن ہوئے۔
- میاں مسکین شاہ صاحب وارثی سداہماگ سست سیاحی میں وصال ہوا
- میاں عبدالرحیم شاہ صاحب وارثی سداہماگ آپ کامزار شریف بالشہ شریف میں ہے۔
- میاں نور علی شاہ صاحب وارثی سداہماگ سیاحی میں پر وصال فرمایا۔
- میاں غریب شاہ صاحب وارثی سداہماگ سیاحی میں وصال ہوا وغیرہ وغیرہ۔

محضہ صفر مرست قصر اُر وارثی اجتنہ ہن کو حضور قطبیہ عالم
کے وسٹت مبارک سے احرام شریف عطا ہوا۔ اکابرین سلطنت کی تحقیق

و مشاہدہ کے مطابق درج ہے!

- میاں عبداللہ شاہ صاحب وارثی مقیم مسجد ذوالفقار علی صاحب دیوہ شریف۔
- میاں زین العابدین شاہ صاحب وارثی مقیم مسجد نزد آستانہ دیوہ شریف۔
- میاں حجف شاہ صاحب وارثی مقیم بجائے لا معلوم۔
- میاں کاظم شاہ صاحب وارثی مقیم آستانہ عائیہ دیوہ شریف۔
- میاں سلیم شاہ صاحب وارثی مقیم لکھنؤ وغیرہم وغیرہم۔

اصل یہ ہے کہ گردہ دارثی ایک ایسا نیستان نامتناہی اور میدان غیر محدود ہے کہ جہاں یہ
 پڑھنا قطع ناممکن و محال ہے کہ اس جنگل میں کس کس قسم کے ذخائر و خزانے محفوظ ہیں جہاں
 دیکھئے آپ کے دیوانوں کی ٹوپیاں موجود اور جبد ہر دیکھئے فروض یا مبتکان دارثیہ کی ایک حریت
 انگریز دنیا آباد ہے۔ ہندوستان میں جس تدریں انہیں خانقاہیں اور مقابر عالمیشان اب تک
 تغیر ہوئے ہیں۔ اُن میں عام طور پر شاہان وقت اور صاحبان ستوں و ائمہ اور کامداد و کوشش نے

کام کیا ہے مگر آستانہ دارثی ہی اکیپ ایسا آستانہ عالیہ ہے جو باور جو دا اس درجہ طویل دعویٰ عین پتہ
دانہ تائے خوبصورت ہونے کے صرف غلامان دارثیہ کی سہیت دسمی کا قابل فخر نہ نہ ہے سر کا۔
دارثی سے اُن افراد کو حبzaء خاص مرحمت مرواد فضل الہی ہر حال میں مُرن کے شامل حال ہے
جن کی جان توڑ کوششوں نے روضہ اقدام کی تعییل ہماری آنکھوں کو دکھائے حق یہ ہے کہ
جیسے صاحب آستانہ عالیہ کی شان و خوکت تمام عالم سے زالمی تھی اُسی طرح سے آستانہ شریف
بھی اپنا نظر آپ ہے۔

لِطَامُ آسْتَانَةِ شَرِيفٍ

آستانہ شریف کے متعلق اکیپ ٹرسٹ کمیٹی ایک ایسو سی ایشن اکیپ حلقة فقراء والی
ہے ٹرسٹ کمیٹی کا کام آستانہ شریف اور اس کے متعلقہات کو اچھی طرح رکھا اور ایسی ترقی اس
میں کرنا جو بمعاذ سرمایہ ہو و نیز نظم ضروریات و جلد انتظامات کی نگہداشت ہے۔
ایسو سی ایشن کے فرض ٹرسٹ کمیٹی کو ہر قسم کی امداد دنیا نہ رعنہ الفضور دت روپیہ فراہم کرنا ہے
ایسو سی ایشن کے مبران کی تعداد ہزار زل سے زیادہ ہیں جس میں عرب بے کے بڑے بڑے
ادلوالعزم اور جان شارشان میں جس کے انتظامات و ضروریات آستانہ شریف کو نہایت دلچسپی کے
ساتھ دیکھتے ہیں اور یہ پوچھی آستانہ شریف ان کا خاص مقصد ہے۔

چنانچہ ایسو سی ایشن ہی نے اس وقت جوہ جات کی یقین آستانہ شریف اور دیوار حد بندی کی
تعمیل کی ہے۔ ایسو سی ایشن کا دفتر متصل آستانہ شریف ہے اور اسی مکان میں کتب
خانہ و ذخیرہ برکات بھی محفوظ ہیں۔

حلقة فقراء ائمہ دارثی کا یہ کام ہے کہ حتی الامکان فقراء طبقی کی اصلاح میں کوشش
کرے اور جو لوگ خود ساختہ فقراء در خود ساختہ احسرام پوش بن گئے اُن کو باقاعدہ داخل
سلسلہ عالیہ کر کے تعلیم و تربیت خاندان دارثیہ سے لاعلم نہ رہنے دے اور جو حضرات اس پر دہ

میں بندگان خدا کو بہکانے اور اعزا کرنے کے باقی ہوں ان کو بدرابھی سے باز رہنے کی کوشش کرے اور خود تو سینے سدلہ دار شیخ عالیہ کے تعلق کا ردالی مناسب و لذت و رحی عمل میں لا تارہنے اس حلقة میں اکیں صدر حلقہ اکیں نائب صدر حلقہ اکیں ناظم اکیں نائب ناظم حلقہ ہے اور اس حلقة کا جلسہ بھی زمانہ عرس شریف ماہ صفر المظفر میں ہوتا ہے جس میں سالانہ کارروائی پیش ہو کر منظور ہوتی ہے اور آئینہ کے واسطے حسب ضرورت دستور العمل مرتب ہوتا ہے اسی عنقہ کے ذریعہ سے فقراءٰ حلقہ میں سے آستانہ شریف کے خدمت کے لئے خدام تجویز ہوتے ہیں جو سال بھرا پنجی اپنی باری سے خدمات آستانہ شریف انجام دیتے ہیں۔ ماہ چوتی میں عرض حلقہ فقراءٰ دارثی کے اہتمام والفارم سے زینگرانی ٹرست کیسی ایک عرس ہوتا ہے زمانہ عرس شریف ماہ صفر المظفر دسمبر کا تک جو کارروائی آستانہ شریف پر ہوتی ہے۔ اس میں صاحب آستانہ شریف کے مذاق کا پورا لحاظ مدنظر رکھا جاتا ہے اور تقیم تبرکات دعیرہ بھی اُسی طور پر جاری ہے جیسا کہ قبل وصال سرکار عالم پناہ کے جاری تھا قل شریف ماہ واری دنیز دیگر تقاریب آستانہ شریف کی صراحت نقشہ ذیل سے ہوتی ہے اور ہوگی۔

لُقْسَه لِهَا رِبِّ سَالٌ ثَمَّ آسْتَانَه عَالِيَه

عربی ہمینے کی ہر ۲۹ تاریخ کو محفل سیلا دشیریت اور بشریت روایت ہال چار بجکر ۱۵ منٹ پر علی الصبح قل شریف سرکار عالم پناہ کا ہوتا ہے اور اسی پسیں ہر کم کو مزار شریف پر بلوس کے ساتھ چادر پیش کی جاتی ہے اور مابین عصر و مغرب بھر قل شریف ہوتا ہے ماہ محرم الحرام یکم تا دہم لٹگر حلیم و فاتحہ شہداء کربلا و اربعہ تمادہم سبیل و لنگر خانہ پاؤ داز نہم تا دہم بجا س عزا ۲۰ محرم الحرام مرکشم آغاز عرس شریف ماہ صفر المظفر سیلا دشیریت و بجاس سماع یکم صفر المظفر چار بجکر ۱۵ منٹ پر قل شریف سرکار عالم پناہ بعد نماز ظہر جلوس صندل و چادر و غسل مزاد اقدس ۲۰ صفر المظفر قل شریف جلد مرحوم میں غلامان دارثی رحمۃ اللہ علیہ آخری چہار شبیہ سیلا دشیریت ۲۰ صفر المظفر ذکر شہادت امام حسن علیہ السلام و

مراسم چهلم شہد ائے کر بلا تعزیہ سبیل محلہ از کیم تا دہم ماہ ربیع الاول کو حبوس چادر مزار
مبارک اور روشنی دا آتش بازی ۱۱ ربیع الثانی محفل ذکر حضرت عنوث پاک رضی اللہ عنہ و
مزار مبارک اور روشنی ۲۶ ربیع المحرج قتل شریف حضرت خواجہ عزیب نوازا جمیری قدس
سرہ ۱۷ ربیع الاول معظم فاتحہ بزرگان نبی حسنورا امام الادیبا و پیران سلاسل قادریہ رضا فیہ حدیثیہ
نظمیہ و نقشبندیہ سہروردیہ بوقت شب آتشبازی ۳۰ ربیع الاول مبارک بوقت شام ذکر علت
حضرت خاتون حبنت ناطقہ زبرہ رضی اللہ عنہا اکیسویں شب رمضان المبارک محفل وفات حضرت
مولائے کائنات علی ششلکشا کرم اللہ وجہ ۲۶ ربیع الاول مبارک شبینہ ختم قرآن مجید در سجدۃ است
آستانہ شریف کیم شوال المکرم چادر قتل شریف و لنگر سویاں ۱۰ فریضی الحجۃ فربانی مسیا بن سردار
عالم پناہ چادر آتشبازی ماہ چیت سدی ۲۷ ربیع الاول غایت ۱۱ آتش بازی قتل شریف
و غسل مرد اشریف سیلہ کا تک ۲۴ ربیع الاول غایت ۹ مراسم عرس شریف دیلا اشریف وغیرہ
وغیرہ

وَمَا كَأْفِيقُ إِلَّا بِاللَّهِ طَه

تو احمد و حضور الیاذ صالحہ فقرائے وارثی

مقام دلوہ شریف صلح پارہ بیکی

دفعہ ۱۱ اس حلقة کا نام حلقة فقرائے وارثی ہے۔

دفعہ ۲ مقاصد داعڑا اس حلقة کے ہے اس۔

الف حضرت سرکار عالم پناہ حابی حافظہ سید وارث علیشاہ صاحب ہنفلہ، لشڑذکہ کی
خصوص روحاںی اعلیٰیات کی تدوین اور تلقین باقید مذہب
ہدایات و احکام طریقہ وارثی کی تعمیل و تلقین خصوصاً بحکم سرکاری کہ ہمارا کوئی سجادہ
نشیں ہیں ہو سکتا اس کی کامل طور پر پابندی

ج ذخیرہ برکات سرکار عالم پناہ کی تلاش و اجتناب اور قران کا احترام و تحفظ کامل۔

ج آستانہ فیض کاشت نہ کی خوبست اور اس کی ترقی کی کوشش کرنا اور ترستہ کیتی کو ہر
امکانی مرد دنیا اور ضروریات کی جانب خاص طور پر توجہ کرنا

د فقرائے وارثی میں اگردار داریابی باہمی کی حصی بلیغ کرنا

د فقرائے وارثی کے مراتب کا الحافظ

د فقرائے وارثی کو ہر قسم کی امرکانی مدد کرنا

ح فقرائے وارثی کی تیار رداری پھیزہ تلقین کا اہتمام کرنا دنیز عالم فقراء و مسکین کا انتظام کرنا

ط اس حلقة کو ملکی سیاست سے کبھی کوئی تعلق نہ ہو گا سر

س فقرائے وارثی کو بتا با امکان بے اعتدالیوں سے رد کرنا

ب سیداً چیت جو خاص طور پر سجانب حلقة ہوتا ہے اس کا انصراف و انظام اور نیز

وہ عرض جو ذیگر اصلاح میں غلامان وارثی نے سفر کئے ہیں انکی اصلاح و ترقی کی کوشش

۱۔ چونکہ فریضان دارثی سے بلا قید تدبیر ارادتمند مستفیض ہوئے تھے جن میں علاوہ مسلمانوں کے سینہ دعاویٰ یہودی، پارسی وغیرہ بھی شامل تھا اس نے فقراء دارثی کے لئے بھی اس کی تعلیمیہ لازمی ہے۔

۲۔ چونکہ حضور کے وصال کی تاریخ کم صفر المظفر ۲۳ھ مطابق، امر حضرت سعیدت ہے اسی مناسبت سے علاوہ عس شریف ماہ صفر المظفر کے جو منجانب ٹرست کیشی ہوتا ہے فقراء دارثی نے، ارتاریخ ماہ حضرت اس یادگار کے تائماً رکھنے کو رکھی ہے اور بنیظوری ٹرست کیشی یا ملہ حضرت آستانا اللہ س پر ہوتا ہے۔ جس اخراجات کا نام دکال انتظام فقراء دارثی کرتے ہیں

شراوط شرکت حلقہ

الف اقامت مہران حلقہ دفعہ ۳

(۱) رکن ۲۵، رفیق ۲۵، معادن

اس حلقہ کے مخصوص رکن احرام پوش ہوں گے جن کو خرچہ فقر خاص حضور قبلہ عالم پناہ کے دست عطا پا ش سے ملا ہوگا۔

ب ٹرست رفقاء حلقہ جن کا بیان آگئے آتا ہے وہ بھی اراکین کی خاص اجازت سے جماعت اراکین میں شامل کئے جاسکتے ہیں۔

ج اراکین حلقہ کے احرام پوش رفیق حلقہ کے نام سے موسم ہوں گے۔

ذ ٹرست اور دیگر فقراء بھی جن کو اراکین اپنے کسی جلسہ میں نامزد کر دیں گے وہ جماعت رفقاء میں شامل ہوں گے۔

د غیر احرام پوش حضرات جو بھانڈا ہمدردی شرکیہ ہونا چاہیے اس کے وہ کم سے کم ایک رد پیس لالہ فیں ادا کرنے پر شرکیہ حلقہ ہو سکیں گے وہ معادن حلقہ کے نام سے موسم ہوں گے۔

مشیطہ حلقہ

د فوہہ الف) اس حلقہ کے عہدیدار ایک صدر۔ ایک نائب صدر ایک ناظم ایک خازن ایک مشیر قانون ہو اکریں گے۔

(ب) عہدیداران باستثنائے خازن و نائب ناظم جماعت اراکین سے منتخب ہو اکریں گے لیکن نائب ناظم جماعت رفقا میں سے بھی منتخب ہو سکے گا۔ خازن ہمیشہ سماوین جماعت معاوین سے ہو گا۔

ج) سرکار عالم پناہ کا دیر نیا احرام پوش تابقائے حیات ظاہری صدر حلقہ ہو گا اور اس کا جائزین بھی اسی اعتبار سے لیا جائے گا مگر سرکاری احرام پوش نہ ملنے کی صورت میں صدر حلقہ تین سال کے لئے اُن رفقا میں سے منتخب ہو اکرے گا۔ جو اس سزا زدی طور پر جماعت اراکین میں شامل کرنے گئے ہوں گے۔

د) نائب صدر حلقہ اراکین حلقہ میں سے مدت تین سال کے لئے منتخب ہو گا۔

د) نائب ناظم اراکین حلقہ میں سے یا رتفاقی جماعت سے تین سال کے لئے منتخب ہو گا۔

ز) معاوین حلقہ میں سے خازن حلقہ تین سال کے لئے منتخب ہو گا۔

ح) مشیر قانونی کوئی وکالت پیشہ شخص ہو سکتا ہے اسی کو وہ معاوین حلقہ ہو یا نہ ہو اس کا انتخاب مجلس عہدہ کریں گے۔

ن) ناظم حلقہ اراکین میں سے تین سال کے لئے منتخب ہو گا۔

د فوہہ ب) حلقہ کا ایک سالانہ جلسہ موقوع میں ۱۰ کا تک ہو اکرے گا جسیں ناظم حلقہ سالانہ کا درجی پیش کرے گا۔

د فوہہ د) حلقہ کا خاص جلسہ ضرورت اُس وقت بھی ہو سکتا ہے جب کہ صدر حلقہ حکم دے یا کم از کم پانچ اراکین و رفقا مشترکہ طور پر تحریری سلطابہ کریں یہ جلسہ مخصوص تنقیع طلب امر پر غور کرے گا اور اس کا کو مردم پانچ اراکین و رفقا کی مجموعی شرکت سے پورا ہو گا۔

دفنہ ۱۸۵) مجلس شنبلہ کا طلبہ سہ ماہی چاند کی ۲۹ تاریخ بعد مغرب ہو اکرے گا اس کا کورم تین اراکین و رفقا کی مجرعی شرکت سے پورا ہو گا۔

دفنہ ۱۸۶) اگر میعاد معینہ ختم ہونے کے قبل عہدیداران حلقہ کی کوئی جگہ خالی ہو تو اراکین حلقہ کا خاص جلسہ باتی بدلت کے لئے دوسرا عہدیدار منتخب کرے گا۔

دفنہ ۱۸۷) میعاد معینہ ختم ہونے کے بعد دہی عہدہ دار دبارہ کبھی منتخب ہونے کے بعد مجاز ہو نگے۔

حصہ تعمیل و تلقین میں حلقہ ارشاد

دفنہ ۱۸۸) اراکین حلقہ اپنی و رفقا کی جماعت سے ایک یا ایک سے زائد اشخاص کو مختلف مقامات میں تعلیم و تلقین کے لئے متعین و مقرر فرماتے رہیں گے جن کے نگرانی کا حلقہ خاص نظر رکھے گا۔

دفنہ ۱۸۹) شخص یا اشخاص متعین کی طلب پر کسی خاص رکن کو برائے چند یوم خاص تعلیمات دیغیرہ کیلئے متعین کرنے کا حق مجلس شنبلہ کو مرو گا۔

دفنہ ۱۹۰) تحریرات دارثی کے متعلق جملہ غلط فہمیں کا زوال ابڑتی حسن کرتے رہنا حلقہ کا ادل وض ہو گا۔

دفنہ ۱۹۱) عام اور خاص احکامات دارثی کی پابندی کی تائید اور اس کی جاپن پر تال کا انتظام ہر مکن طریقہ سے کرنے کے لئے تین اراکین کی ایک جماعت احتساب ہو گی۔

دفنہ ۱۹۲) کسی رکن یا فرقہ حلقہ کے تعلق کامل تحقیقات کے بعد جماعت احتساب کو اگر تشقی بخش طور پر علوم ہو کہ مشربی یا اخلاقی فروگذشت سرزد ہوئی ہے تو اس کی اطلاع حلقہ کو دینی ہو گی جو ایک جلسہ خاص میں حسب حال اخلاقی سرزنش بجز کرے گا۔

دفنہ ۱۹۳) اگر سزاٹ بجوزہ جلسہ خاص کی تعمیل سے انکار یا خاص تعلیمات کی ضریح خلاف ورزی پائی ہو تو اس کی سزا عزل رکنیت یا عزل رفاقت تک ہو سکتی ہے مگر اس انتہائی کارروائی کا حق صرف حلقہ کے سالانہ جلسہ کو ہو گا۔

دفنہ ۱۹۴) مختلف زبانوں میں تعلیمات دارثی کو شائع کرنے کے لئے ایک مخلوط مجلس اراکین و رفقا و معاونین

کی زیر نگرانی حلقة ہوگی۔

دفعہ ۱۸) مستقرین کو تعلیمات دارثی کے متعلق تشکی نجاش جواب دینے کا انتظام کرنا حلقة کا فرض ہوگا۔

اخذیں رات و فرا میں

دفعہ ۱۹) حلقة کے جلسہ میں صرف اراکین و رفقاء کو رائے دینے کا حق ہوگا سوائے مسائل مالیات متعلق

حلقة جس میں معاونین کو اراکین و رفقاء کے ساتھ برابر رائے دینے کا حق ہوگا

دفعہ ۲۰) تعلیمات دارثی کے متعلق صرف اراکین کو رائے دینے کا حق ہوگا رفقاء اس کے متعلق انہمار خیال کر سکتے ہیں مگر اراکین کو شمار آرامیں اس کو شامل کرنے نہ کرنے کے مجاز ہونگے۔

دفعہ ۲۱) اراکین کو حق حاصل ہوگا کہ کسی رکن یا فریق حلقة کی کسی فرد گذاشت کی تحقیقات کریں اور ثبوت اس کی تحریری اطلاع ناظم حلقة کو دیں۔

دفعہ ۲۲) رفقاء کے حقوق کو حق حاصل ہوگا کہ صرف اپنی جماعت میں سے کسی فرد کی فریق گذاشت کی تحقیقات کریں اور ثبوت اس کی تحریری اطلاع ناظم حلقة کو دیں۔

دفعہ ۲۳) معاونین حصہ کو مالیات کے متعلق اراکین و رفقاء کے ساتھ پرنسپس کا مصادری حق ہوگا۔

دفعہ ۲۴) حقوق و اختیارات عدد حلقة حسب ذیل ہوں گے۔

۱) صدر حلپسہ ہر جلسہ کی صدارت کرنے گا۔

ب) صدر حلقة تہا تو اعد منصب طبق متعلقہ حلقة کی تعبیر کرنے والا ہوگا اور اس کی ابیرجیت ستم صحیحی جانتے گی۔

ج) صدر حلقة کو ضروری سوچ پر حلقة کے خاص بعد کے لئے حکم دینے کا اختیار ہوگا۔

۱) حکام دارثی کے متعلق اختیارات رائے کی صورت میں خاص اعلان کے ذریعہ صرف اراکین حلقة کو نافذ کی جائیں اس کا قرار دنیا صدر حلقة کا حق ہوگا۔

دفعہ ۲۶) اکی تعییں میں حکامات کا اعلان صدر حلقة فرمائیں گے

دفعہ ۲۷) فرائض ناظم حلقة حسب ذیل ہوں گے۔

۱) وفر طبقہ کی تنظیم ذمگرانی ناظم حلقة کے ذمہ ہوگی۔

ب اخراجات کی پوری پوری جو ابدی ناظم حلقة پر ہوگی۔

ج اوقات العقاد جلسہ ائمہ حلقة کا اعلان کرنا ناظم حلقة کا فرض ہو گا۔

د اطلاعات زیر دفعات ۲۲ و ۲۳ پانے کے بعد صدر حلقاتے العقاد جلسہ خاص تجویز کر کے اس کا اعلان کرنا حلقة ناظم کا فرض ہو گا۔

ه مجلس اشاعت کو ہر ممکن طرح سے مدد دنیا اور اُنکے کاموں میں آسانیاں ہم پہنچانا ناظم حلقة ناظم کا فرض ہو گا۔

دفعہ ۲۶ صدر حلقة کی عدم موجودگی میں نائب صدر حلقة کو اور حلقة ناظم کی عدم موجودگی میں نائب ناظم حلقة کو دہمی حقوق و اختیارات ہونگے جو صدر حلقة کی ناظم حلقة کو اعلیٰ قدر مراتب حاصل ہیں۔

مالیات حلقاتہ

دفعہ ۲۷ سرماہی حلقة فیس و عطیات پر مشتمل ہے۔

۲۸ فیس سالانہ و عطیات کی رسید پر وہی شخص یا اشخاص و تخطی کرنے کے مجاز ہوں گے جن کو اس کام کے لئے نامزد کرے گا۔

دفعہ ۲۹ حاذن اسی تعداد میں رتوات حوالہ ناظم کریا گا جس قدر برآمد کرنے کا ناظم کو حلقة مجاز کرے گا۔ ان رتوات کی رسید پیش کرنے کے بعد حاذن حجہ جو ابدی ہی سے برئی ہو گا۔

دفعہ ۳۰ سوائے ان رقم کے جو شخصی مدارت کے لئے مشروط کردئی گئی ہوں اور جو ان ہی مشروط بہایت میں صرف پسکیں گی۔ باقی جملہ عطیات اعزامی و مفت احمد حلقاتہ کے لئے صرف میں لائے جائیں گے۔

و فرمہ حلقاتہ

دفعہ ۳۱ دفتر حلقاتہ میں حسب ذیل حجہ ہوں گے جو ایکٹن ورتفا دعا دین کو ملاحظہ کرنے کے لئے مل سکیں گے۔

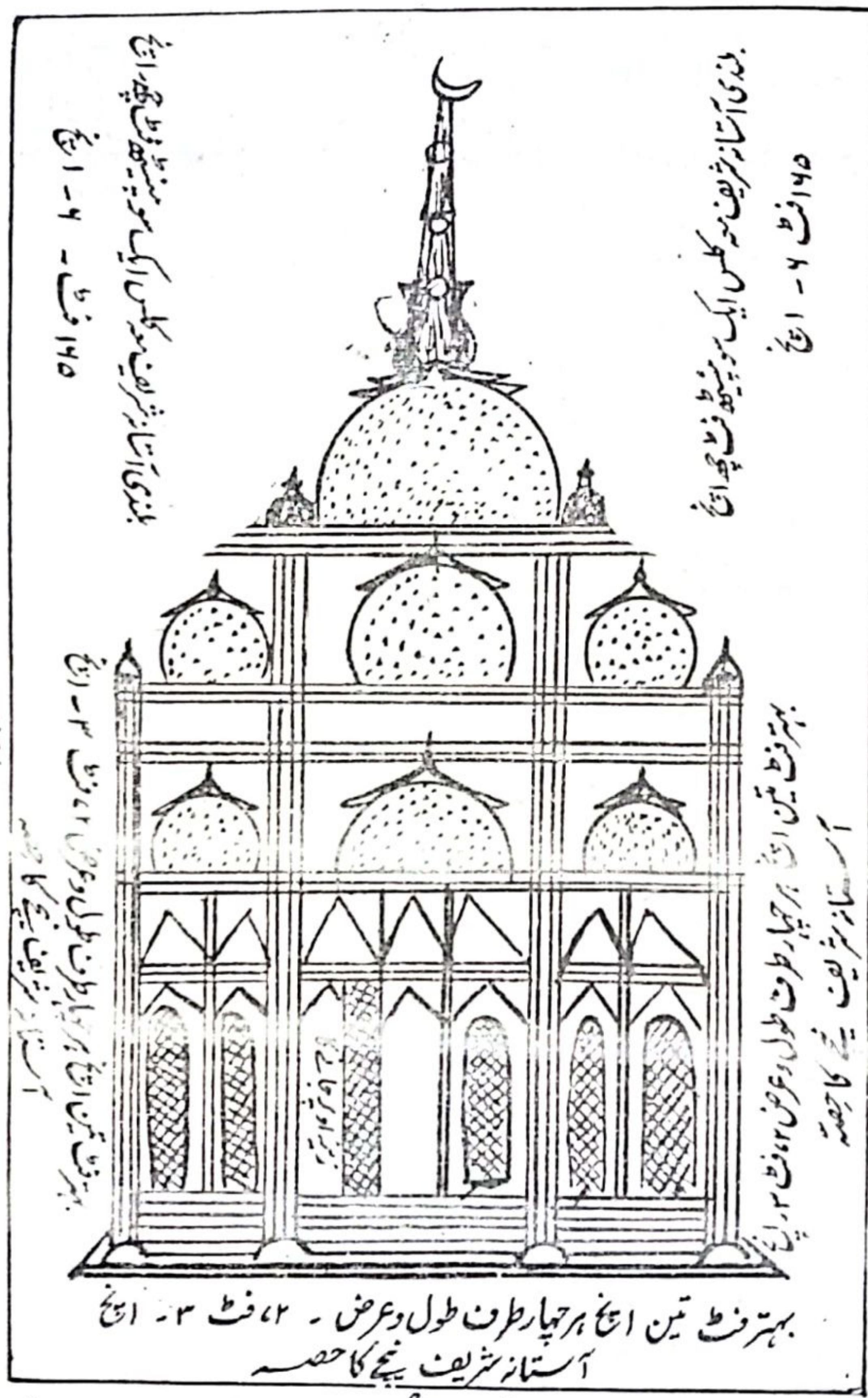
- ا) حسٹر فہرست اسلامی ارکین حلقہ نقید حروف تہجی
 ب) حسٹر فہرست اسلامی رفقاء حلقہ نقید حروف تہجی
 ج) حسٹر فہرست اسلامی معادن حلقہ مد پورا پہ
 د) حسٹر کارروائی جلسہ سالانہ
 ه) حسٹر کارروائی مجلس انتظامیہ
 و) حسٹر کارروائی شعبہ احتساب
 خ) حسٹر کارروائی مخلوق مجلس ارکین و رفقاء و معادن برائیہ اشاعت
 ح) حسٹر مراسلات
 ط) رسید و شنسی رسیدات حلقہ
 ی) حسٹر جمع و خرچ

اعلان ضم کمروری

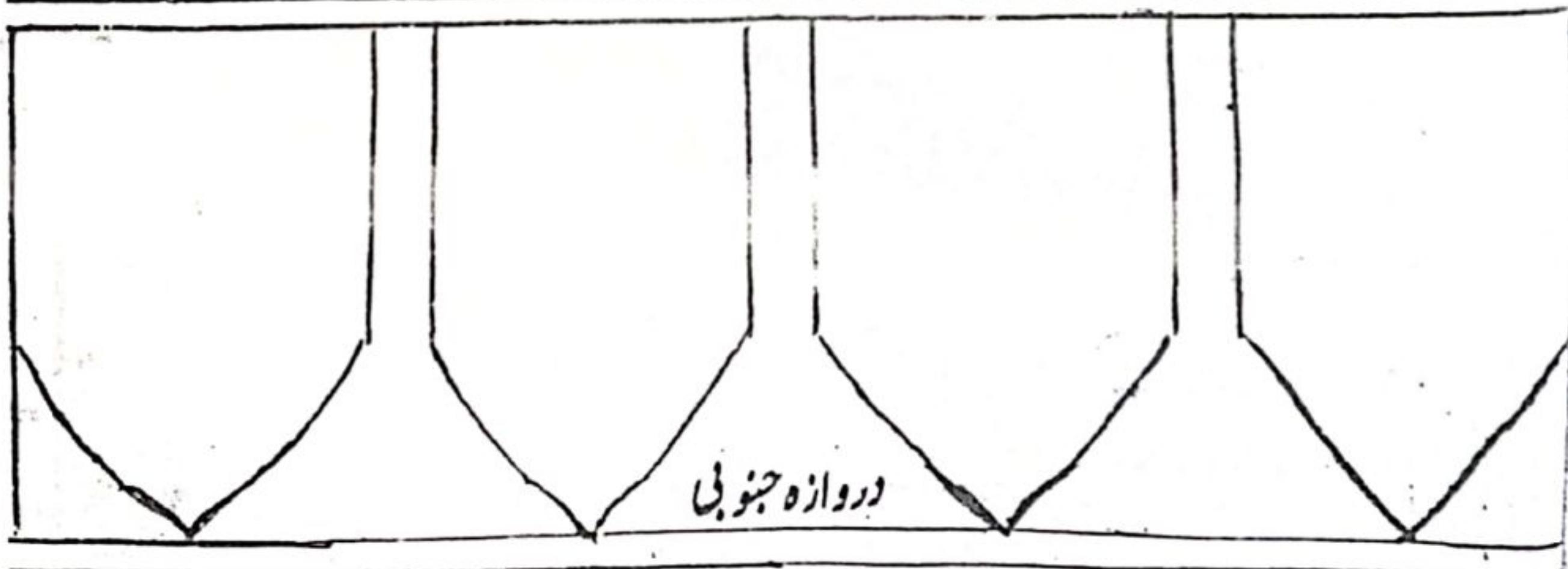
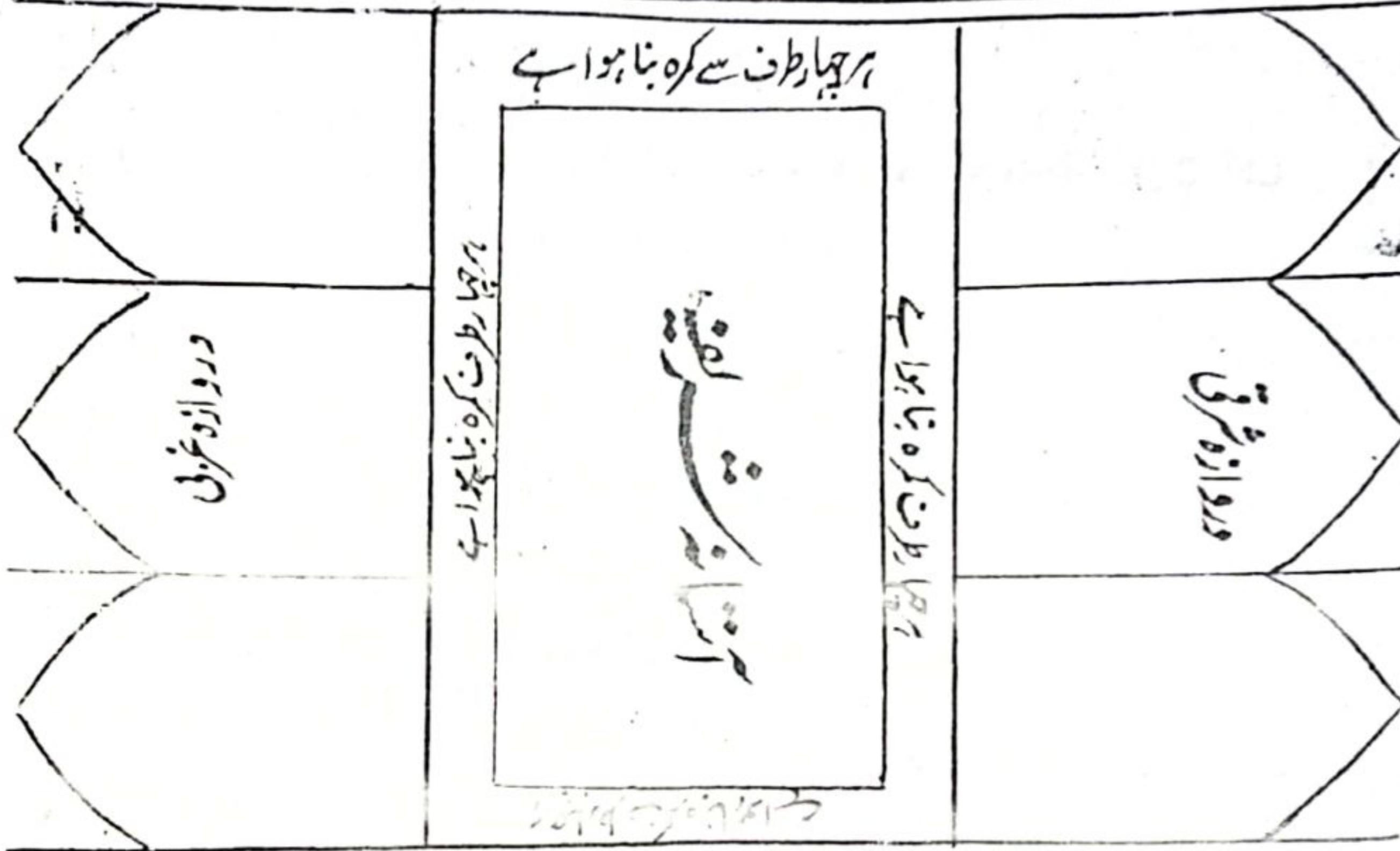
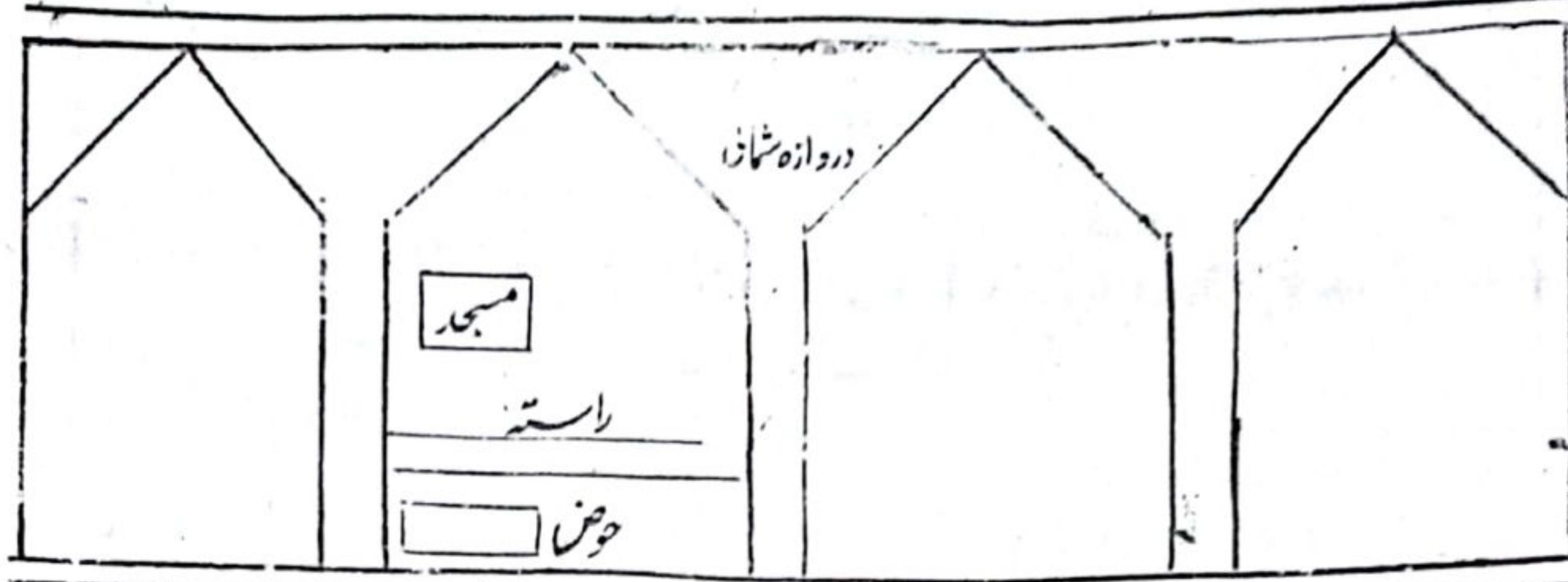
واضح باد کہ حلقہ فقراۓ داری کی حسٹری باضابطہ حسب منشاء ایکٹ ع ۲۱
 شدہ ۱۹۱۸ء میں ۲۳ جولائی ۱۹۱۸ء عہوگئی ہے اور کل فائض حلقہ ضابطے کے
 ساتھ انجام پاتے ہیں۔

رَأْمَمَ نَذَاهِبَ شاہ وَأَرْفَى عَلَيْهِ اللَّهُ عَزَّلَهُ

جیسا کہ اس کا نام اپنے پرستی اور احترام سے ملے جائے۔



شیخ - ۶ - فاطمہ ۱۱۹ - مکالمہ ارشادیہ شریعتیہ



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد و لعنت

لَقَدْ سَمِعَ اَنْوَاعُهُ وَلَعْنَاتٍ وَجَلَ جَلَالُهُ وَعَنَّةً لَوَالْعَرَفِ
وَلَعْنَتٌ يَا مُحَمَّدٌ اَكَانْتَ اَنْتَ اَكْلَمَيْ
خَضْرَوْتَ مُحَمَّدَ مَصْطَفِيَ اَحَمَدَ بْنُ حَبِّيْبٍ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ وَالْحُبَّابُ اَجْمَعِيْنَ قَالَ سَلَامُ عَلَى
مَنِ تَبَعَ الْفُلْذَى هُدَى هُدَى

الإِنْسَانُ كَمَا كَانَ إِنْسَانٌ!

حمد و لعنت کے بعد واضح ہو کہ انسان کا ملکی الاطلاق جناب سرور کائنات عالمیہ النسلوۃ
والسلام تھے جن کی تعلیم و تربیت کافہ امام کی بہانیت کے لئے خود پر وہ گار عالم نے کی روز
ازل سے ہی خداوند کریم نے سے ای افسوس و کرم اور مجتمع برکات و حسنات و صاحب سماں
و سدر کے دعین تو پیدا ذات برزخ بنا کر خاتم النبیین سیدنا نبی مسیح کا حظا ب عطا کیا۔
إِنَّمَا يَأْتِيهِمْ مَرْبِكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ تُلْقٍ هُوَ أَنْ يَنْهَا رَبُّ
كَمْ لَعِسَنْ فَلَمْ يَجِدْ أَيْكَمْ لَوْشَتْ کے لوکھڑے کو انسانیت کا جامہ پہنایا۔ خداون
تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ محض انسانیت اور الْإِنْسَانُ سُوئی دُانا سُوئکے
پورے صفات اور صاحب تکیں لو لا دی کئما خلق تھے آلا فلادی تھے خداوند کریم
نے ہم سب کی بہانیت کے لئے آپ کو بھیجا خدا ہمارا طالب اور اُسی سے ہمارا نہور ہے۔
لَنْتَ كَنْزَ الْخَفِيَّا فَأَخْبَيْتَ أَنْ أُثْرَفْ فَخَلَقْتَ الْخَلُقَ هُوَ

یہ ایک مخفی خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا۔

مَحْقُوتُ الْهَى كَذْكَرًا وَرَأْسَ كَشْرُوطٍ

مگر شرط یہ ہے کہ انسان قیل و قال اور نفسانیت کو پڑھ کر صاحب بہادیت و منہر بوجہت ہو کر عرفان الہی حاصل کرے مگر غیر اعلیٰ میں شئی عَوْنَوْنَ عَرَفَ ذَلِكَ فَقَدْ طَالَ سِسَانَةً جسے خدا نے تعالیٰ کو پہچانا اُس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی اور اپنی زبان کو بند کر لیتا ہے یا کھول دیتا ہے مگر جان لینا چاہیے کہ جب خدا نے تعالیٰ عیز مخلوق ہو کرنا چاہیے۔ مقام قاب اور مقام روح مخلوق ہیں۔ ان سب مقامات تے گذر کر مقام سترہ میں پہنچتا چاہیے جو مقام مخلوق ہے جہاں بندے کو اپنے پروردگار سے راز دنیا حاصل ہوتا ہے بندے اپنے رب کو یاد کرتا اور پروردگار اپنے بندے کو جیسا کہ اُس نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمائے فَاذْكُرْ وَنِيْ أَذْكُرْ كَمْ كَمْ وَشَكَرْ وَلِيْ وَكَنْكَدْرُونْ وَتُمْ يَاذْكُرْ میں یاد کروں گا مگر میں چاہیے کہ سیری سند کر گز کر کفران نہیں۔ اسی لئے زندگی یہ ہے بُغْدَادِ الْلَّهِ يَقْبِلُ اللَّهُ فَارِقُ النَّفْسِ۔ اپنا نفس چھوڑ کر تم خدا کی طرف آؤ خدا نفسانیت چھوڑنے والے کو اپنے پاس جگہ دیتا ہے۔ نفسانیت اور آرام ٹلبی کے تجھے خدا کے حقوق کا خون نہ کرے۔ خباب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے صَنْ لَهُ يَوْمَ دِيَارِ الصَّدِيقِ وَسَدَّ الدَّارِ الْمَهْرِ يَقْبِلُ اللَّهُ لَهُ فَوْضُ الْوُقْتِ جو کوئی خدا نے تعالیٰ کے تقریبہ فرض کو ادا نہ کرے خدا نے تعالیٰ اُس کی کوئی عبارت قبول نہیں کرتا مگر جس طرح یہ کرنا زندگانی کے بدن دیگر ذکر و ذکار قبول نہیں اسی طرح بد دن ذکر دا ذکار کے منازع قبول نہیں۔

اگرچہ اس طرح سے خالی مکریں لگاتے لگاتے پیچھے کیوں نہ پڑھی ہو جائے۔ سلطان الاذکار ذکر عین مخلوق برزخ اسم اللہ دا اسم لَهُ اسیم ہُو ہے ذکر ہُو سے فیقر مقام فنا فی اللہ میں غرق ہوتا ہے۔

بَدْوَنْ ذِكْرِهِ كَمْ هُرَسَ النَّسْرُ مَرْدَهُ بَدْوَنْ ذِكْرِهِ

اسکے لئے جناب سردار کا نتات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ کلی نفس پنج مرچ لغبیو ذکر اللہ
مکھوٰ میت یعنی بدون ذکر اللہ کے جو سانش نکلے وہ مردہ ہے۔ ذاکر صادق کا نفس ذکر کے سبب سے
یہ ہو جاتا ہے اور دل روح سیرا نسم اندھے ہے اور اسم اللہ تو حید ہے اور توحید غیر مخلوق ہے
جو مجدد اہلہ تو حید مطلق اسکی کو صاحب سیر کہتے ہیں۔

چرا چشمت نہ بیندِ خوشنیں را کرنے کشہ باید رہز را

عَلَمَكَ رَاهُ أَوْ مَرْشِدَكَ كَارَاهُ بِرَهْبُونَا

علم کیا ہے راہ ہے اور مرشد کیا ہے رہبر ہے راستہ بدون رہبر کے نہیں ہو سکتا اسی
سینہ جو خود راہ ہوتا ہے وہ مگر اس ہو جاتا ہے اور جو کسی کے سہراہ ہوتا ہے کامیاب ہوتا ہے
اسکی طرح طالب صادق مرشد کے ذریعہ اپنے مقامات طے کرتا ہے۔

پہلا مرتبہ اس کے لئے ننانی ایشخ اور دوسرا ننانی الرسول اور تیسرا ننانی استر کا ہوتا ہے
اس صحن و مقام و اذکر رَبِّكَ إِذَا أَنْتَ هُنَّ

بہر قت بیدار رہتا ہوں اور کسی وقت اس سے غافل نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اُن شَأْلَوْا
الْجَوَّحَتِيَّ تَقْنِيقَوْا فِيمَا تَحْبَبُوْنَ ۖ ۗ تَمَّ بھالی کہ اسی یادیج نہیں کیتے تاہم تیلہ تم اینی لیندہ دے سے نہیں
جز دل کو خرچ نہ کرو مگر لاگوں نے کیا سمجھا ہے کہ ہم بد دل اپنا جان دمال خرچ کے سارا سب دن
کر لیں گے۔ خدا نے تمامی فرمائی ہے طُوا وَ شَنُو لُوْا وَ لَكَ لَسْتُ فُؤْدَ رَانَةُ لَا يُحِبُّ الْمُنْسَهُ فِينَ
تم بقدر حضورت کھاؤ دو در پی اور بیجا صرف نہ کرو۔ مگر نفس و شیطان کیا کہتا ہے۔ غوب کھانا د اور
بیو اور خدا کی رہم میں کچھ بھی نہ دو یہ نہیں جانتے کہ امکیں روز آئیں مرنے ہے خدا کو منہود کھانا ہے اسے

اُسے کیا جواب دیں گے الْمَوْتُ حِسْبُهُ لَوْصِلُ الْجَنَّةِ اِذْ الْجَنَّةِ موت ایک پیل جود و سرت کو دوست سے ملتا ہے۔ کل نقشِ ذَا الفَتْحِ فِي الْمَوْتِ ہر ایک جان موت کا مرد چکنے والی ہے۔ بالکل فردگذاشت کئے ہوئے ہیں ساغر غفت پی کرست ہو رہے ہیں مخلوقِ حق کے سامنے خالق کا حق بھولے ہونے ایں جس کا نتیجہ یہ نہ تا ہے عن کائنات فی ھندوہ اعمَّى فَهُوَ فِي الْأَخْرَى لَا كَغْيَى جو دنیا میں خدا سے غافل رہا؛ آخرت میں کبھی خدا سے غافل رہے گا۔

اہلِ عِلْمٍ اور اہلِ فُتُحٍ کا سیان

اہلِ عِلْمٍ کیا ہیں اہلِ روایت اور اہلِ فُتُحٍ کیا ہدایت روایت ہدایت کے لئے ہے نہ کہ طلب زوال کے لئے خُبِّ دینار و رم مگر اہی اور بدعت ہے جس کے لئے جناب سردار کائنات ملیہ الصلوٰۃ وَ السَّلَامُ نَزَّلَ عَنْهُ هُنَّ لَا لَهُ تُفْلِذُ لَهُ فِي الدُّنْيَا إِنْ بَدَعَتْ مُنْزَلِی
ہے درزِ خمس پر مکانی

شیطان صحیح کے وقت طبلہ بجا تا اور دنیا کو زیب دزیست سے گراستہ کر کے اُس کے طالبوں کے سلنے لاتا ہے اہل ہوا و ہوس اس سے بغلیکہ موت ہے اس سے باہم کرتے ہیں اور ہر دو روز اسی کا ذکر و تذکرہ کرتے رہتے ہیں شیطان حوش ہوتا ہے کونکہ دنیا اسی کی تباع ہے اور اہل دنیا کو اس کی ذریت ہیں یہ سب طالب دنیا اس کے تابع دار بنتے ہیں اسی لئے فرمایا ہے قَرْبُ
اللَّهِ يُنَاهَا رَأْسُ كُلِّ عَمَادٍ لَا رَحْبَةَ لِلَّهِ يُنَاهَا رَأْسُ كُلِّ حَصَبٍ۔ ترک دنیا کل عبادت کی اہل ہے اور حرب دنیا کل گناہوں کی جڑ ہے جو دنیا کی محبت اپنے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی رکھے وہ بھی اپنے آپ کو شیطان کی ذریت میں سے جائے۔

چنانچہ جناب سردار کائنات علیہ الصلوٰۃ وَ السَّلَامُ نَزَّلَ عَنْهُ حُبُّ الدُّنْيَا وَ الدِّينِ كَلَّ
يَسْتَعْفِ فِي قَلْبِ كَلِمَاتِ النَّارِ فِي إِنَاءِ وَاحِدٍ دِينِ دُنْيَا دُنْيَا کی محبت ایک دل میں ہیں

بے کتنی جس طرح آگ دیپانی اکب برتن میں نہیں رہ سکتا۔

کامل کا قصہ میر حسین کریمی پھائی

بہت سے ریا کارا پنے آپ کو بزرگ اور مقدس بناتے ہیں اور درحقیقت ان کے دل میں بہت دنیا بھری ہوتی ہے لیکن لفلا ہر جدت دنیا کے دعویدار بنتے اور خالق اللہ کو دھوکا اور فرب دیتے ہیں گواہ حضور ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر درحقیقت وہ خدا سے دور ہوتے ہیں۔

چوں رب العالمین آدم ردی سہست

پس بہر کا کس بنا بردار دست

دہ اپنے آپ کو اہل مجلسِ محترمِ صلیعہ شمار کرتے ہیں مگر وہ اس مقام سے یخبر ہوتے ہیں اہل مجلسِ محمدی صلیعہ پانچ قسم پر ہیں۔ اہل شهرِ لعیت خواب میں زمین پر مجلسِ محمدی صلیعہ مشرف ہوتے ہیں اور اہل طریقتِ مرانیہ میں۔ اور اہل حقیقتِ مکاشتفہ میں۔ اور اہل معرفتِ مقامِ روح اللہ میں مجلسِ محمدی صلیعہ سے سر فراز ہوتے ہیں جسم زدن میں ہنر و استفزاق حاصل کر کے مقامِ حضور میں پہنچتے ہیں کیونکہ فقرہ راکیبِ دریائے ناپیدا کنار ہے یہ مقامِ سدرۃ الملکتہ روح العالمین اور صاحبِ حقِ الیقین ہا ہے۔ کہ جہاں اہل دین پہنچ کر وہاں کام شاہدہ کرتے ہیں یعنی عشق و محبت ہے کہ مذہبِ صلیتِ تحریر و تقریر و کتابِ دنیا میں جس کی بحث نہیں۔ بلکہ وہ فیضِ رب الارباب ہے جو شدقِ داشتیاں اور خلوص و اخلاص سے حاصل ہوتا ہے۔ جناب سر در کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت رب الارباب سے معراج کے روزِ دالیں آئے تو عاشقان خدا نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے پروردگار کو دیکھا تو آپ نے فرمایا ماں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ من رَأْتُ نَقْدَنَّهَا أَنَّ

الْحَقَّ جس نے مجھے دیکھا تو یا اُس نے خدا کو دیکھا۔ علامائے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ نے خدا کو دیکھا آپ نے فرمایا وَ حَمَّا يَنْطِقُ عَنِ الْهُوَى ہما ماین گیر کچھ اپنے جوی سے نہیں کہتا۔

طائیں کی دو رکا محتاجِ مزید گوتا

جبے کے اللہ کافی ہے اُسے کافیہ اور شرح ملا کی ضرورت ہنس جسے خدائے تعالیٰ ہدایت کوے دہ ہدایہ اور کنزِ الْمَوْعِدِ کا محتاج نہیں جو شخص خدائے تعالیٰ سے واصل ہے اُس کے شراء و کامِ تحصیل علم صرف و نحو و اصول و منطق لا حاصل ہے علم عین ثواب ہے لیکن درزخ سے بچات اور بہشت کا ثواب اہلِ حجت کو درکار ہے۔ اور نفس سے محاسبہ و چھادکرنا اور اُس کی یاد میں دل جلانا درویشوں کا کام ہے اُنھیں نہ عذاب سے کچھ بحث اور نہ درزخ و جنت سے کچھ سروکار اللہ بس مساویے اللہ ہو س۔ تقول

ما سقیانِ کوئے دلدارِ یکم رخ دینا د دین نہیں آریم
بلبلانِ یکم کو قضا و قدر اُوفتادہ جدراز گلزارِ یکم
علم سراسرا کم یاد داشت و حساب ہے اور فقیری ذکر و نکر عشق و محبت حقیقی اور
طلب دیدا رہے

اہلِ علّم اور اہلِ فقر کی مہمیں!

کیونکہ عالماء ظاہر بمنزلۃ الحضرت موسیٰ علیٰ بُنیا و علّم آصل اصواتہ و اسلام کے اور فقر بمنزلۃ الحضرت حضرت علیہم السلام کا قبیله سورہ کہن میں نہ کوہ ہے کہ حضرت حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس کشتنی میں کہ وہ خود ہی سوار تھے اُس کا تختہ توڑ ڈالا اور ایک لڑکے کو ماڑ ڈالا اور ددیتیم پچوں کی دیوار توڑ کر از سرِ نومفت مضبوط بینا دی حالت کہ خود ناقہ ہے تھے اور اُس لبتوی دالوں نے انہی مہمان نوازی بھی نہیں کی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان تینوں پر اعتراض کئے بھیں کے جوابات اُنھیں حضرت خضر علیہ السلام نے بتائے اگر کوئی فقیر نظاہر کتنا ہی ریاضت اور حست و

شفقت اٹھاتا زہر و تقویٰ کرتا رہتا ہو مگر ابھی توحید و قائم فنا فی العرش نیں انہیں پہنچا ہے جانے کو وہ ابھی گراہی کے سیدان پڑا ہوا ہے اسی وسیلہ ڈھونڈنا چاہئے۔

قیصر کامل کوئی خلا مشع کام کرنا

مَنْ أَهْمِمْ فَقِيرُ كُوئي خلافٌ تُرَى إِلَامُ نَهْنَسْ كَرِكَلْأَا وَرَنْ كَسْ سَنْتْ بُونْ عِلْمُ كُوتَرْ كَرِكَتْ كَهْ جَنَابْ سَرْدْ
كَانَاتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نَفَرَيَابْ هَيْ اذَا رَأَيَتْ رُجُلًا أَيْطِرْ فِي الْهَوَاعِ عُوْنَى كَلْ
الْتَّارَدْ وَمَيْشِيَ عَلَى السَّمَاءِ وَتَرَدَّجَ فَسَّةً هَنْ مُسْكِنِي فَاضْتَوَيَهُ بِالْتَّغَلَيْنِ هَ
جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو کر وہ ہدا میں آؤتا ہے آگ کھالتا اور دریا پر چلتا ہے با وجود دس
کے اس سیری کوئی سنت کر دی تو اسے تم جو تی سے مارد

مرشد کامل کا صاحب حضور ہونہ

مرشد دہ ہے کہ صاحب حضور ہونہ کے طالب دینا شری دل اور نہ طالب بہشت د
حور دنصور مرشد کامل اسے کہتے ہیں کہ طالب پر ریاضت کا دردرازہ کھول دے تو عالمیں
خلوں میں یادس چاؤں میں یا پانچ میں یا ایک چلدہ میں یا میں روز میں یادس روز میں یا پانچ روز
یں یا ایک ہری روز میں ملکہ چشم زدن میں گل اوقایات اپندا ہے تک طے کرادے اور مکمل خودی
حملہ تھب ہو چکا دے راہ باطن میں طالب کو عراج حاصل ہوتی ہے نہ کہ بدعت دا ستہ راج اور
ذکر حقیقی دہ ہے اور عشق توحید اور شرق داشتیاں کہیں اس پر مکمل ہو جاتا ہے بجز ذات الہی
کے اور کچھ خیال نہیں رہتا خواب اور بیداری برابر ہو جاتی ہے۔

عمل کیلئے ایک حکم نہیں کو

علم حقیقی ایک حرف ہے طالب صادق کو دی کافی ہے اور وہ حقیقی علم یہ ہے کہ طالب بجز ذات الہی کے اصول اور امور سے مطلق حرام ہے اسی لئے کہا گیا ہے **الْعِلْمُ نَكْتَهٌ وَكَثُرٌ لَهَا الْجُنُحُ** حال علم حقیقی ایک راز ہے باقی عالم جہاں کے لئے ہیں علم تھوڑا ہو یا بہت عمل کیسا تھا بفیدہ ہونا ہے درستہ محفوظ بال جان ہوتا ہے علم باعمل ہی باکمال بناتا ہے درستہ کتنا ہی پڑھے صاحب علم بد خصال ہوتا ہے۔

علم صرف و نحو خوانی یا علم فوتوہ دا صول
ایں ہے جہل است دعاظمت جز خدا کر دن اصول

علم کوئی کی حوصلہ اور اُس کا حصہ

فیر کو علم حق تعالیٰ نے سکھا دیئے نہ مگر جیز دل کے۔ بباب سردر کاتات علیہ الفضلاۃ والسلام کو مدد کئے تعالیٰ نے سکھا یا آڈ پنی سرپی تربیت نہیں پر درگار نے کی طالب کو چاہیئے کہ مستقل مزاج رہتے کالیف و معاشر بیاس کے کچھ کہنے سنتے سے بے راہ نہ ہو جائے خدادند کیم نے فرمایا ہے۔ **وَلَقَدْ كَوَّهَا نَبِيًّا أَدْمَمْ** ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی ہے اس بزرگی کو قائم رکھ، اور لوگوں کے آزار دینے سے پریشان نہ ہو جائے تو حیدر شاہت قدم رہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ستجید اللہ اَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمُلْكُ وَأَوْلُو الْعِلْمِ
قَائِمٌ هُنَّا بِالْقُسْطِ خدا شہادت دیتا ہے کہ اُس کی ذات ایک ہے اور فرشتوں نے اور اہل علم نے بھی انصاف پر ہر کوشش ارت دی کہ بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہیں۔

اہل علم کی نظر سبب پر اور اہل فقر کی نظر سبب پر ہوتی ہو

اہل علم کی نظر سبب پر ہوتی ہے اور فقراء کی نظر سبب پر اباب کا پیدا کر زیو الخدایت تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ** جو خدا پر بھروسہ کرے تو وہ اُس کے لئے کافی ہے جناب

ب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے **أَللّٰهُمَّ إِنَّكَ لَكَمْ وَإِنَّمَا نَنْهَا فِي**۔
 جسی تھارے لئے ہے اور عقابی بھی تھارے لئے ہے مجھے مولاً بس ہے بلائی کہتے ہیں کہ فقراء کیا بیوقوف
 نہ ہوتے ہیں مگر انھیں یہ نہیں حکوم کہ صرف اکرم اللہ سے وہ لوگا کہ سب کو بھول جاتے ہیں یہاں
 کہ اگر عاشق باللہ و اصل الی اللہ ذکر و فکر و کرامت دیغزہ سب کو فروگذشت نہ کرے تو وہ
 محضر ہرگز حاصل نہیں کر سکتا۔ **مَنْ أَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْوُصُولِ فَقَدْ كَفَرَ أَشْتُرَهُ**
 بیو۔ مجھانے وصال کے بعد عبادات کی اُس نے خداۓ تعالیٰ کے ساتھ کفر و شرک کیا جدائے تعالیٰ نے فرمایا
إِنَّمَا يَنْهَا حَتَّىٰ يَأْتِيَكُمُ الْيَقِينُ۔ خدا کی عبادات یہاں تک کر دکہ انھیں یقین آ جائے۔ لکھ جفرو یا
 ایک جواب ہے اور قرب ایک عذاب ہوتا ہے تا وقعتیکہ مقام ننانی انفا اور توحید مطلق میں
 نہ ہو جائے پھر اس مقام پر مشاہدہ بجا ہو اور مشاہدہ ہو جاتا ہے۔

مُرَاقبَةُ الْمُرَاقبَةِ

مُراقبہ اُسے کہتے ہیں کہ جب آنکھیں بند کرے مُراقبہ میں ہو کر جہاں چاہے وہیں پہونچ جائے ظاہری
 نہ آنکھیں یہ حال و احوال نہیں رکھتی یوں دیسیے آنکھیں بند کرنے کا مُراقبہ نام نہیں ہے اسی طرح
 اس بند کر کے بیٹھے رہتا تو بیبا کا مُراقبہ ہے کہ وہ چوہڑ کے سکار کے لئے چپ خاموش یعنی رہتی ہے
 یہ مُراقبہ زالی اس آیتہ کے مصداق ہیں۔ **وَمَنَّكَرَ فِيمَا وَهَدَ اللَّهُ فَإِنَّ اللَّهَ خَيْرُ الْمَاَكِرِينَ** اخنوون نے
اللَّهُدْدَهْ كَمَا كَمَا اور خدا نے اُن سے دھوکا اور خدا کا وہ کامن کے کمرتے ٹرھ کر ہے مُراقبہ اُسے
 ہے ہیں کہ مرشد طالب اللہ کو مقام حضور اور محبوب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہونچا کر وحدانیت میں بزرگ کر دے۔
 بشر طیکہ طالب صادق ہو مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا فَهُوَ طَالِبُ الدُّنْيَا وَمَنْ طَلَبَ الْعُقُوبَيِ
 لَفْحَوْلَى طَالِبُ الْعُقُوبَيِ وَمَنْ طَلَبَ الْمَوْلَى طَالِبُ الْمَوْلَى جو کوئی کہ دینا طلب کرے
 یا نیا کا طالب اور جو عقابی طلب کرے وہ عقابی کا طالب اور جو مولاً کو طالب کرے وہ مولاً کا طالب ہے۔
 فقر کیا ہے وہ ایک صورت زیاد ملیح ہے وہ ایک فتحہ صحیح ہے جو اسیاتے اللہ سے پاک ہے زدنوں
 ہاں اُس کے دیداً کے مشتاق ہیں جس نے اس نئی کو دیکھا رہ خداۓ تعالیٰ کے نزد کیک پہونچ گیا۔

سریر تقریب خدا ہے فیقر کا کان کلام اللہ من کرنے کے لئے اور اس کی زبان سے اُس کے پڑھنے کرنے
قلٰهُو اللہُ أَحَدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَوْلَاهُ لَوْلَاهُ لَغُورًا أَحَدٌ
کہہ داے ہمارے جیب صلتم کد ده ذات پاک جب کانام اللہ ہے اکیب ہے ده معبد برحق بے نیاز
ہے نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اُس کا سہر نہیں ده اپنی ذات دھفات میں لیکا نہ ہے
فیقر کا دشمن دد نوں جہاں میں رو سیاہ ہے۔

علم ظاہری اور اصمم الظاهر کا مکان

علم ظاہری سربرداری اور شخص قیل و نال ہے اکثر علماء اس کم آعظام کو نہیں جانتے پہچانتے اس
لئے کہ ان کا وجود اسکم آعظام کی عظمت سے خالی ہے اسکم آعظام وجود بے عظمت میں اتر نہیں کرتا اگرچہ
اُسے کوئی جانتے اور پڑھا بھی کرے۔ اسی طرح سے اس کم ذات اس کم اللہ وجود پیدا میں ثابت نہیں کرتا
اگرچہ کسی کامل دکیل کامل و مکمل نے اس پر نظر کی ہو اور دوسرا اس کی اجازت سے اس کم اللہ کا ذکر کرنا ہو
مگر چونکہ اس کے دل میں حجت دنیا ہے اسی لئے اس کا اتر نہیں ہوتا جناب رسول عبود صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دنیا وہی حاجت کیتی ہے اہل دینا کو دیکھتا ہے تو تحریر الحجۃ اس کے
ذین کا اسکے جاتا رہتا ہے اہل دینا سے وہی فیقر سوال کرتا ہے جو دینا کا محتاج ہوتا ہے وہی فیقر ہوگا
جو خداۓ تعالیٰ سے دور ہو گا۔ فیقر جو پھر مانگتا ہے وہ سوائے خداۓ تعالیٰ کے اور کسی کا محتاج نہیں
بِعْدَ الْفَقِيرِ مَا يَحْتَاجُ لَا لِلَّهِ كُلُّ شَيْءٍ يُحْتَاجُ إِلَيْهِ۔ تفسیر الحجۃ
اور کسی کا محتاج نہیں ہوتا اور کل شئے اس کی محتاج ہوتی ہے فیقر کامل اپنے کو دینا اور اہل دینا کی
طرف رجوع ہنس کرتا مگر اس وقت کو درگاہِ الہی سے دور ہوا اور شریطان اس کا پیشو ایوا۔

فیقر مادرزاد کی حکایت

ہفتے میں کہ اکیت روز جناب سردار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جبریل علیہ السلام
سے پوچھا کہ اے جبریل! کوئی شخص فیقر مادرزاد بھی ہے جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ

یہ نہیں ہے کہ جس روز سے شکم مادر سے پیدا ہوا ہے بھبڑ زکر اللہ کے اور بچہ ہنس جانتا ہے شیش عرق
ملزاق سُکر و سُتی میں خاہوش لب لبتبہ دام کم اسکوت رہتا ہے جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام
سلام نے فرمایا کے جبکہ ہمارے پاس لاڈ جریل اُس درد ریش کو سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام
حضور مسیح اے آنحضرت نے اُس درد ریش پر توجہ فرمائی تھیات کی اور فرمایا کہ اے درد ریش تم نے
کھانا بھی کھایا ہے درد ریش نے عرض کی یا رسول اللہ کھانے پینے کی مجھے خبر ہنس جناب سرور کائنات
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکیل مٹھی گندم لیکر خشک زین پڑال دینے دہ اُسی وقت سرپیز ہو گئے اور انہیں
خوشی لگ گئے اور خشکس ہو کر اُن سے خلا تیار ہو گیا۔ آپ نے اُسے پوا کر اُس کے نان تیار کرنے
درادیش کے سامنے رکھ کر آپ نے اُس سے فرمایا کھاؤ وہ درد ریش ارشاد نبوی مسلمی اللہ علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے سامنے رکھ کر آپ نے اُس سے فرمایا کہ تم اسی طرح کھایا کہ
اے ہم بجا لایا اور وہ تمام روپیاں کھائیں اس کے بعد آپ نے اُس سے فرمایا کہ تم اسی طرح کھایا کہ
اُس درد ریش نے دست لبتبہ عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ مجھ پر رحمت کی نظر ڈالیں تاکہ میں پھر عرق و شفراق
بے ہو کر حصہ سے مشغول رہیں درینہ میں کھانے پینے میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ جناب سرور کائنات علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے اُس درد ریش پر رحمت کی نظر کی جس سے وہ دحدت میں عزما ہو گیا۔

اسی طرح سے آپ کے بعض اصحاب کا یہ حال تھا کہ آٹے کو پانی میں گواہ کر پیلتے تھے تاکہ زکر اللہ میں
سرج و لق نہ ہو ایکیں اس بات کا خوف برداشت کر بادا ہم کسی کام میں مشغول ہوں اور اسکا پرہارا ختم
بواہر پھر سہم ذکر اللہ میں مشغول نہ ہو سکیں قدم اسی کو کہتے ہیں فقیر کی بیلی نشانی یہ ہے کہ اس
کا دل ماسوئے انہر سے پاک و صاف ہو جائے۔

اَللّٰهُمَّ اسْتُوْحِي لَكَ صَدَقَاتِكَ اَبْعِثْ بِكَ يَمِنَ نَمَاءً تَهَارَ اَسْعِيَةً كُرِلَ هَنْسَ زِيَاجَ لَفْسَ بَالْكَلَ
رِجَانَ اَبْهَمَ مَنْ عَلَيْهَا فَانِ فَيَقُولُ وَجْهَ رَبِّكَ دُدْلَالِجَمَلَلِ دُدْلَالِكَرَامَ۔ کل چیز نہ
ہونے والی ہیں صرف تیرے رب کی ذات پاک باقی رہیں چہ صاحب عزت و عظمت ہے اسکی طرف رہنے تو
ہے لِمَنِ الْمَأْمُونُ الْيَوْمَ رَبُّ الْأَوَّلِينَ الْقَدِّهَارِ۔ آج کس کی سلطنت ہے صرف اللہ واحد
کی جو سب سے زیادہ نوت والا ہے اس پر ظاہر ہو گئے رکھا راہ انسان کی گذر ہے نہ گدھے کی جس
ذمہ دے جوں گہ لفڑا بر انسان ہی کیوں نہ ہو کیوں نہ لفٹن بنزولہ کافر کے ہے اگر کافر کی ہمیشی میں کیوں نہ

تقویٰ اور پرہیز کاری اور ریاضت و شفقت کرتا رہے کافر ہرگز عاجز نہ ہو گا اور اگر کوئی کافر کے نزدیک کلمہ طیبہ پڑھے ذکر جھہری کرے کافر ہا جز ہو جائیگا اور اس کی تہذیبی چھوڑ دے گا۔

الفضل نازہ کی مخالفت

جن اہل علم کو نفس سے خلاف نہیں ہے ملکہ اکھیں اس سے اخلاص ہے وہ اس آیت کے مصداق ہیں۔ **أَتَأَمْرُونَ النَّاسَ بِالبَرِّ وَتَنْهَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَإِنَّهُمْ لَمَنْ يَرَوْنَ** تم لوگوں کو نیکی بتاتے ہوئے اور خود اپنے آپ کو بھوٹے ہوئے ہو جانکر تم خدا کی کتاب بھی پڑھ رہے ہو کیا مخصوص اتنی بھی بمحظہ نہیں۔

طالب اللہ کا مقام حیرت توحید ہے مگر مقام حیرت و مقام حیرت اُش و غلام حیرت حرص و مقام حیرت ہوا و مقام حیرت فنا حیرت شرک و عنیہ غلبہ کثافت اور لقہ حسرام کھانے سے پیدا ہو جاتے ہیں اور کامل نفس کشی ذکر سے حاصل ہوتی ہے۔

لَا حَوْلَ اور در دشراہیت کثرت سے پڑھنی چاہئے اور حیرت توحید اشیاق دیدار اور خلیلہ عشق و صحبت سے پیدا ہوتی ہے اور حیرت مختصر حسد کی وجہ سے مقام آنا میں پیدا ہوتی ہے اس کے درجے کیلئے تو بہ ناسخ غفار کثرت سے پڑھنی چاہئے اور حیرت اُنس مقام مجریت محدث مسلم ہے اس کے سفع کے لئے مرقبے زیادہ کرنے چاہیں تاکہ طالب کے وجود میں غفلت جاتی رہے اور حیرت حرص مقام خناس خرطوم شیطان سے اہل اللہ کی جلسوں میں بیٹھنا اور زیارت قبور کرنی چاہئے تاکہ موت کی عبرت اور اس کے خون سے دل کی سیپاہی جاتی رہے اور مقام حیرت ہوا نفس پر دری اہل دینا کی صحبت سے پیدا ہوتی ہے اہل دینا کی دینا صحبت ترک کرے تاکہ آرام سے بسر کرے اور دل راشن ہو جائے اور حیرت فنا و فکر روز قیامت و لغایت مقام حضور سے پیدا ہوتی ہے اسی لئے فرمایا گیا ہے **لَفْكَرٌ سَاغِةٌ يَحْتَرُ صِنْ عِبَادَةٌ التَّقْلِيدُ**۔ ایک طور پر کسی فکر کا جس داشت کی عبادت سے بہتر ہے۔

فقراء کے اقسام

فقیر پاچ قسم کے ہوتے ہیں

اول وہ فقراء جو اس آیت کے مصدق ہو سکتے ہیں وَلَكَ لَئِنْ شَرِيكَ وُوا إِنَّى لَمْ أَفْلِيلَ إِذَا بَأَنَّ
بِالْقُوَّتِنَ تھم یعنی آیتوں کے بدایے دینا وہی قابل تسلیم تھا نہ خریدا اور بھجوئے خون کرو۔

چنانچہ فقراء اتباع مرید بادشاہ اور نگز زب

دوم فقراء اہل فساد چنانچہ اہل بعثت دا سندراج

سوم فقراء اہل جہاد چنانچہ وہ فقراء کہ نفس کو مارتے اور اس سے جہاد کرتے ہیں مخفی لوجہ احمد۔

چہارم وہ فقراء کہ ددنوں جہاں میں خراب ہوتے ہیں چنانچہ جو گیان کفار

نہ علم نہ داشت نہ حقیقت نہیں ہے چوں کافر دردش کردینا دنہ ہیں

پنجم فقراء صاحب غرق و استغرق دشوق داشتیں قَنَاعَيْهَا لَوْلَوْ فَشَهَ رَحْمَةُ اللَّهِ تَمَ جَدَ حِرْبَنِيَّ كَرَدَسِ دَرِسِ

اک موجود ہے جیسا کہ حضرت ابراهیم خلیلہ الصلاۃ دا سلام نے فرمایا تھا اتنی بحث و تجھیں لِلَّذِي يُفْطَرُ

لَسْوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّىٰ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُسْتَأْذِنِ یہ توں کو تھوڑا کر کر ہیں نے خدا کی طرف رجھئی کیا

ہنسے آسمان دزمیں کو پیدا کیا ہیں حق کا طالب ہوں شرک نہیں اسی طرح فقراء اہل تصور پانچ قسم کے ہیں۔

ول صاحب لصرف دا اہل شریعت یہ علمائے عالم ہیں۔

ششم صاحب لصرف طریقت کہ انسانے اللہ کو طلاق دیتے ہیں اور نبی کا طلاق اپنی گردن میں ڈالتے ہیں۔

ہفتم صاحب لصرف حقیقت کہ حق تعالیٰ اکا حق اپنی گردن سے ساقط کرتے ہیں۔

ہشتم صاحب لصرف صرف خبرتے دم کی نفس کو خوش اور اسکی خواش یوں ہیں کرنے سے بہتر ہے دھمکتے

اور انتظار نہیں رکھتے ہیں یعنی نفس کی حرمت ہے الْكُفَّارُ لَا يَشْدُدُ مِنَ الْمُؤْمِنِ انتظاروت سے بھی سخت ہے

نهم صاحب حراط استقیم صڑھاٹ الذین اَلْعَوَتْ عَلَيْهِمْ ہیں انکی راہ چلا جن پر تو نے احسان کیا۔

لوگ دالی والی دلی والی ہدایت غیر صاحب خلق الہی اور آئیہ کے مصدقہ ہیں اکا این اُفْلِیَا عَنِ اللَّهِ لَا

**خُوفِ غَلَبِهِ وَكَاهْفَهُ أَجْسَمَ لُونَ خَدَاكَ دَوْسَرُوں پر کوئی غُنم از مرد نہیں ایک شخص کی نسبت
حدیث قدسی ہے اتنے اولیاً ہی تھیت فَبَا إِلَّا لِعِرْفٍ هُدْهُ عَيْنِي میں سیرے اور پایا سیری کبریٰ نیقر کو پہنچا
ایک بحث کرنی چاہیں (۱)، علم (۲)، عمل (۳)، حلم (۴)، شرع (۵)، فقر جب یہ پاچوں مجتہع ہو جائیں گی تو نیقر کو دل بھی
ہو گئی جسیں یہ پاچوں صفتیں ہنول اسے فقیر نہ ہنسا چاہیے اسی طرح نیقر کو پائی چڑیں ترک کرنی چاہیں (۶) جمل
و (۷)، دینار (۸)، اپنے دینا (۹)، نفس (۱۰)، بیادِ کفر۔ بیانے سے رجو عات خلق پیدا آہوتی ہے۔**

ان پانچ چڑیوں کو جھوٹ کر دوسروں پانچ صفتیں اختیار کرنی چاہیں (۱۱)، تو کنی علی اللہ (۱۲)، پامندی شریعت (۱۳)
ان خواص اُس شخص کی اہمیت اللہ نظر خدا کی امن ہے۔ (۱۴)، مرشد عارف باشد (۱۵)، محبت کلام کو حدیث کریں
اس تسلی اُس تسلیہ زالہ دلکشم علم کیا ہے۔ رفیق دبھی خواہ ہے اور مرشد کیا ہے پیشوائے راہ ہے۔ اور ذکر و
سرفت کیا ہے ذار دلوشہ ہر دو جہاں۔ اور نیقر کیا ہے سلطنت لازدال۔ اور فقیر کے کہتے ہیں کہ لوگوں کو ماسوانے
کثر سے پاک و صاف کر جس طرح کو دھوکی پکڑ دیں کو دریا میں دھوکر صاف کر لیا ہے کیونکہ کسی انسان کے
رددل تو نہیں۔

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ جُلِّ صِنْ قَلْبَيْنِ قِيْ خَوْفِهِ۔ خدا نے کسی کے سینے میں رددل نہیں رکھئے۔
علیاً، صاحبِ فضیلت ایس اور نیقر اے صاحبِ کابہ نفس اور ظلِ اللہ اور ما سراء اللہ سے غیرِ محتج
اور صاحبِ دلائیت ہیں خدا انہا دوست اور یہ خدا کے دوست اللہ وَ لِمَنِ الْذِي فَقَ اَهْمَنُوا
مُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ خدا ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو ایمان لائے ایکھیں کفر
و سرگ سے نکال آ ریاں و لیعنیں کی روشنی میں لائے ہے
نیقر میں پانچ چڑیں نہ ہوں چاہیں۔

اول صور دراگ کہ بعادت کفار سے ہے کہ وہ بیوں کے سامنے گاتے اور بھلتے ہیں۔

ہوم جھوٹ ایمان کو بر باد کرتا ہے۔

صوم۔ ذاتِ غُفران کے لذاتِ نفاذیت سے دل سیاہ ہوتا ہے۔

پچھاں بیعت کی باتیں کیونکہ وہ قهرِ الہی اور جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ وَ السَّلَامُ کرنا خوش برہ ہے

باجود ان تمام باتوں کے اگر کچھ کسی طالب پر را نظر کشادہ ہوتا ہے چاہئے کیا داہلی کی طرف رجوع کرے قرآن کریم کو ایسا پیشوں بنائے اور کسی زندہ دل عزت دقطب کے مزار پاک پر حاضر ہو کر رجوع کرے اور جو کچھ قرآن بعید یاد ہو پڑے وہ صاحب قبر اراق کی طرح مجلسِ محمدی سلی اللہ علیہ وسلم میں ہوئی پر توحید میں عرق کرے گی اور منزلِ فخر و دکو پیوں پنادے گی اور اب مجلسِ محمدی صلحتم میں پہنچ کر جانب سر در کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض مردش کرے دہاں ہے جو کچھ علم ہواں پر ثابت قدم ہے۔

إِذَا تَحْتَيْتُ الْأَرْضَ إِلَّا مُؤْمِنٌ فَإِنْجِيلِ الْقُبُوْصِ جَبَّ تَمَّ
انے کا ہوں میں حیران دپنیاں ہو جاؤ تو اہل قبور سے یہ دلو اس کا یہی مطلب ہے وصلی اللہ تعالیٰ س رسول خینو خلقہ نبھ مدد راعی اعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین
وَصَالَوَ فِيقَى إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

تمست پاک شیخو

آنساہ علیہ سے اُپر پھٹن پاک حضرت سیدنا حافظ حاجی وار

